ترجمان السنۃ

عربی - اردو

جلد سوم

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید تحقیقات اور تسہیلِ عبارت کے ہمراہ
احادیثِ نبویہ کا جامع و مستند ذخیرہ اشاعتِ جدید

زیرِ قلم حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و رکن ندوۃ المصنفین دہلی

[illegible]
ادارہ اسلامیات
[illegible]

انتساب

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد انور شاہ قدس سرہٗ کی عشقِ نبوی اور خدمتِ حدیث میں ڈوبی ہوئی روح کے نام جن کے فیضِ صحبت سے رفقائے ندوۃ المصنفین اس خدمتِ گرامی کے لائق ہوئے۔

ندوۃ المصنفین

فہرست مضامین ترجمان القرآن جلد دوم

دیباچہ	۳
اعتراف و اعتذار	۱۰
[illegible]	[illegible]
قضا و قدر میں ایک نظر	[illegible]
مسئلہ قضا و قدر کی تشریح	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

۱۳۰ [illegible] صحیح متن
معصومیت کی بعض خصوصیات حقیقت
۱۳۲ کی تحقیقی ہو
عصمت کے ہر نفوس پر خصوصیت [illegible]
شخصیت ہو
انبیاء علیہم السلام کے وقت [illegible]
۱۳۳ [illegible]
[illegible] کی حقیقت [illegible]
کی معصومیت [illegible] ہوتی ہے
قرآن کریم [illegible] اعجاز [illegible]
۱۳۵ امتیاز
مافوق الفطرت [illegible] انبیاء علیہم
السلام کی معرفت کے طریقہ [illegible]
نوع انسانی کی طرح ان کے [illegible]
۱۳۶ ہوتے ہیں
نبوت و رسالت کی حقیقت [illegible]
۱۳۷ [illegible] کی معرفت [illegible]
انبیاء علیہم السلام جب کبھی [illegible]
مشرکین [illegible]
۱۳۸ [illegible] کے ساتھ آتے ہیں
مشرکین [illegible]
[illegible]
۱۳۹ نبوت کے متعلق [illegible]
قرآن کریم [illegible] مشرکین کے [illegible]
۱۴۰ [illegible]
۱۴۱ قرآن کریم [illegible]
[illegible]
۱۴۲ معجزہ [illegible]
[illegible]
۱۴۳ [illegible]
مشرکین کے [illegible]
[illegible]
کی حقیقت
۱۴۴ [illegible]
[illegible]

۱۴۵ تفسیر [illegible]
۱۴۶ حضرت نبوت و رسالت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
۱۴۷ کے [illegible] کے لیے
انبیاء علیہم السلام [illegible]
۱۴۸ کی خصوصیات [illegible]
[illegible] ان کے [illegible]
۱۴۹ [illegible]
انبیاء علیہم السلام [illegible]
۱۵۰ [illegible]
[illegible]
۱۵۱ [illegible] کا علم [illegible]
انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible] کی حقیقت [illegible]
۱۵۲ [illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
۱۵۳ [illegible]
[illegible]
۱۵۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
۱۵۵ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
۱۵۶ [illegible]
[illegible]
۱۵۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
۱۵۸ [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

۱۵۹ امور کی [illegible]
۱۶۰ [illegible] ہونی چاہیے
[illegible] کے مطابق آنحضرت
۱۶۱ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible]
حضرات انبیاء علیہم السلام میں بعض
کی خصوصیات [illegible]
[illegible]
۱۶۲ نہیں ہوتے ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست
۱۶۳ مبارک کی امتیازی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
۱۶۴ [illegible] امتیازی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کا
۱۶۵ ایک [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک
۱۶۶ کی امتیازی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
۱۶۷ [illegible] امتیازی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
۱۶۸ [illegible] کی امتیازی خصوصیت
۱۶۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]
۱۷۰ [illegible] خصوصیت
[illegible] کے وقت انبیاء علیہم السلام [illegible]
۱۷۱ [illegible] خصوصیت
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۱۷۲ [illegible] کی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
۱۷۳ کی ایک امتیازی خصوصیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
۱۷۴ [illegible] آنحضرت کی خصوصیت
انبیاء علیہم السلام کے [illegible]
۱۷۵ خصوصیت
انبیاء علیہم السلام کی [illegible]
۱۷۶ [illegible] خصوصیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ... کی تحریص | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن معاملہ کی خصوصیت ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... اور ... کی خصوصیت ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام کی ... کی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ... ۲۰۰

... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کی ... ۲۰۰

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ... ایک ... ۲۰۰

... کا وقت ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام کی صفات ... کی ... ۲۰۰

... کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... کی ... ۲۰۰

... خاص ... ۲۰۰

حضرت ... کی ... انبیاء علیہم السلام ... کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... میں ... کی ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام ... کی ... ۲۰۰

... انبیاء علیہم السلام کی صفات ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام کی ... ۲۰۰

... حضرت ... علیہ السلام کی ... ۲۰۰

... کی ... ۲۰۰

... کی ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام ... ۲۰۰

انبیاء علیہم السلام ... کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... ۲۰۰

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق [illegible]
[illegible] کا [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
آپ کے [illegible] صاحب [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
رسول کریم صلعم [illegible]
[illegible]
[illegible]
انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
آنحضرت کی بعثت کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
کی بعثت
انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
حضرت انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
رسالت کے [illegible]
[illegible]

سیدنا [illegible] رسول اعظم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سیدنا [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام
سیدنا [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام
[illegible]
سیدنا [illegible] علیہ السلام
[illegible]
سیدنا [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام
[illegible]
علیہ الصلوٰۃ والسلام
سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
[illegible]
حضرت [illegible]
حضرت [illegible] علیہ السلام
حضرت [illegible] علیہ السلام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible]
[illegible] کی اہمیت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مسئلہ [illegible] کی اہمیت [illegible]
[illegible]
حضرت [illegible] کی اہمیت
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] کی اہمیت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق
[illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible]
[illegible]

توفی کا لفظ قرآن کریم میں کن معنوں میں استعمال ہوا ہے ۴۲۰

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہودی منصوبے کے ساتھ نزول [illegible] کے حالات میں ایک ایک لفظ پر بحث [illegible] نہیں [illegible]

امام جوہری کی [illegible] لغت [illegible] [illegible]

صورت متعلقہ میں آل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق [illegible] [illegible]

[illegible] موجود [illegible]

[illegible] [illegible] اسلام میں [illegible] [illegible]

توفی کا لفظ قرآن کریم میں [illegible] مستعمل نہیں [illegible]

توفی کے معنی قرآن اور لغت میں [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] قرآن کریم [illegible] [illegible] کے معنی [illegible] [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے بارہ میں [illegible] استعمال [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

امام [illegible] کی کتاب [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

قرآن کریم [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

کتاب [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ کی حیات [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا [illegible] [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] [illegible]

اس کا بیان کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ ... نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو ایک نشان کی طرح پیش فرمایا ہے کہ جیسے دنیا [illegible] ایک شخص سے حسن ... عیسیٰ علیہ السلام کا ... پیش کیا	[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد آپ [illegible] نہ [illegible] کا ذکر	[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر [illegible]	[illegible]
انا اولی الناس بعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] الانبیاء اخوۃ [illegible] لعلات [illegible]	[illegible]
و انا اولی [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]	[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	[illegible]
[illegible] کے بعد فارس کی ... [illegible] اس کہ [illegible] کی [illegible] نکاح	[illegible]
[illegible] ایسا [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] جب آخر [illegible] پیدائش [illegible]	[illegible]
[illegible] علیہ السلام حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]	[illegible]
[illegible] کا [illegible] ہو گیا ہے	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible] ، [illegible]

بیشک [illegible] میں جو [illegible] کے سامنے [illegible] جب [illegible] کر دیا

[illegible] حالات کی [illegible] اس [illegible] کی [illegible] کتاب [illegible]

[illegible] ایک [illegible] صفحات کی [illegible]

مسائل کے [illegible] اگر اس کو [illegible] کیا جائے تو

[illegible] کر دیگا۔

[illegible] میں [illegible] جب [illegible] کے بعض

[illegible] خیال پیدا ہوگیا [illegible] اسلامی اقتصادیات [illegible]

اس کے لیے ضرورت تھی کہ [illegible] اقتصادیات [illegible] نظر ڈال لی جائے، تاکہ

حالات [illegible] اس [illegible] کے تحت

مرتب کیا جائے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] خدمت [illegible]

[illegible] وقت اب [illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] کے لیے [illegible]

[illegible] ایک سال [illegible]

[illegible] نصیب ہو گیا۔

اب [illegible] خدمت [illegible]

[illegible] حالات کی [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] شکل [illegible]

اگر میں اعلام کے لیے جزء معلی صفحات کا مطالعہ کرنا پڑتا تو کیونکر چلتا۔ اس لیے مجبوراً قلم ہاتھ سے رکھ کر بیٹھ جانا پڑا۔ تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد جب حرمین میں وہ ضعف محسوس ہوا تو فرصت کا انتظار کیے بغیر پھر قلم ہاتھ میں اٹھا لیا۔ لیکن اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ جدید ترتیب کے لیے جو مواد جمع کیا گیا تھا اس کی سب کتابیں بھی ترکی میں رہ گئیں۔ ان کو دوبارہ منگوا کر پھر پڑھا جاتا تو تصنیف میں اور تعویق در تعویق ہوتی ہے۔ اس لیے پہلی ترتیب کی طرف لوٹ جانا پڑا۔

ابھی تک یہ مسودہ کا کام [illegible] وقت گزرنے نہیں پایا تھا کہ اتفاقی طور پر [illegible] واسطہ [illegible] ہو گیا جس کی [illegible] شہادت کا ایک حصہ [illegible] پڑا۔ اور اب ضعف بصارت کے ساتھ [illegible] ہو گیا۔ والحمد للہ علی کل حال [illegible] حضرات کا شکریہ نہیں [illegible] کیا جا سکتا [illegible] سب سے [illegible] کسی ایک [illegible] کے لیے دوسرے حضرات [illegible] تھے۔ مقصود صرف اس [illegible] ترجمہ کا [illegible] ہیں۔ الغرض کہ ان مصنفین [illegible] ترجمان السنہ کی [illegible] ہے کوئی [illegible] نہیں ہوتی۔ اب صرف [illegible] بعض اوقات کتابت کی بجائے صرف [illegible] دوسرے شخص کی [illegible] اختیار کرنی پڑی [illegible] کے [illegible] کے ہاتھ کے [illegible] مضامین کی [illegible] ہو گئی [illegible] ہو جانے کی وجہ سے مضامین میں [illegible] جزو [illegible] الحمد للہ تعالیٰ [illegible] ترتیب کا کام [illegible] کتاب کا پہلا حصہ [illegible] انبیاء علیہم السلام کی [illegible] سکے [illegible] سب سے [illegible] کتب احادیث [illegible] ایک باب [illegible] ایک ہی [illegible] ہیں [illegible] نظر [illegible] ترجمان السنہ کی تالیف [illegible] ضروری معلوم ہوا کہ اس باب کو [illegible] مناسب ترتیب [illegible] موضوع [illegible] کتاب کے موضوعات میں سب سے [illegible] مذہب کی [illegible] جماعت کے [illegible] حیثیت سمجھنے میں [illegible] غلطیاں [illegible] کا وجود کسی [illegible] سے [illegible]

انبیاء علیہم السلام کے وجود کے متعلق [illegible] مصنفین [illegible] مستقل [illegible] تصنیف [illegible] قرآن کریم [illegible] اس باب [illegible] کی کتب احادیث کے [illegible] اور [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] معجزات کے بیان، عادت کی علت بیان کرنا ہوتا

انبیاء علیہم السلام کے تذکرے کے سلسلہ میں ان کی بشریت اور نبی ہونے کی خصوصیات پھر عام بشریت سے ان کے امتیازات پر مستقل ابواب بھی قائم کئے گئے ہیں۔ ایک طرف ان کی بشریت ثابت ہوتی ہے تو دوسری طرف عام بشریت سے ان کی برتری بھی واضح ہوتی ہے اور اس طرح [illegible] والے امور بھی عام انسانوں کے ساتھ نہیں پیش آتے [illegible] تعالیٰ بھی [illegible] ان کی صفات کیا ہیں [illegible] انبیاء علیہم السلام کی عصمت [illegible] انبیاء علیہم السلام کی شفاعت [illegible] پھر انبیاء علیہم السلام کے [illegible] ان کی حیات [illegible] گئے ہیں۔ چونکہ ترجمان السنہ جلد اول میں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت سب سے پہلا اور بعثت سب سے آخری [illegible] اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو بھی آپ کے اسم مبارک سے شروع کیا جائے اور آپ ہی کے اسم مبارک پر ختم کر دیں تاکہ آپ کی اولیت و آخریت [illegible] ہماری تصنیف میں بھی [illegible] ہو جائے۔

یہاں بھی [illegible] نبوت کے متعلق پہلا ایک [illegible] کیا گیا ہے جس کے مطالعہ کے بعد اس باب کے [illegible] بہت [illegible] ہو گئے۔ اسی طرح عصمت انبیاء علیہم السلام کی حدیثوں سے پہلے [illegible] بھی ایک مقالہ لکھا گیا ہے۔ [illegible] کے [illegible] دیکھ لیجیے اس کا مطالعہ کرنا بھی [illegible] ہے۔ اسی طرح [illegible] جلد اول [illegible] [illegible] بھی [illegible] کیونکہ اس مسئلہ کے [illegible] پہلوں [illegible] ہو چکے ہیں۔ [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ آپ کے [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] عیسیٰ علیہ السلام [illegible] [illegible] آیک علم [illegible] [illegible] قبل [illegible] [illegible]

[illegible]

۵ یہ چار (؟) متون صرف ایک ہوتو ان کی شرح میں سے سب کے لیے یہ ہے جس مدرس
میں وہ تر ہی لائق ہے سب سے ہے کہ ہمیشہ میں ہی ہوتا۔ یہی ہے ہدایہ متن جس میں کے فرق میں
صرف ایک سی تھا۔ وہ بھی اسی طرح ... ہے کہ زمین پر آیا ایک صاحب کی یاد سے ہی
تسلیم و امام ... کی کتاب سے ... ثابت کر ... ... کی ... میں ترتیب دی گئی
امام محمد کی کتاب پر ... جو ... ... مسائل ... ... تھی ... مسائل
رہے ... ... زمین مسائل ... ... کی ... یا ... [illegible]
صرف ... تو ہم ... کے ... کے مطابق ... ... کرتے ہیں ایک ... کی ... گئے
رسائل میں جیسے صلوٰۃ و اسلام و روزہ جیسے مسائل کو ... کے بعض ... کتاب الایمان کا ... [illegible]
... مسائل ... ... مسائل کی ... سے ... ... ایک ... کا ... [illegible]
کتب ... ... و ... ... اتفاق ... کی ... ... جب ... ... [illegible]
کی ترتیب ... آیا ... وقت ... امام محمد کی ... ... امام محمد کی وجہ سے
مسائل ... ... کی طرف ... کیا ... [illegible]
کی ... ... ہے ... ... ہی ... [illegible]
حضرت استاد ... مسائل کی ... ... کے ... کے لیے ہم ... [illegible]
کا ... صورت ... ... عنوانات ... ... [illegible]
سے ... ... کی ترتیب ... ... کے ساتھ ... ... [illegible]
عبارات ... ... ایک مسئلہ ... [illegible]
ترتیب ... ... کے ... ... [illegible]
... کی کتاب ... ... کے ... ... [illegible]
کے ... ایک ... ... [illegible]
... ... [illegible]
... کی ... ... [illegible]
... ... [illegible]
... کی ... ... [illegible]
... ... [illegible]

[illegible] موجود تھا [illegible] عشق منتشر و پریشاں [illegible]

[illegible] تھا [illegible] اہم [illegible]

[illegible] حالات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب ہے

[illegible] بھی نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لی ہیں۔

[illegible] طبقات الصوفیہ [illegible]

[illegible] کشف المحجوب [illegible]

[illegible]

[illegible] مولف نشر الطیب مصری ۔

جب سے عربی زبانیں ہیں [illegible] کے خلاف کی تالیف کر رہی ہیں تب سے علماء کرام [illegible]
سے سمجھتے آئے ہیں [illegible] مصطفیٰ مصری شیخ [illegible] کے مسلک کی جماعت مصری کی کتاب کا ہم سے پہلے
علوم ہی کے ساتھ [illegible] مطالعہ کیا ہے [illegible] ان کی مسائل [illegible]
ان کے جواب کی [illegible] علامہ مصطفیٰ [illegible]
[illegible] فیصلوں کی [illegible]
[illegible] علیہم

[illegible] کی ترتیب [illegible] ایک [illegible] مشکل ہو گئی [illegible] کتاب [illegible]
میں احادیث کا ذخیرہ ایک بڑا [illegible] بالکل [illegible] کی [illegible]
میں [illegible] مشکل ہو کر [illegible] مناسبت [illegible]
حدیث [illegible] کے عنوان [illegible]
ہے ایک حدیث [illegible] معلوم ہوا کہ یہ حدیث ایک [illegible]
اس لیے [illegible] دوسری حدیث کا [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] احادیث [illegible] ایک [illegible]
[illegible] کہ اس مناسبت سے ایک [illegible] پہلے [illegible]
[illegible] اس لیے [illegible] کوئی حدیث [illegible] آپ بھی
[illegible] کے ساتھ [illegible] کی بھی [illegible] کی [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] گزر چکی ہے [illegible] کا حوالہ [illegible]
اس [illegible] ہو تو اس [illegible] کے [illegible]
کر [illegible] مسئلہ [illegible]

[illegible] اس کی تخریج کسی [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] کی وضاحت [illegible]
[illegible] کا [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] کے [illegible] کی طرح کسی [illegible]
[illegible] احادیث کے تحت صحیح [illegible] کے متعلق [illegible]

پیدا ہو گیا یہ دعا ایک حد تک ختم ہو چکی ہے۔ وہ یوں کہ عمر ہو جانے کی کمزوری بڑی حد تک صحت جواب دے چکی
تھی یہ بھی محسوس ہوا کہ جب یہ کام شروع کیا گیا تھا اس وقت یہ تصور بھی نہ تھا کہ یہ کام اتنا پھیل
جائیگا۔ اور خیال یہ تھا کہ کتاب الایمان صرف پہلی جلد میں سما جائیگی اور اگر الترغیب والترہیب کے
اختصار سے کام لیا گیا تو دوسری جلد اس کے لیے یقیناً کافی ہو جائیگی۔
لیکن جب تیسری جلد کا ذخیرہ مرتب ہونے لگا تو یہ اندازہ ہوا کہ یہ جلد کتاب الایمان کے لیے ناکافی
ثابت ہوگی اور ان شاء اللہ چوتھی جلد میں تمام ہوگی اور یہ بات محسوس ہوئی کہ جو ترتیب
ذہن میں ہے اس کے لحاظ سے پانچ جلدیں بھی کافی نہ ہوں گی۔ یہ ظاہر ہے کہ اس طرح ضخامت
بڑھتی جا رہی ہے اور عنوانات بھی زیادہ ہیں جو احادیث کتب میں ہیں وہ سب ابواب و عنوانات کے
تحت نہیں آ سکتیں وہ ہماری کتاب الایمان میں شامل کی گئی ہیں اور اس طرح اگر کتاب ایک طرف
طویل ہو رہی ہے تو دوسری طرف مختصر بھی ہوتی جا رہی ہے اس لیے کتاب کی طوالت سے مضطرب
ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

ہر چند کہ صد گل و دست بخراست

اعتراف و اعتذار

ہم کو اس امر کا پورا اعتراف ہے کہ اس جلد میں چند ایسی احادیث بھی آگئی ہیں جو محدثین کے نزدیک
زیادہ ضعیف ہیں۔ مگر یہ ان ہی مقامات میں آئی ہیں جہاں ہم کسی عقیدہ کی بحث پر مشتمل کی، پوری صحیح
بھی اس سے منسلک ہوتی ہیں، ہماری نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزریں، پھر اسی کے ساتھ قرآن کے
مطالب بھی کوئی حدیث خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو نظر سے نہیں گزری۔ وہ تفسیری روایات کی تہ
رجال و مسائل کی حد تک جمع کر سکے ہیں۔ وہ اس سے یہ بھی ہے کہ اس قسم کی حدیثیں بھی اپنی موقع میں شامل کر لی
ہیں اور اس کام کے ساتھ شامل کر کے ان کی اسنادی حیثیت بیان کی ہے۔ اس لیے یہ ذخیرہ حدیث کے
لیے خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں ہے۔
جیسی کہ اس حد تک یہ رجحان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کی بحث کے
سمجھنے کے لیے بھی حقائق و حالات کی ضرورت ہے۔ کسی طرح اتنی دلچسپی سے داستانوں کی مرتب کی گئی اسی سے کئی جگہ
زیادہ ضروری ہے، بلکہ سیرت کے ایک حصہ میں حضور کا عظیم الشان فضائل سے ترجیح دی جائے تاکہ

نعت بہمہ وجوہ صفائی پر اس درجہ آ گئی ہیں جو خدا کی رحمت نے کے ویرانے پر ہم عکس جو حسن کا عنصر
پیوستہ ہو جو یہ کہ ہم اس کو سمجھیں کہ شمل جیسا کہ جو عقیدت کے ساتھ اس کی پختگی سے اصلاح ہو
ہے جملہ پہلو اس کے محاسن و ردیف کے مسائل پر ہے کہ یہ محاسن سے ماورا طور پر ملتی ہیں۔ ان کا کل ہوا است
کے اہتمام کے ذریعہ اس سے ان کو اس سے متعلق امور کی فہرست میں وہ شامل ہیں۔ یہ ذکر ہم کہاں تک پہنچ کر کہا ہے
نعت مدحیہ کی ادبی روایات اور بزرگوں کا حرف وہ وحدت میں سلسلہ ہی نہیں تو یہ سب کی مدح کی اہمیت کا پہلو
پہلی نعت سے پہلے کہ ایک جیسی ہیں۔ ایک حالت کی ان روایات عطا ہیں اور وجود میں شب
ادب کی تکمیل کے لیے نعت آسمانی ہے۔ اس قسم کے دیوانوں کی جاریہ گلزار کی مثال جہاں کا سایہ ہے
انہیں کی یقیناً تاریخ سے اور بالکل حضرت شاہ کی نسبت سے کہ فکر و فہم اس کی یہ پہلی سیرت سے ثابت
اور جلوہ ہائے جہت کی روشنی کے دو نام سے صورت کا شعر سے جو ہم سے وقتی تحریر یا تعلق سے تھا
کی عظمت و غیرت کی جس کا ایک حصہ درج ذیل تحریر میں ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

آپ کی سیرت کے اس حصے کے ساتھ جو کہ مادر علم میں ہو سکا تھا اس لیے کہ [illegible]
کی عزت پر اپنی محبت بیان کی ہے کے متعلق ہے کہ محبت کا تو اس میں محبت ہو کہ [illegible]
اس سے کہ جب اس کی محبت و اثبات نقل کیے گئے ہیں ۔ [illegible]
متعلق ہو جیسے صاحب و عشق التصدیق مستقل ہوا کی ہے کہ اس کی عمر بھر محبت کی ہی [illegible]
اس کے ایک ہی ساتھ نظر میں کی دوسری عام نصیب کا ہو سب کیا بات [illegible]
سوال کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کی وجہ سے [illegible]
جب اس طرح کہ یہ نام سے ہر چیز کی باتیں ہیں ۔ [illegible]
کے بعد ان کے متعلق جو کچھ دارالسلطنت کی بات نقل کر کے تھا تو جب یہ بھی [illegible]
کی ماہیت ۔ [illegible]
[illegible]
ماب اور روایات پائی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا
[illegible]

اس کوشش کو قبول فرما کر امت مسلمہ کے لیے نافع بنائے۔ آمین

نوٹ

جو احباب کے تشریحی نوٹس کے ملاحظہ سے قبل از بس ضروری ہے کہ اس موضوع کے متعلق جو مقالہ لکھا گیا ہے اس کو پڑھ لیں اور دیباچہ بھی پڑھا جائے۔ ورنہ تشریحی نوٹس کے سمجھنے میں دقت پیش آئے گی کیونکہ اس میں عقائد کے تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہے جو آپ کی رہنمائی کرے گی۔ والسلام احقر۔

بندہ

محمد یعقوب قاسم

تربیلہ سید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

القضاء والقدر

قال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ اعلم ان اللہ تعالیٰ شمل علمہ الازلی الذاتی کل موجود
ومعدوم ... بالحوادث کائنا ما کان بحیث لا یتخلف عنہ شیء ولا یتحقق غیرہ علم ... جعلہا علما ... وھذہ
مسئلۃ شمول العلم ولیست بمسألۃ القدر ولا یختلف فیہا فرقۃ من الفرق الاسلامیۃ انما القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قضاء و قدر اور اس پر ایک طائرانہ نظر

مسئلہ قضاء و قدر جیسا کہ بہت مشکل ہے لیکن ہمارے نزدیک شاہ ولی اللہ کے فہم کے مطابق اس کا اتنا
اس سے زیادہ مشکل ہے جس سے ... بیان کرنا ... اس کو بہت ... کیا ہے
بھی ... طرح ... اس کی ... اس کے ... جیسا آپ کے
... کے ... پیش کرتے ہیں ... سے ... ہے کہ ... کا ...
بحث ہم ... سمجھتے ہیں۔

اسلامی ... اس بات پر متفق ہے کہ ... ہے ... سب ... اللہ تعالیٰ کو ... علم
ہے ... قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ ... علم ازلی کے مطابق ... سب
... کیا ... اس ... اس کے خلاف ... نہیں ... ہے
... ہے ... کی حقیقت ... کہیں ... ہے ... اگر
... اس ... قدرت ... کی ... ہوگی ... قدرت ... اختیار
... کے ... کے ... علم ... ہے ... کیا جائے
... قدرت ... اختیار ... کیا جائے ... مقدر ...
اس ... کے ... ہیں ... سے ... جب ... علم
ایک ... کے ... کی ... ہو ... کے ... ہیں

الذی دلت علی الاحادیث المستفیضة ومن عند السلف [illegible] ویرون ان لا [illegible] للمتقین و
یجعله عند السؤال باستحقاق مع التکلیف [illegible] العمل هو الذی الملتزم الذی یوجب [illegible]
قبل [illegible] لا یعرف [illegible]
[illegible] ما یعلم [illegible] ذلک [illegible]

[illegible] بقدرت الٰہیہ کی مخلوق ہوتی ہے۔ مثلاً آفتاب حرکت کا محتاج ہے ، اسی طرح [illegible] جو بھی حرکت
ہے یہ سب جو مختلف ہیں کہ پہنچتے اور دوسرے حرکت نہیں بلکہ وہ قدرت الٰہیہ سے حرکت میں۔ دوسری قسم
کی مخلوق وہ ہے جو چاہتے وہ اختیار کی ایک نظر رکھتی ہے۔ یہ تیسری قسم کی ہے۔ ایک وہ جو صرف نیکی کا ارادہ
کرتی ہے۔ شر کا ارادہ کر ہی نہیں سکتی۔ یہ فرشتے کہلاتے ہیں ان کی شان لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون
ما یؤمرون ہے جس پر قرآن ناطق ہے۔ [illegible] کے [illegible] کرتے [illegible] کا
ارتکاب ہو جاتا ہے۔ مثال بھی [illegible] ان دونوں کو جمع کرنے سے ان کی ثانیہ مقصود ہے۔ دوسری مخلوق
اس کے برعکس جو صرف شر کے ساتھ [illegible] شیطان ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جو دونوں ارادوں کی
مالک ہے۔ اور دونوں قسم کے ارادے کر سکتی ہے جو حضرت انسان ہیں۔ انسان کی پھر تین قسمیں ہیں۔ ایک
جس کا ایمان اور جس کی عقل و معرفت اس کی خواہشات نفسانی پر غالب ہو جاتی ہے۔ یہ آدمی ملائکہ سے
بڑھ جاتا ہے۔ دوسری اس کے برعکس ہے۔ [illegible] شیطان [illegible] جاتا ہے اور تیسری قسم وہ ہے جس کی عقل
اس کی قوت شہوانیہ کی [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] جانور [illegible] سے ملحق ہو جاتا ہے۔ جس طرح ان
[illegible] کا وجود محض [illegible] ان کا ارادہ [illegible] اسی کا
کرتا ہے۔

اب ہم پہلے مطالعات [illegible] مذہب کی تفصیلات سے [illegible] سادہ طور پر اس مسئلہ پر غور کرنا
چاہتے ہیں تو یہ بات ہم کو ماننی پڑتی ہے کہ بندہ میں اختیار و قدرت کی صفت طبعی ہے اس کا انکار
کرنا اپنے بدیہی وجدان کا انکار ہوگا۔ [illegible] قدرت شخص کی اختیاری حرکات [illegible] ایک مرتعش
شخص کی حرکات کے مابین فرق سمجھتا ہے اور [illegible] دونوں کو یکساں [illegible] کی دلالت نہیں کر سکتی لیکن
یہ بھی بدیہی ہے کہ جس طرح بندہ کا وجود [illegible] کے ساتھ اس کی دیگر صفات [illegible] ضعیف ہیں
اسی طرح اس کی یہ قدرت اور اختیار بھی ضعیف [illegible] دیکھنا [illegible] سننا [illegible]
[illegible] ہے [illegible] جانا ہے گر چونکہ اس کی یہ صفات ضعیف ہیں اس لیے ان کی کچھ
شرائط بھی ہیں [illegible] سنتا ہے [illegible] ان شرائط کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

معلوم من لا علم له كما انه لا ارادت الفعل من الله ثم بفعل افعال العلية والنية الاولى تحمل
افعال الاختيارية فان حكمت بان هذه الافعال صادرة جبرا فكر كذا تعرف هو موجهة
لكن بن دون حكمت بانها صادرة من غير علة موجبة لها فلا الهام الفعل بوجه منها
الباب ولا تغرالر الاستوى يجب ذلك كتب ورب حكمت بان الارادة للشخص فی ضمها

ہوکان الرشان الکرشی تفد لا رسان علی ہے سمجھنا اور ما لک سوچتا تو چاہیے تھا کہ کیا طریقہ
تھا اسے نہیں ہے کہ مکلف ہمیشہ کے لیے دست بستہ مجبور ہیں تو رخصت مرت تکلیف کا کیا معنی
مکلف قیمت کا کیا ہے کیا یہ حقوق میں کہ جب جا بجا غیر مستحق اختیار بھی اللہ کی مشیت کا حکم ہے
سب یہ حقوق بات سے کچھ مال ہے تو بیا شرع بیا کرتی ہے کہ امر کیا ہے ریاستہ و حلال کرنے کی بات نہ
رہتی کہ جو ہر سے موجود کی تنگی وہ حق ہی کس دل سے جتا کہ مقدر مقدر ہے اس کو کم تک کیا
بجا کہ یعنی طور پر تسلیم کرنا ہے بیس یہاں تقریبی سن کہ ایک معدوم میں کو ترسیب و جتا بھری حکمت
اولہ سے ایک جا بجا میں رہتی مقدر کا کچھ بے سبب مقدر نہ دے اصل وہ امرحق کرنگی ہے کہ حقار کی
مجبور بنا دیا۔

یہاں ایک مغالطہ پیش کیا ہے کہ تقدیر و بندہ کے اختیار کا مطلب یہی ہے کہ تقدیر کے سبب سے
اختیار پر ہے کہ اگر ہے واکر جاد الاختیار بھی خود تقدیر کے دائرہ میں شامل ہوتا ہے اسی کا تم کا سوال ایک
مرتبہ صحابہ کرام نے آنحضرت کے سامنے پیش کیا تھا آپ نے فرمایا کہ معاملہ اور ہے دشمن کی دوا جنگ میں
شفا یا کسی علاج تدبیر کا لانا ہوتا ہے یعنی جب نہیں تک ممکن جو اس کے استعمال کرتا ہے ایک شخص
کو مقدر کیا تا کہ حق پیش رہ گزرا۔ پیر سے بالا تر تعین اس سبب کو تقدیر سے باہر سمجھتے ہی نہیں یہ تو تقدیر
ہی کا حصہ ہے کہ ہم کہتے ہیں تو اختیار ہوتے ہیں اسے استعمال کرتے ہیں تو دشمن کے سامنے ہی جاتے
ہیں انتخاب سب ایسی تقدیر میں داخل ہو چکا ہے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ شاہ کے تقدیر کی تشریح فرمائے ہیں کہ حسب عرض غلام ہوتا کے پاس پہنچے تو آپ
کی حالت اسلام سے زیادہ بیمار ہی ہے یہ عرض کرو آپ سے تشکر کرو ایسا کا حکم صحت ۔ اس پر ہمیشہ
سے فرما سے تو ا" اچھا آپ صاحب ہے جا کر وہ جا جب اپنی کرامت سے بولی ہے وہ پیر میں حال کی تدبیر
طرف سے اس کو کیا کیا جا سو یا گیا ۔ اور ہمیشہ کو معلوم ہوا کہ ایک مریض میں ہو رہے جانے کی عادت
سے ہی ہوجائے ، اس مریض ادا کی ہی ہے اور ہمیشہ اسی میں پر تک کے بعد تدبیر کر کہ وہ کیا یہ بھی اس
تقدیر کے تحت جا کر اسی طرح میری وہیں کر مانا تقدیر سے باہر نہیں سمجھے گا مگر سے کی بد دی سمجھا کر

مسکن وجہ ثالث فی بیان معنی علیہ واما الا نقدر ... اسعد لایا کان لیس ... بل فرق
لشکہ ... بل لعل التعیین امر من الامر ... وھو ان الاختیار معنی لا یجتمع عن خلاف
التعیین بالمراد ترجیح العقل ولا یمکن ان لا یکون ... ولکن ھذا الاختیار من شأن ... بینہم
یکفلہا ... ولا یخطر ... ذلک ... حق ھذا الموطن وقلت ... فی قلبی ...

چاہتا ہوں تو یہی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ سب ہی خوب ... (... وغیرہ)۔

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہو کہ تقدیر دو طرح کی ہے ... اور ... تو
اس وقت ہوگی جب تدبیر تقدیر کے مطابق کسی ... اب تو ... کا انکار ... ہے کہ تقدیر ... تدبیر
کے موافق ... رکھنے ... معلوم ہے ... ہے۔ دیکھئے حضرت یعقوب علیہ السلام جب اپنے
بیٹوں کو مصر روانہ کرتے ہیں تو ... سے ... جانے ... یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا
مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (بجائے ایک ہی دروازہ سے سب کے سب مت
داخل ہونا بلکہ ... کہیں ... کسی کی نظر لگ جائے اور ... مختلف ...
سے ... تدبیر ... ہے ... ہے ... وَمَآ اُغْنِیْ
عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ (میں ... اسباب کی ... شئی ...) ...
کسی ... ٹال سکتا ہوں۔

یہیں ... ذرا غور کیجئے ... تقدیر ... ہیں ... حضرت ...
علیہ ... اختیار ... ہے ... کہ جو ... اس کو سلب کر لیا؟
پھر اس ... اثر ... ہے ... جب آپ کو تقدیر ... عمل ... حاصل تھا یعنی
... پہلے ... آپ مجبور ... یوں ... کہ تقدیر ... ہم ... مجبور بنا دیا گیا ...
کہ ... مجبور ... اختیار ... کسی ...
... مجبور ... اختیار ... مطلق ... تھا
کہ اس ... قدرت ... اختیار ... اس کے ... سامنے ...
... عالم ... کی شکل ... اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ
[illegible]

... اس ... علیہ السلام ... اختیار ... ہے ...
... اختیار ... قدرت ... [illegible]

[illegible] کانا مستمرین [illegible] حضرت الشیخ [illegible]
[illegible] فی هذه [illegible]
[illegible] فی الدنیا والآخرة [illegible]
[illegible]

[illegible] ایک مثال [illegible] یہ [illegible]
[illegible]
[illegible] اس طرح [illegible]
[illegible]
[illegible] اس طرح [illegible]
[illegible]
[illegible] طاقت [illegible]
[illegible] حیثیت [illegible] طاقت [illegible]
[illegible] طاقت [illegible]
[illegible]
[illegible] حیثیت [illegible]
[illegible] حیثیت [illegible]
[illegible] حیثیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مستقیم۔

[illegible] معرفت الله [illegible]

[illegible] حقیقة [illegible]

[illegible] المعرفة [illegible]

[illegible] مشاہدات [illegible] بمعانی [illegible]

[illegible] ضعیف [illegible]

[illegible] سے [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible]

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] کی صفت [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کی صفت [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کے [illegible] سے [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہو گیا

[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ان الله [illegible] السموات والارض

[illegible]

[illegible] کے [illegible]

ولعب ولعب ومسکر و حش مد ، واحتقل سیخذی معرہم عن ثلث لکن معاد شق الدنیا
شد غیرہ ، والمنات مرکب ری فی الآخرۃ اصیعیں و ید مسین عاسطف عن هدایت
نالاتقہ علوم علم امد کبیر بالاء اللہ ولکم الشکر ، بام قنہ وعلا اللہ بیہ معط فسترل
القرآن العظیم تفسیر حقہ ... تحقیق جلد ۲ ص ۳۰

متنازع ہے وجہ یہ ہے کہ مسئلہ صفات مستقل ہو کر کلام میں آگئی ہیں فلسفہ کتاب و سنت کی بھی جس سے بحث ہو گئی
تاویل عقل فلسفی کی صورت میں پیروی ہونے لگی اب حق وقت کا مطالبہ ہے عقل کو حد کے اندر رکھ دیا گیا ہے۔ وقت
اب جا سکتا ہے تو اس میں نیا رنگ ہے، جس سے حقیقت ہے جو کچھ وہ ہے پھر اس میں جو الفاظ
میں جاری عقلی بحث ہو رہی ہیں اگر یہ فلسفہ کی بنی ہوئی ہے مستقبل کی درد سے پیش کرنا لگیں
تو کیسی نادان ہوگی ظاہر ہے کہ یہ بیت ایسی ہی ہوگی کہ یہ سب وہ جنہیں متعدد کی جا سکیں وہ
ہے کہ عقل کی حقیقت ہی اتنی ہے کہ اس کو مستقل بس یہی ان کی فنا پیش نظر ہے کہ جب
یہ چھوٹی سی کیسے نکلتے ہیں تو اس سے قدرو کا زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اسی لیے بعض سلف کا مقولہ ہے

واقفہ ماالحب ان یعجز عن کی ... بعد میں یہ سب کہ عاقل کی قسمت کے
کون امری مید اللہ خیر من ان یکون ... یکم ان عندہ واجر کہتا ہوں کہ یہی قسمت
سبھی ... دو صرف ص ۱۰۲۲ ... میں کہوں

خلاصہ یہ کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جیسا سوال ذات و تقدیر سے متعلق ہے وہ پورا کا پورا عالم کے سوال سے
اگر یہ ذات عقل کا خود ایک محصور ہے، اور جب یہ محصور ہی حقیقت ہے تو پھر اس کے دیدار کی کوئی
بحث ہے اتنی تعلق ہے کہ صورت پھر حد کی تلاش ہوتی ہے کہ یہ ساتھ ہے وجود ... سے
ایسی کرتا ہے جس میں کوئی وجود حقیقی ہے ... جس کی جو ... محسوس ہو رہے ہیں کہ کوئی مکمل وجود
نہیں مگر کسی ایسی کو پہچانتا ہے تو مسئلہ ہی اس وقت بھی ہو جاتا ہے اب تو بہت سے مثل وجود حقیقی
کا دیدار ممکن ہے اور مسئلہ تقدیر کا حل عقل سے ہے۔ اب یہاں ترجیح ... کسی بھی ہے جو کچھ جس طرح
عقل ... عمل و ... کو وجود ملتا ہے اسی طرح حال ہی کے اعتبار سے عقل کی قدر پر بھی
اعتماد کر لیا جائے

مسئلہ مجازت

جزاء و سزا کے مسئلہ میں ابھی کچھ بحث رہتی ہے ... اس لیے کہ یہ مسئلہ ... کہ ایک ... بھی

فاعمال العبد داخلۃ تحت قدرتہ لکن لا اختیار لہ فی ذلک الاختیار وانما مثلہ کمثل رجل بارز فی
یجری بجرا ہنا فکان منہ دولابا حیث فی نہر حیث الحرکۃ معا ولا بد علیہ ایضا ان یسلک
کانت حکمۃ اللہ تعالیٰ وکیف لا الا تصیب وھم مجبورون لا یسمی مجبورا بحیث لی ترتیب بعض
اسرار اللہ تعالیٰ علی البعض بعضہا فاللہ تعالیٰ خلق فعل العبد فی الاصل والتفصیل ذلک

سے کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ تاکہ سکل ترتیب ہی ۔ یہ ہر چیز کا تصرف ہے اسے اختیار کر لیں ایک
چیز عادۃ لیتے ہیں۔ کرنا پڑتی ہے ہیں گویا ... اس کی حقیقت ہی ہے کہ سرزد ہو اور آپ
صرف وقت پر مطلوب ہے کہ ہمت اختیار دے ہیں تو ہر ہے ذرہ اختیار کے ہو چھوٹے ہیں اس کو
فرصت نہیں دیتے ہیں نہیں ہو سکتے ایسی ہی قسم کی ترتیب نہیں ہو سکتی ہر کوئی اس وقت لا ورکنا
سمجھ لو جیسے کہ آپ مالک کہلاتے ہیں مگر یہ آپ کا عدم تصرف کا اصل حاصل ہوتا ہے۔ طلا ایک چیز
چیز کے عام طریقہ پر بھی آپ مسئول نہیں ہو سکتے جب ایک مالکی ملک کے حقوق ہیں تو حقیقی مالک کے
حقوق کیا ہونگے پھر یہاں مقصد صرف ملک ملکیت کا بیان نہیں مقصود یہ ہے کہ اس کو اس سے غفلت
حرکت مجبوری نہیں ہے اس لیے ملکیت مجبورا کا حق بھی صرف اسی کا ہے چاہیے۔ ایسے ملک سے بڑھ کر
کیا ہو سکتا ہے اور مرزا کا سوال ہی کیا!

دیکھو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حق تعالیٰ نے ملکیت دی ہیں اور ملکیت معزز ان کی وہ بھی بہت
حد درجہ کی، پھر بھی اس ملکیت کے لیے کیسے امتیازی نشان سے فرمایا جیسا ارشاد فرمایا ہے

ھذا عطاؤنا فامنن او امسک   یہ ہماری بخشش ہے اب آپ جس کو چاہیں دیں یا نہ دیں

بغیر حساب   اس میں آپ سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

حافظ ابن کثیر اپنی مشہور تاریخ البدایہ والنہایہ کی جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ و
السلام کو چونکہ نبوت کے ساتھ سلطنت بھی عطا ہوئی تھی اس لیے حضرت داؤد کی طرح بادشاہ نبی تھے اور
حضرت عبد بنانا کے بادشاہ ہونا نہیں ہوا اور اس لیے ان کا حساب نہیں ہے اور ان کو کسی کا حساب نہیں
دینا ہوگا۔ اسلام میں تعالیٰ کے سلطنت دینے کی ملکیت کا پتہ چلتا ہے اگرچہ وہ صرف ہو جانے کے لیے ملکیت کی
ہو جو ملکیت حقیقی ہے ملکیت کا حقیقی مالک نہیں ہے اس طور پر حضور کی ملکیت پر ہی ہو جاتا ہے گر
ہیں ملکیت کے لیے حقوق ہیں اسی سے ظاہر ہوا کہ مالکی کا حق مالک ہی کی ہے ملکیت کا
تو ملکیت کا مالک ہی ہے اس پر بہت ہی محکم تصرف ہے اور یہ مالک ہی کی خاص ملکیت
کے بعد کسی کو ملکیت نہیں ہے مگر ملکیت کی ایسی ملکیت ہی ہو جس میں کسی کو تصرف درست ہو

ان حکمہ ان یقتل ذریۃ حالۃ اخری من تحصیل الولد وکذا معاقبۃ بالاتہ حرالۃ مستقرۃ فانہ
ان مکسوۃ مصروفۃ الی ارادہ و سعایۃ موجود وجودا حتیارا وکسب الصبی فی الخلاف بالعرض لا بالذات
وذلک لان النفس طالعۃ لا تقبل ابدا الاعمال التی لا تستند الیہا بل الی غیرہا

کرتی ہو تو اس کو پہلے تنگ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کو عادت کا پکا حاصل ہو جاتا ہے یہی کہ اگر
اس کو دیکھو تو صاحب بھی اس بات کے نزدیک کہ اگر اس کو کسی کی کوتاہی ظاہر کرو تب اس سے قصاص نہیں
لیا جاتا۔ باپ بیٹے میں موافقت ہے اور اسی بنا پر اب وہ کافر ہو جاتا ہے ان کی بیٹی کے قتل کے بدلہ قصاص میں باپ
سے نہیں لیا جاتا۔ پس جب ملکیت ہونا ثابت ہوئی تو اس کا قصاص کے بعد ہی ہے اور سوائے اس کے ہو جاتا ہے تو
جہاں یہ دونوں باتیں پائی جاویں حقیقت کے نسبت ولایت ہیں نہ کہ وہاں اور دونوں کاموں میں کس طرح ہو سکتا ہے
اس لیے فرمایا لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

سوم آپ نے لکھی ہیں اس مسئلہ کی بابت کہ اگر اس عالم کی آخرت پر رکھی ہیں یہاں صرف دوسرا
صفات کا ایک اقتضاء ہی تو ہے ساتھ سے کہیں مصیبت ہی ہے تو پھر ظلم کیا ہوا ہے اسے کہیں ہو جاتا ہے
ہو جاتا ہے کہ دنیا کے بعض کاموں میں تو اب بھی ہے۔ اس کی وجہ سے لیے اسباب بھی پیدا کیے جاتے ہیں اور چونکہ
دنیا کا ساتھ چاہتا ہے کہ جو کسی کو کچھ تکلیف بھی ہو جاتی ہے کہ جو کچھ ہی ہو اور جنہوں نے عمل کیا ان کی سزا
دی جائے کہ اس سبب سے ہوں گی اور مرنے کے بعد ہی اللہ کے دیا جاتا ہے۔ اس سبب کے لیے جتنا اختیار دیا گیا تھا
معاف کر دیا گیا اور اس کو جزا سزا کے لائق کر دیا گیا۔ اب جب کبھی یہ ملے تو اس معاملہ میں اختیار سے بعض عمل ایسے
ہیں جو یہاں بھی کرنے والا ہے اور کسی کو بھی کیا ہے سو کسی نے جیسے کیے عمل اور اعمال ہیں اس کا نتیجہ بھی دیکھے
اور کچھ نہ ہوگا تو آخرت میں عمل کا بدلہ بھی دیا جاتا ہے۔

جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے ہی نتیجہ جو بیج بوئے گا وہی کاٹے گا

دوسرا یہ ہے کہ جب بچے کے ماں باپ کے پاس سے تو اس کا پیدا کرنا کہاں کیونکر کہا جائے تو بچے کا خلق اس کے
نسب میں چلا رہتا ہے۔ تو اس جب کو قتل کرتا ہے وہ قتل اس کے ساتھ اس طرح قائم ہوتا ہے جیسے
اپنے کے ساتھ جو ہوتا ہے۔ اب جب اس کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکے اور پیدا کر سکتے ہیں تو ان افعال
کے لحاظ سے جو دو کو بڑا کہتے ہیں اگر کوئی جواب سے متعلق ہے تو اس کے نتائج ہیں
ہو جاتی۔ اس لیے ان افعال کی صحت نہیں ہو سکتی البتہ اس کا پیدا ہونا اس کی صحت ہو سکتی ہے جیسے
سلوک برکت کا ہے۔ اسی لیے جو شخص دنیا میں ظلم کرتا ہے تو ظلم اس کا ایک کام ہے اور اس کا
سوال کرنے والا کیوں ہے اور کسی کو معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک اس کی قدرت کی صحت بھی ہو

جیسا کہ کسب ولا فی الحال من لا تستند الی اختیار منا و قصد منا ولیس من حکمۃ اللہ ان
یجعل العبد ما لو شئنا حسنہ الی لطفہ نورہ فقد کان الامر علی ذالک کما ہو و جعل
یعنی لیس فی شرب [illegible] من اختیار [illegible]
جہاں کوئی مصنف سے نقل کیوں۔ کہا گیا ہے

[illegible] از ذکر ما گر راست   [illegible] بر سر [illegible]

[illegible] عالم ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب [illegible]
جس کی [illegible] کا کمال [illegible] کی طاقتوں سے ظاہر ہوتا ہے [illegible]
[illegible] نظر [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible] کے ایک [illegible]
صورت [illegible] کی [illegible]
[illegible] منایا۔ [illegible]
[illegible] اگر [illegible] کمال [illegible]
کے [illegible] متعلقات کا حق نہیں ہے

[illegible]   [illegible] یا مست [illegible]

حضرت [illegible] قرآن [illegible]

نقشہ کا عمل اس طرح تحریر کیا ہے

[illegible] سب ہی [illegible]
[illegible] حرام ہے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ہے کہ [illegible]

الا ان یکون مصححا تخصیص هذا العدد بعلق الروضۃ المنامیۃ فیہ دون غیرها هو خلاف التحقیق
مشی بعض محقوم من کلام الصحابۃ والتابعین ما حفظ ۔ (صفحہ ۰۰۔ جلد اشرا)

یہی نہیں بلکہ حضرت [illegible] کا ادا کی ہو [illegible] بحث پر سب معلوم ہوتا کہ اس مسئلہ کے متعلق حضرت [illegible] وشیری مدنی سرور کی [illegible] ہے وہ بھی [illegible] نظر ناکردی یا [illegible] ابھی تمام [illegible] عقیدت سب محمود [illegible] بحث دیا [illegible] آنحضرت کے ان تعلیمات کو گوہر [illegible] کرتا ہے تو پھر تب اس خیال سے بھی [illegible] اس صدی [illegible] کے حل کے لیے گئے ہیں جیسے [illegible] ہو سکتے ہیں۔

وما احسن ان الکلام مختصرہ بعث   هو بلی وعمر الخلاف یطول

تو اس [illegible] کی [illegible] سے بہت [illegible] ہے۔ اگر [illegible] سب کی [illegible] بیان کی [illegible] ہو [illegible]
کہا ہے

فیلیک المحب رضی عنک و دیلنا   وعمر المحب فلا یکتب دعرال

اس [illegible] میں [illegible] کی بحث [illegible] پیدا ہوگئی ہے مگر اس [illegible] الغرض [illegible] اس لیے
یہاں پر [illegible] ہے کہ [illegible] پر [illegible] ہے

وامد المحب مستقبل ما   هلا علاما سات محشوق

اب [illegible] جس کے [illegible] کا [illegible] کے حق میں [illegible] ہو سکتی ہے:
احتیاط [illegible] میں [illegible] سکتی [illegible] کے حسن [illegible] حال [illegible]

وما الناس حتی لحب ارنا   وعمکبها لها الصدق یجول

[illegible] ہمارے اقوال ہماری [illegible] ہو گئے ہیں [illegible] بھی [illegible] ہے لیکن [illegible]
ہماری [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کے اقوال کی [illegible] اس طرف بھی [illegible] ہے۔

وهذا هو محکم البری کلمہ   وعمہ القصۃ وشکت انول

[illegible] سے اس صدی کی [illegible] کا حقوق [illegible] ہے جس کی [illegible] ہے [illegible] ہے اس
لیے [illegible] کہ [illegible] کو [illegible] بھی کیا ہے۔

وبعض مشر مشرمہ سمعی [illegible]   [illegible] العلم الصریح کقول

[illegible] مسئلہ [illegible] کے [illegible] ہو سکتا ہے۔ [illegible] اس [illegible] سمجھ گیا ہو

کانما حب الجنۃ [illegible] من [illegible]   هبۃ ولانا یسئل یتحقق

غرض کہ طرب و عیش کا گرم بازار کبھی اس مست دنیا کی وحشت فنا پیدا کیں اور کبھی بیان کرتے حسن و جمال و جواب کا
بے کسی کا عالم کہ یہ خواب پر وحشت کی کیفیت پیدا ہوا!!

ولیس خبر امرئ کالمعاین — ولکن من ترا منا معروف یقول

غرض کہ سب کا قول و نظر ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے وہ ایک متقارب ہے [illegible] اس کا بیان [illegible]
حقیقت میں خواب و سراب کی طرح ہی نظر آئیگا۔ جو جواب بیان ہماری آنکھوں پر ہی حقیقت کے دیکھنے سے
پوشیدہ ہے قیامت میں وہ ظاہر ہوگا۔ اس وقت یہ سب صاف صاف نظر آجائیگا

ولا یستوی المیزان الا بعدلہ — تقوم بادق میلہ فیعدل

غرض کہ دونوں پلوں کے برابر ہونے کی صورت ایک ہی صورت ہوتی ہے جہاں ایک طرف جھکا تو پیدا ہوا
وہ خم پھر اسی طرح تقدیر کے جو اقتضا کے پلہ کی ہر چیز کہا جاتا ہے اور اسی پلہ میں شامل ہو جاتے

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین [illegible]

مسئلہ قضا و قدر علمی نظر میں

قضا و قدر پر دور اکتشافات عصریہ کا اثر

[illegible] مسئلہ [illegible]
[illegible] نظریہ سے [illegible]
[illegible] کی گرفت سے [illegible]
[illegible] اکتشافات عصریہ
[illegible] کی دنیا میں [illegible]
[illegible] تسلیم [illegible]
[illegible]
[illegible] قدرت [illegible]
[illegible] مسئلہ
[illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible] انسان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قدرت [illegible]
[illegible]
[illegible]۔

پس انسان کی معصومیت کی [illegible] مسئلہ قضا و قدر [illegible]
[illegible]
[illegible] قضا و قدر [illegible]

معاملہ پر بعض حضرات نے گفتگو کی ہے [illegible] کے حسن [illegible] ہے اس لیے جانتے [illegible] کا محل بنتا
اور بعض [illegible] قضا و قدر کا مسئلہ بھی اسی کی کڑی ہیں، گفتگو رہا۔

قضا و قدر اور انسانی جدوجہد سے اس کا تعلق

۳۶۔ منکرین کا ایک مغالطہ یہاں یہ بھی ہے کہ مسئلہ قضا و قدر مسلمانوں کی ترقی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ کا باعث ہے [illegible] انسانی عمل پر کسی قوت [illegible] کا اعتقاد اور اس کے [illegible] ہمیشہ کے ساتھ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قضا و قدر کی حقیقت اور شرعی نقطۂ نظر سے اس کی اہمیت

[illegible]

[illegible] صحیح طور پر ہو گیا ہے۔

یہاں یہ تحریک پوری جماعت کے لیے ضروری ہے کہ آپ چاہیں [illegible] حقیقت اور تفصیل سے آگاہ کریں اس سے جماعت [illegible] کو اسلام کی حیثیت بھی دی گئی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] تفصیل [illegible]

[illegible]

اس تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ [illegible] جماعت صرف اس لیے نہیں ہے [illegible] [illegible]

بہت سے عالموں اور حکیموں کا مذہب ہے کہ اس عالم میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بلا علم و ارادہ ہو رہا ہے [illegible] قائم نہیں رہ سکتا، چونکہ اس مسئلہ کی
تفصیل بہت طویل اور دقائق سے مشتمل ہو چکی ہے اس کو ایسی جگہ سمجھنا چاہیے جس کے بعد اس کا خاتمہ [illegible]
[illegible] اس بیان سے جہاں اس مسئلہ کی حقیقت ظاہر ہو گئی اسی کے ساتھ یہ بھی معلوم
ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و تقدیر کا منکر کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا اور تقدیر کا انکار اللہ تعالیٰ کے انکار کے مترادف
ہے جیسا کہ اس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے:

الایمان بالقدر نظام التوحید فمن	یعنی تقدیر پر ایمان لانا توحید کا نظام ہے جو شخص
وحد اللہ وکذب بالقدر نقض	اللہ کو ایک مانے اور تقدیر کا انکار کرے تو اس نے توحید کو
تکذیبہ توحیدہ (رواہ [illegible])	باطل کر دیا

اسی طرح قیامت کا انکار بھی اللہ تعالیٰ کے انکار کے برابر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد جگہ [illegible] منکرین قیامت [illegible] کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کو مانتے ہو تو یہ بھی ماننا ہوگا کہ اس کی حکومت سب پر ہے [illegible] ایک دن اپنی مخلوق کے درمیان فیصلہ کرے [illegible] احکم الحاکمین [illegible] اسی طرح جنت و دوزخ کا انکار بھی اللہ تعالیٰ کے انکار کے مترادف ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی یہاں صرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

مسئلہ مذکورہ میں قدماء کے چند خیالات
اور
مذہب اہل حق کی توضیح و تحقیق

[illegible] اس مسئلہ میں اصول مذاہب چار ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ بندہ کے افعال صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے صادر ہوتے ہیں اس میں بندوں کی قدرت کا کوئی دخل نہیں [illegible] کی مشیت [illegible] انسانی افعال صادر ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] اس مسئلہ میں اگر [illegible] کوئی اشکال پیدا ہو [illegible]
[illegible] پیدا نہیں ہوتی [illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible] Kant [illegible]
[illegible] (Kant [illegible]) [illegible]
[illegible] (۳۳۰ [illegible])

کی صفت قدرت تو ہے مگر اس کے خارج میں اس کی کوئی تاثیر نہیں ہوتی کہ جب کبھی بندہ کسی فعل کا ارادہ کرتا
ہے تو حق تعالیٰ اپنی قدرت سے اس کو پیدا فرما دیتے ہیں گویا یہ مذہب جبر اور قدر کے درمیان ہے اور ان
کے نزدیک بندہ متوسط ہے کیوں کہ جبریہ کی طرح مجبور محض ہے نہ معتزلہ کی طرح مختار مطلق

۵ ماتریدیہ کہتے ہیں کہ بندے کو ایک خاص قسم کی قدرت حاصل ہے۔ مگر وہ مؤثر نہیں ہے یہ بالکل ٹھیک اس کی
طرح پر اختیار ہے اور تاثیر قدرت۔ وہ بعض چیزوں کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ اس کی قدرت کو
صرف افعال میں کوئی تاثیر نہیں۔ اس کے افعال کا اصل خالق خود خدا تعالیٰ ہے۔ اسی طرح بندے میں صفت
ارادہ بھی ہے اور اس کے افعال اس کی طرف منسوب بھی ہوتے ہیں۔ مگر ارادہ و اختیار کی یہ صفت اور
خود قصد ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے سبب قرار دیا ہے۔ اس کی اس صفت ارادہ و اختیار
بلکہ تمام صفات کو بھی اسی نے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے انسان کو مکلف کیا جاتا ہے۔ اگر اس میں مطلق
صفت نہ ہوتی تو اس کو مکلف کیسے کیا جا سکتا ہے۔ غرض ماتریدیہ کے نزدیک بندہ نہ مجبور محض ہے
نہ مختار مطلق بلکہ درمیانی حالت ہے۔ اسی کو کہا جاتا ہے کہ جبر و قدر کے درمیان ایک امر ہے۔ اس افعال میں نہ تو وہ
ہے کہ صفت اختیار اس میں پیدا کی گئی ہے اور اس صفت اختیار ہی کی وجہ سے کسب کی صفت و اس
کی پیدا کی ہوئی ہے اور اس صفت کا استعمال ہی سے وہ کسب کرتا ہے۔ اس کو تکلیف دی جاتی ہے
بندہ جس طرف چاہے اس کا استعمال کرتا ہے۔ اشاعرہ نے صفت قدرت کا انکار کیا۔ ماتریدیہ نے کہا کہ
بندے سے مقدور ہے کہ اس کوشش کی گئی ہے قدرت غیر مؤثر کے قائل ہیں۔ تقدیر کے عقیدے میں
معتزلہ نے غلو کیا اس لیے ان کا مذہب سب سے زیادہ غلط ہے۔ اس مسئلے کی
وضاحت کے لیے کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے۔

تقدیر کے مسئلے کی وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل امور کو صاف کرنا ضروری ہے:

(۱) انسان کا ہر فعل اس کی قدرت و مشیت کے تحت ہوتا ہے اور انسان ان افعال کے انجام میں
مستقل بالذات نہیں ہے بلکہ اس کی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تابع ہے۔

(۲) جو افعال انسان سے صادر ہوتے ہیں ان کی وجہ سے اس کو ثواب و عذاب ہوتا ہے تو وہ اس کا کسب کہلاتا ہے
(۳) وہ افعال جو انسان سے اس کی قدرت کے بغیر صادر ہوں جیسے رعشہ والے کا ہاتھ ہلنا
ان کا حکم الگ ہے۔ جو کچھ انسان کے ارادہ و اختیار سے ہوتا ہے اس کے ساتھ ثواب و عذاب متعلق ہوتا ہے
بندہ کسی فعل کا ارادہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنی قدرت کاملہ سے اس کو پیدا فرما دیتے ہیں
اس کا ان افعال کے کسب میں دخل ہے۔ اس کے اعمال کا دارومدار اسی پر ہے کہ وہ کیا کسب کرتا ہے

سب چیزوں کے احاطہ میں آ جاتی ہیں جیسا کہ عقل نے فیصلہ کیا ہے۔ بہرحال سب چیزوں کے مجموعہ پر بھی وہ قادر ہے
پس جب اس کی صفت قدرت کے ساتھ مادہ میں بھی یہ بات ہے تو کیا تعلق ہے اس کے مجموعہ سے
ہی۔ اس کا سبب ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کہاں تک ہو سکتا ہے اس کا وقت ہے اور حقیقت
میں قدرت ایک عجیب چیز ہے جس کا ہم احاطہ نہیں کر سکتے جو ظاہر ہو سکتا ہے
کہ جس طرح اس کی قدرت کا ہر ایک جز اپنی ذات میں ایک صفت ہے اسی طرح وہ تمام کی
ان صفات میں کہ جس کے ادراک سے حقیقت حال روشن ہو سکتی ہے۔ اس سے ہم کو یہ معلوم ہے
کہ قدرت میں صرف اسی کی طاقت موجود ہے۔ یہی وہ طاقت ہے کہ جس طرح کوئی چیز اپنے وجود میں
مختلف ہے اسی طرح ہر ایک کی حالت ہوتی ہے اس کا تعلق بھی اس کی ذات سے ہے جس کے
اس کی ذات میں اس کی قدرت کے ساتھ شامل ہیں پس جس طرح ہم جانتے ہیں کہ جس کے
متعلق ذکر ہے اس کی حکمت بلا شبہ ہے کیونکہ اس کی ہر ایک چیز اس کی قدرت کی نشانی
ہے اور اس کی حد میں کوئی تاثیر نہیں کی جا سکتی۔ مگر قدرت کی صفت جس کے مقتضا کا
ہی کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے وہ خاص اسی کا اختیار ہے۔ جو حکمت ہی اس سے ظاہر ہوتی ہے
ہو جاتا ہے کہ وہ قادر مطلق ہے جس کی قدرت کی حد معلوم نہیں

پس انسانی قدرت کے نتیجہ پر بھی غور کرنا چاہئے جیسے مثلاً انسان کو جو کچھ ملا
ہے وہ بھی اسی کی عطا ہے۔ یہاں وہ بھی صرف اپنی قدرت کا اندازہ ہے۔ لیکن اس قدرت کا
مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ قدرت حق بے انتہا ہے اور یہی سبب ہے کہ یہ معاملہ
کا ہے کہ عقل اس کی بات کو نہیں سمجھ سکتی اور یہ بھی کہ صفت قدرت تسلیم
کی جاتی ہے جس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہو سکتا

پس قدرت نے جو کچھ پیدا کیا سب کچھ اسی کے ساتھ ہے جس سے عقل حیران ہے
اس پر بھی یہ حکم ہے کہ جو کچھ پیدا ہوا وہ اس کی قدرت کا نشان ہے
اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز اس کی قدرت کی طرف سے ہے
کہ جس طرح وہ خود ہے اسی طرح اس کی صفات بھی ہیں
اور یہ حکمت اس کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے جو اس کی ذات کا تقاضا ہے
ہمیں یہ معلوم ہے کہ صرف اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے
اور اسی طرح اس کی قدرت کا ظہور ہوتا ہے
تمام چیزیں اس کی اسی ظاہری صفت کے ماتحت ہیں جو اس کا کمال ہے

جیسے موٹا ہونے کا طاقت درست کئے ہیں

خلاصہ یہ کہ اعمال جب بیکار علاوہ احسان کے ساتھ صرف اتنی ہی ہے کہ ان اعمال کے کچھ اعمال عام ہو جاتے ہیں جو کہ یہ اعمال اس کے سب تو قائم ہوتے ہیں۔ اس لیے ان پر اس کی تعریف درست نہیں کی جاتی ہے دیکھو جیسے رزق دینا صورت اس پر بھی اسباق کی تعریف یا درست ہوتی ہے علاوہ ازیں اس کی اصل کی صحت نہیں معلوم ہو کر اس وہم کے بیچ اس منطق کا، لاشئی وجود ضروری نہیں ہے علم صرف کا نام کافی ہوتا ہے

شرح عقیدہ اہل حق پاس کی مزید وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ یہاں عمل و معمول و جس کو مخلوق کے ساتھ قطع ہوتا ہے۔ اس لیے بات صاف نہیں ہوتی ہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بندہ کا جو فعل ہوتا ہے شک اس پر بے شبہ اس کا فاعل ہے اور حقیقت میں گر اللہ کا فعل نہیں ہے اور اس کا مشغول اور اس کی مخلوق ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے وہ فعل صورت کا خلق یعنی اس کا پیدا کرنا ہے جس طرح بندہ کا اصل الگ ہے اور اللہ تعالیٰ کا خلق الگ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فعل الگ ہے دونوں کی حقیقت الگ۔ دیکھو جب صورت گر یہاں بندہ کا فعل قرار دیا ہے تو جس کا وصف ہو اس کے ساتھ وہ قائم بھی ہوتی ہے اور جو بندہ کا فعل ہے جس کا اس کو پیدا کرنا، یعنی فعل اس کی صفت ہے وہ اس کے ساتھ قائم ہے۔ اور اس کا فعل یعنی بندہ اس کی مخلوق ہے لہذا اس سے وہ قائم بھی نہیں۔ ایسے فعل کو جو کہ نفع و نقصان اس کے فاعل کی طرف منسوب کئے گئے ہیں، اس لیے کہا جاتا ہے کہ بندے سے ہی اعمال کے کاسب ہیں اور حق تعالیٰ ان کا خالق ہے اس کا۔ ہماری عادت ہے کہ ان سے نقصان۔ بندوں کا ارادہ سے ثابت ہی ہے اور ان کے نقصان بھی۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بندے اعمال کا خالق بنانے کے ساتھ ہوتا ہے اور حق تعالیٰ ہی کے ساتھ بھی۔ اسی کو اعمال خلق اور کسب سے ارادہ کے تعلق ہیں جو ہمیشہ اعمال کا خلق حق تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ نیک سے اچھا کا ہے اور بندے کے کسب کا۔ اس پر جزا و سزا کا حاصل ہے جس میں یہ ہے۔ وہ فعل کرتا ہے۔ اور حق تعالیٰ اس کے خیر بس اس نے ہی دیا ہے جو یا شر مقدر ہے جیسا کہ ہماری اعمال پر اللہ نے عطا کئے اعمال اختیار بھی دیا اور ہر اعمال سے جو کچھ مقابل ہے ہر یک عمل پر ترتیب کے موافق کہ جیسے ہم آپ نے حرکت کرتے ہیں ارادہ و ارادہ متعلق ہوتا ہے اسی طرح بجلی کا ہلانا پیدا کر دیتا ہے اسی طرح یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد بھی یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ بجلی پر حرکت دی گئی، بلکہ انسان کے اختیار میں اس کی وجہ سے اختیاری صفات جن پر اس کی قدرت کی بنا ہے اسی خصوصیت سے مادہ ہے جس حال پر صرف مدد ہو اور جو قوت ہے وہ انسان قدرت سے اور مخلوق نہیں ہے وہ ایک

ان پر قریب قریب یکساں صادق آتی ہے۔ لیکن جب علت یا جو امر مرتب ہوا ہے ان کی اصلی اساسی حقیقت
دریافت کی جاتی ہے تو ساکت رہ جاتی ہے اس لیے یہاں مرتب و ترتیب دونوں مستقل ہے۔

شارع علیہ السلام نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ انسانوں کے افعال جو تقسیم کئے ہیں
ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو ارادہ سے صادر ہوتی ہیں دوسری وہ جو ان کی حرکات ان افعال کا
ان کی صحت کا کیا حال ہے کہ ان پر شرعی اعمال کا اطلاق نہیں ہو سکتا پس اگر ایسے شخص کا ارادہ
... اور حرکت ... ممکن نہیں کیا جا سکتا
... اس کا اصل ہے دوسری قسم کے افعال وہ ہیں جو بطور ... کے
... سے ... اس کی صحت کی ... ہے ... ان پر سب کا اطلاق ہوتا
ہے جیسے ... ان کا ... اور ... اصطلاح میں ... کہتے ہیں
... اعمال ... اس کی حقیقت ... کا ... سے ... ہوتا ہے
... اسی طرح ... سے ... ہے ... ادا ہوتا ہے ... جیسا کہ ...
... کا ... اسی طرح یہ ... مستحق ہو ... کیا
... اس ... جب کوئی شخص ... قریب ... ہے تو اس پر
... ٹھیک اسی طرح جب اسی قدر کی ... کوئی شخص
... سے ... اس کے ساتھ دوسرا شخص ... پیدا ہوتی ہے
... کی بحث بھی ... علیحدہ ... ہے۔

اس ... سے ... قدرت کے ... سے ... انکار ... کوئی خاص
... نہیں ... بات ... صاف ہو گئی ہے کہ ... انسان ... کسی چیز کے ... شخص
... کر دیا کہ ... یہ ... کل ... جاتا ہے ... قسم ... نہیں ... اس ... لازم ... کیا
... کی اس تفصیل کے ... ان کے ... اس ... کی ... فرمایا ہے
... جب کوئی ... کہتا ہے تو ... یا ... نہیں ... اس کا ... کر لیا۔
... دو ... حاصل ... ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص ... ہاتھ ... ہے
... تو ... اور ... حرکت ہوتی ہے تو ... دوسری چیز ... سے ہم
... کے ... کے ... سے ... حاصل ... کا ...
... ایک ... کا ... ہے ... دوسری ...

احساس ہوتی ہے اس کا حساب [illegible] کہیں وجود نہیں [illegible] مقصد [illegible]
[illegible]
[illegible] تک
[illegible]
ہے، سی [illegible] مقصد کو سمجھ چکا ہے

عالم، قرآنی فرماتے ہیں کہ [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] مقصد [illegible]
بالمصلحۃ [illegible] خدا تعالیٰ کی وسعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہیں، مگر ان تمام تفصیلات کا یہ محل نہیں ہے۔

مسئلہ تقدیر کے لاینحل ہونے کا راز

یہاں وہ حقیقت بھی پیشِ نظر [illegible] کہ جب انسان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کرو۔ اس مسئلہ کی ذات و صفت [illegible]
کے تحت گردش کرتے ہیں [illegible]

اس طرف کا خیال آتا ہے کہ [illegible] اپنے اعمال [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

اس [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ ان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کا اعتراف بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شادی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صداقت [illegible]
ایک مسئلہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible]

حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور جو ہو رہا ہے وہ بات ہے اور وہ اس وقت تک بندہ کا ارادت کی شکل ہے اور جب لکھا گئی اسی طرح اب اس ارادہ تک کی تمام منزلیں دیکھیں ایک شخص مثلاً اپنے گھر کو جا رہا ہے اس کا چاہنا ہے سو کچھ از سر کے اختیار سے بالآخر یہ چلتا ہے کہ آپ بھی یہ جانتے ہیں کہ چاہتا ہے وہ اپنی قدرت سے اپنے پاؤں کی قدرت سے جیسے چاہتا ہے [illegible] ایک قدم کے [illegible] دوسری [illegible] کے اس کی [illegible] اور اس [illegible] کو [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] چیز جس کی آنکھ یہاں [illegible] کی حقیقت [illegible] اس کے [illegible] میں [illegible] اس [illegible] سے [illegible] نہیں ہو سکتی اس لیے آپ [illegible] کہ [illegible] سمجھے [illegible] سے [illegible] ہو جائے گی اور جب [illegible] یہاں اس وقت تک [illegible] اشکالات حل نہیں ہو سکے اس لیے یہ مسئلہ بھی حل نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ اشکال [illegible] ہے کہ یہاں کوئی خبر [illegible] موجود ہے مگر یہاں یہ ہے کہ اس کی [illegible] نہیں [illegible] میں [illegible] حل [illegible] ہی [illegible] سکتی ہے [illegible] سے [illegible] کو [illegible] تسلیم کر [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] بالآخر [illegible] اس سے [illegible] کے [illegible] دیکھیں یہ تمام حقائق عجیب ہیں یہاں جو شخص [illegible] مسئلہ کے [illegible] اس کو تسلیم کر [illegible] ہے [illegible] اس سے [illegible] اختیار کی [illegible] کا [illegible] ہے۔

ناتمام اختیار کا فائدہ

[illegible] اختیار [illegible] ناتمام [illegible] یہ ہے [illegible] سے [illegible] کی [illegible] کے لیے [illegible] سے اختیار [illegible] سے [illegible] مسئلہ [illegible] اس کا جواب [illegible] ہے کہ [illegible] یہ تمام [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ایک ناتمام اختیار [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] قدرت سے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] اس کا [illegible] اختیار [illegible] جو [illegible] کے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible]

جانب سے کوئی رنگ پیدا نہیں ہوتا مگر سیاہ سب جانب ہم اصحاب رسے کہ کچھ تو ان پر عکس نہیں سکتا
حالات معلوم نہیں ہوتا ہو جاتا ہے۔ مثال یہ ہو سکتا ہے یہاں بھی کوئی اثر نہیں ہوتا ہیں جس جگہ ان
پر ۔ وہ ساکن حال ہے منتشر ہے ۔ اس کی مثال یوں سمجھو جس طرح ہیروں کا ٹکڑا جو منہ کو اس کے سامنے
کی شعاعوں کو کالی رات سے چمکتا ہے ۔ اس طرح اثر ہوگی ۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ان کا مصفیٰ
شیشہ کی طرح جس طرح اس کی ایک جگہ کو جس جگہ سے اثر کا صدور ہوتا ہے نہیں ہو کر عکس سیاہ
میں ان کا رنگ بھی پیدا نہیں ہوتا بلکہ خود ہی جاتی ہے کہ جو نور ہوتا ہے ۔ مگر جس حال میں پیدا ہوتا ہے
اس پہلو منظم ہو جاتا ہے اس کا اثر ہوتا ہے اور جس جگہ اس میں کوئی اثر پیدا نہیں ہوتا اس کی بوند اس اثر
اب بیکار یا متروک ہو ۔ اس کی سمت سے پیدا کر کے بے شعاع کے ہے تو اس سے کے ہے مستقل ہو تا ہے
کہ ایک ہی تمام تجربہ کا کافی ہے ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۔ مگر کے بے مستقل اثر ہو سکتا ہے
صورت کے ساتھ ہوا شکل کی طرح اس سے ہو رہے ہیں کہ یہاں وہ عالم طبیعہ موجود ہیں ایک عالم
تصور ہے جب سب جسم ہے جو مرد عالم تخلیق کی جس میں جو تمام یہ طریقے کا معلوم ہوتا ہے جو عظیم
منظر ہے ۔ عالم تخلیق میں جو ملا ہوا اخذ کیا ہوا حق سب جگہ میں ملا ہے مستقل طور پر تخلیق
کتابیں میں طرح مستور ہوتا ہے اس سے حالی شروع کا مطالعہ کیا نہیں ہوتا کیونکہ عالم تصور پیدا ہو رہا ہے
ان سے جان کا عالم عند پیدا ہوتا ہے وقت اس کو مجبوری پیدا ہو گیا ہے مگر اس عالم مطلق میں جنس ہیں ان کے
عالموں کے درمیان خلا ہو جاتے وقت میں اختلاف پیدا ہو گئے ہیں حقیقت ہے جو شئی معلوم ہو
یکساں طور پر حرکت میں متحرک ہیں ہر جانب میں یہ سلسلہ مستور ہو رہا ہے یہ جو ہو کر اس کو
تمام عنایات سے ظہور اور پیدا ہوتا ہے جس کے کافی مستقل متحرک ہو مرکز سلسلہ ہیں
مشاہدہ ہے کہ اس عالم میں موجود ہے اس کو سب سے انہیں ہوتے ہیں ۔ یہ اسباب اور معقول
ہر شکل پر مشاہدہ فقط میں ہوتے ہیں ۔ جب کبھی ہم اس کو دیکھیں گے تو اس کا کوئی پتہ نہ چلے گا
جس صورت کو ہم ظاہر تصور میں لا کر یک کبھی نہیں تو اس کا ہے جو ان سے ہم کہتے ہیں کہ اس نے جب کے
دلچسپ بات ہے کہ کبھی داخل کر لیں نہیں سمجھا وہ انسان ایسی حالت میں اگر کسی حالت میں سے کوئی
چیز اس پر ظاہر ہو تو وہ کبھی معلوم ہو نہیں کہ معلوم ہو سکتا ہے کسی دوسری کیفیت میں جو ہو
اثر ان کا ہے اس میں جو نا ہو اس کا ہم کہتے ہیں جو ہم بھی نہیں کہ سب سے یہ معلوم ہو کر
جس طرح یہ سلسلہ ہے کہ ہم اس کو بعض کے ساتھ جو جس ہو ۔ وہ شامل عالم پاک صاحب
وسیلہ حقیقت ان کی ہے ۔ خلقت و جسم عالم ظہور کا

فرقہ قدریہ کی مختصر تاریخ

اور

ان کے کفر کی ضروری تنقیح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہولیں گی کہ ہم جالا ستر بچا لیتے ہیں گویا یہ کہ اگلی ہو سب ہی پہنچ گئے۔

اس کا یہ مقصود کہ ہم صرف مسائل کے جزئیات [illegible] اس سے برکت ہوتی ہے کا یہ عقیدہ تھا کہ حق تعالیٰ
اپنے بندوں کے بے خبر ہے [illegible] کہ یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کی رو سے ہر کام کیا اور
اس کا [illegible] ان میں معدوم ہو گا اور کون سا [illegible] کہ جب سے مقدر ہو کر وہ سب وجب کے تحت
ہو جاتے ہیں تو اب [illegible] اور حقیقت کا علم ہو جاتا ہے [illegible] اس عقیدہ
کا بطلان ظاہر ہے۔ قرآن و علم [illegible] قرآن کے کلمات میں [illegible]
[illegible] پہلے سے علم ہی حاصل ہے [illegible] وہ سب اس کے مطابق ہوتا رہتا ہے۔ اس علم کو
تقدیر کہتے ہیں، کما قال چنانچہ ارشاد ہے۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ — بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔

کہیں یہ ہے کہ علم ازل کے مطابق ہی [illegible] کیا گیا ان کو مخاطب کر کے ہوئے فرمایا

مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا — کوئی امت اپنی میعاد معین سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے
وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ — اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

دوسری جگہ ایک موقع پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ — اگر آپ کے پروردگار کی جانب سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہو چکی
لِزَامًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى — ہوتی اور ایک میعاد معین نہ ہوتی تو یہ [illegible] عذاب
الٰہی آ جاتا۔

رسولوں کے متعلق فرمایا

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ — اور ہمارے بندوں یعنی پیغمبروں سے ہمارا یہ وعدہ
إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ — پہلے ہو چکا ہے کہ بے شک وہی منصور ہیں اور
الْغَالِبُونَ — ہمارا ہی لشکر غالب رہے گا۔

ایک اور موقع پر فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ — اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس میں اختلاف کیا
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ — گیا اور اگر ایک بات پہلے سے نہ ہو چکی ہوتی تو
بَيْنَهُمْ — ان کا فیصلہ [illegible] کر دیا جاتا۔

اسی طرح تقدیر کی اس بحث کے متعلق بہت سی آیتیں [illegible] موجود ہیں۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ — کیا آپ کو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ آسمان میں

وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ (الحج) — اور زمین میں ہے یہ سب ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے

حضرت [illegible] آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے لکھ دیں [illegible]

چنانچہ اسی مطلب کو [illegible] کی تصدیق کے لئے [illegible] آیت موجود ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ — جو مصیبت کوئی بھی آتی ہے نہ زمین میں

اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ — اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے

نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (الحدید) — قبل اس کے کہ ہم ان کو پیدا کریں یہ اللہ پر آسان ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ — اور ہم نے کتاب زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ

اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء) — زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

موجودات کے متعلق ارشاد ہے

وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ — اور ہر چیز اس کے نزدیک ایک خاص انداز سے ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ (الرعد) — وہ جاننے والا ہے [illegible]

علاوہ ازیں [illegible] کے متعلق قرآن کریم میں بیشمار آیات موجود ہیں یہاں ان سب کا احاطہ [illegible] حضرت علی [illegible] امام شافعی اور امام احمد [illegible] حضرت ابن عمر کی حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوال ختم [illegible] علیہ الصلوٰۃ
والسلام [illegible] اس وقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] البتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کتاب الایمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
الصحابہ ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] الصحابۃ [illegible]

[illegible]
[illegible] ۔

[illegible] ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔

قضا و قدر کے مسئلہ میں امام ماتریدی کے مسلک کی اہم توضیح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] من ارکان الاسلام

[illegible]

فصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

أَوْ زِنَتَهُ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ [illegible] وَقَلْبِي [illegible] عَنْ [illegible]
الرَّحِيمِ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا تُنْفِقُهُ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ... [illegible]

رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه [illegible]

۱۰۰ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ ۔ رواه الترمذي وقال غريب وفي سنده [illegible]

۱۰۱ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

رواه الترمذي وابن ماجه [illegible] المستدرك [illegible]

اور ... [illegible] ... اگر تو احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ اس کو قبول نہ کرے گا جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے [illegible] ... اور ... [illegible] ... جب تک کہ اس ... [illegible]

(احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۱۰۰ـ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے ... [illegible] ... کہ جو کچھ اس کو پہنچا ہے وہ اس سے چوکنے والا نہ تھا اور جو کچھ اس سے چوک گیا وہ اس کو پہنچنے والا نہ تھا ... [illegible] (ترمذی)

۱۰۱ـ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ چار باتوں کی تصدیق نہ کرے مومن نہیں ہو سکتا ... اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں ... مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور موت پر اور مرنے کے بعد اٹھنے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

[illegible] ... اس ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... ایمان ... [illegible]

[illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الإيمان حتى تعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول ما خلق الله تعالى القلم فقال له اكتب فقال رب وماذا أكتب قال اكتب مقادير كل شيء حتى تقوم الساعة يا بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات على غير هذا فليس مني [illegible]

التشديد في منكر القدر

(۱۰۸) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القدرية مجوس هذه الأمة إن مرضوا فلا تعودوهم وإن ماتوا فلا تشهدوهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

منکرین تقدیر کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

(۱۰۸) ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

... صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی امتی قوم یکذبون بالقدر ... رواہ ... قال ح
[illegible]

۵۴ عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلاث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء وحیف السلطان وتکذیب بالقدر رواہ احمد

۵۵ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوا اہل القدر ولا تفاتحوہم رواہ ابو داؤد ... والحاکم ...

۵۶ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی مجاب. الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک ...

... میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں اپنی امت میں ... [illegible]
... تقدیر کا جھٹلانا ... (احمد)

(۵۵) ... روایت ہے کہ ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... فرمایا ... [illegible]
... [illegible]

(۵۶) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

[illegible]

کتاب العدل

[illegible]

قضا و قدر کی بحث ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

من كتب العقائد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] أَشْقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ [illegible] لَا تَجْعَلْنِي [illegible]

رواہ البخاری۔

التحذیر عن التنازع في القدر

١٠٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَتَنَازَعُوا فِيهِ۔ رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب [illegible]

[illegible] غریب۔

ترجمہ: [illegible] کے متعلق [illegible] بحث [illegible]

[illegible] تقدیر [illegible] کے پیٹ [illegible]

[illegible]

قضا و قدر میں بحث و مباحثہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے

١٠٩ - ابو ہریرہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اس حال میں کہ ہم تقدیر کے مسئلہ میں بحث کر رہے تھے۔ اس پر آپ کو اتنا غصہ آیا کہ آپ کا چہرہ مبارک مارے غصے کے سرخ ہو گیا یوں معلوم ہوتا تھا گویا آپ کے رخساروں میں انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہیں پھر فرمایا کیا تم کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے یا میں اسی بات کے لیے تمہارے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگ [illegible] اس بات میں جھگڑنے لگے [illegible] میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اس بات میں بحث نہ کرو

(ترمذی) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

التکلم فی القدر

۳۰۴ ● عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تكلم في شيء من القدر سئل عنه يوم القيامة ومن لم يتكلم فيه لم يسئل عنه. رواه ابن ماجه [illegible]

[illegible]

۳۰۵ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر الكلام في القدر لشرار امتي في آخر الزمان. رواه الطبراني والحاكم

۳۰۶ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال امر هذه الامة

قضا و قدر میں گفتگو کرنا کسی خطرہ سے خالی نہیں ہے

(۳۰۴) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے تقدیر کے مسئلہ میں ادنیٰ سی بات بھی کہی قیامت میں اس سے باز پرس کی جائے گی اور جس نے کوئی گفتگو نہیں کی اس سے کوئی باز پرس بھی نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ)

(۳۰۵) ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ تقدیر کے بارے میں جھگڑے کی اجازت میری امت کے بدترین افراد کی قسمت میں لکھا جا چکا ہے یہ سب کے قریب ہوں گے۔ (طبرانی۔ حاکم)

(۳۰۶) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے معاملات

[illegible]

[illegible] مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا [illegible]

بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَهُوَ عَلَامَةُ سَعَادَةِ الْاِنْسَانِ

۵۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ لَهُ

(مشکوٰۃ ... ترمذی ...)

۶۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ

بہت بڑی جزا بہت بڑی مصیبت کے ساتھ ہے [illegible]

[illegible] ... مشکوٰۃ

قضاء و قدر کے فیصلہ پر رضامندی ضروری ہے اور یہ انسان کی بڑی سعادت کی علامت ہے

۵۔ سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] ... (ترمذی شریف)

۶۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

● وعن [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثم خلع نعليه [illegible] ثم انتهى حتى [illegible] فقال مثل ذلك [illegible]
[illegible] فقال مثل ذلك ثم انتعل [illegible] رأيت النبي صلى الله عليه
وسلم فعل ذلك . [illegible]

[illegible]

۱۱ - عن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بقدیر اللہ [illegible]

[illegible] الرحمن [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فرارا منه قال فحمد الله عمر ثم انصرف . متفق عليه

لا يسوغ لاحد الاحتجاج بالقدر

١٢ - عن علي بن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال ألا تصليان فقلت يا رسول الله أنفسنا بيد الله فإذا شاء أن يبعثنا بعثنا فانصرف حين قلت ذلك ولم يرجع إلي شيئا ثم سمعته وهو مول يضرب فخذه وهو يقول وكان الإنسان أكثر شيء جدلا . رواه البخاري والبيهقي في الأسماء والصفات .

میں نے آنحضرت [illegible] سے سنا ہے کہ جب کسی جگہ میں طاعون ہو جائے تو [illegible] وہاں مت جاؤ اور جہاں تم موجود ہو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو یہ سن کر حضرت عمر نے خدا تعالیٰ کی حمد کی اور مدینہ طیبہ واپس ہو گئے ۔ بخاری شریف مشکوٰۃ ۔

حکم خداوندی کے لیے تقدیر کا عذر تراشنا روا نہیں

١٣ - حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس شب میں تشریف لے گئے اور فرمایا تم لوگ تہجد نہیں پڑھتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہیں گے تو ہم کو اٹھا دیں گے یہ جواب سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہو گئے اور میری بات کا کوئی جواب نہ دیا جب آپ پشت پھیر کر تشریف لیے جا رہے تھے تو میں نے سنا کہ آپ ران پر دست مبارک مار رہے ہیں اور یہ آیت پڑھتے جاتے ہیں وکان الانسان اکثر شیء جدلا انسان بہت جھگڑالو واقع ہوا ہے ۔ (بخاری شریف)

١٢ - [illegible]

الاقرار الى الله عند المعصية [illegible]

[illegible] عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى [illegible]

[illegible]

معصیت میں تقدیر کا سہارا لینا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت

[illegible]

[illegible]

[illegible] بن احمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا تجربہ عن احاطۃ القدر

۱۹۳ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس. رواه مسلم ومالك [illegible]

۱۹۴ وعن [illegible] قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن الله [illegible] کل صانع [illegible]

[illegible]

قضاء و قدر کے معاملے سے کوئی شے باہر نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۲- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ۔ رواه احمد والترمذی

وابو داؤد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۲- [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی نرم اور کوئی سخت اور کوئی خبیث اور کوئی طیب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۲- [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحوادث کلها تحت خطرة القدر

[illegible]

کائنات کا ذرہ ذرہ تقدیر کے فولادی شکنجے میں کسا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] متفق عليه

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] متفق علیہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اتفاق [illegible]

[illegible] ایک شخص [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یقول إن اللہ عز وجل قبض قبضۃ بیمینہ وأخری بالید الأخری فقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا أبالي فلا أدري في أي القبضتين أنا. رواه أحمد [illegible]

[illegible]

۳۹ ● عن عبد الرحمن بن قتادة السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله خلق آدم ثم أخذ الخلق من ظهره فقال هؤلاء في الجنة ولا أبالي وهؤلاء في النار ولا أبالي فقال قائل يا رسول الله فعلى ماذا العمل قال على مواقع القدر. رواه أحمد [illegible]

[illegible]

۴۰ ● عن عبد الله بن عمرو قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يديه كتابان فقال أتدرون ما هذان الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے ... ایک مٹھی ... [illegible]

[illegible] جنت کے ... [illegible]

[illegible]

۳۹ ● عبدالرحمن بن قتادہ سلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اس کے بعد ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لیے ہیں اور مجھے پروا نہیں ... اور یہ دوزخ کے لیے ہیں ... ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر عمل کس لیے ... فرمایا تقدیر ... [illegible]

۴۰ ● عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ہاتھوں میں دو کتابیں ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۹ [illegible]

[illegible]

۴۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۹۳ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقلت يا نبي الله آمنا بك وبما جئت به فهل تخاف علينا قال نعم ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء ۔ رواه الترمذي وابن ماجه

۲۹۴ وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل القلب كريشة بارض فلاة يقلبها الرياح ظهرا لبطن ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۵ ◆ [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۶ ◆ عن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طلاق کے معنی [illegible]

[illegible] کی تصدیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۷ ◆ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۸ ◆ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۹ ◆ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابيه في كتاب [illegible] كتبها [illegible] عام

[illegible] رواه مسلم [illegible] في [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

من مالك قال يا رسول الله أرأيت [illegible] أشيء فرغ منه أو في شيء نستأنف [illegible] بل فيما جفت به الأقلام

أم في شيء نستأنف فيه العمل قال بل لشيء ثبتت فيه المقادير وجفت به الأقلام

[illegible] سراقة بن جعشم [illegible] سراقة بن مالك بن جعشم قال قلت يا رسول الله

العمل فيما جفت به الأقلام وجرت به المقادير أم في أمر مستقبل قال فيما جفت به الأقلام وجرت به

المقادير [illegible]

[illegible]

[illegible] سراقة بن مالك بن جعشم قال يا رسول الله [illegible]

[illegible]

العمل اليوم فيما جفت به الأقلام وجرت به المقادير أم فيما نستقبل

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

القرآن الکریم سے ابحاث کا شیخ الصدر

[illegible]

[illegible]

دنیا کے واقعات کے ساتھ ان کے نشانات کی قصار و ... کی بھی تعبیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... ۔ ۔ ۔ ۱۰۰ صفحہ

القدر تابع علی حسب ضوابط الاسباب

۵۰۲۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل کیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ لعمل صالح قبل الموت ۔ [illegible]

قال ہذا حدیث صحیح ۔

۵۰۳۔ عن [illegible] قال سمعت [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ ۱۵۰ ۔ [illegible]

[illegible]

۵۰۴۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰۶۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۹ — عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے احکام میں تضاد [illegible] کا عجیب اثر ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ويباعدكم من الجنة الا قد نهيتكم عنه وان الروح الامين نفث في روعي ان نفسا
لن تموت حتى تستكمل رزقها الا فاتقوا الله واجملوا في الطلب ولا يحملنكم
استبطاء الرزق ان تطلبوه بمعاصي الله فانه لا يدرك ما عند الله الا بطاعته۔ رواه في

شرح السنة والبيهقي في شعب الايمان۔

اور جہنم سے دور کرنے ... ان سب سے بھی روک چکا ہوں۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنا مقدر رزق پورا نہیں کر لیتا ہرگز نہیں مرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور رزق حاصل کرنے میں صاف ستھرے طریقے اختیار کرو ایسا نہ ہو کہ رزق کی دیر سے مجبور ہو کر خدا تعالیٰ کی نافرمانی پر اتر آؤ کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور جو چیز اس کے قبضہ میں ہے وہ صرف اس کی فرمانبرداری کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(شرح السنہ، شعب الایمان)

[illegible]

خلاصہ یہی نکلتا ہے۔

[illegible]

الانبیاء والرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام

فی صحۃ الاحادیث والآثار

حضرات انبیاء علیہم السلام کی متعدد پیشینگوئیاں آنحضرت اور خاتم الاولیاء کی نسبت

اس فصل کی ابتداء میں یہ مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے متعلق جو علامات کے متعلق قدیم انبیاء کے بیانات کا خلاصہ پیش کر دیا جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس مسئلہ پر ہمیشہ سے تاکید کی گئی ہے اور یہ بات مذہب کے اصولی مسائل میں سے ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف منسوب کر سکی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی حیثیت [illegible]

[illegible]

[illegible] کے علوم کے [illegible] اور اسلامی اصطلاحات [illegible]

[illegible] استعمال کا فریضہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے استعمال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس روشنی کی حقیقت کیا [illegible] ہو کہ علوم انبیاء یقینی [illegible] کی اصالت اس کی نصب و نسب [illegible] کہ سب کی ذات [illegible] اس کے ایک عین صفت [illegible] ان علوم [illegible] کی حکمت [illegible] کی خلوت میں [illegible] صفات کے مورد عطائی کی تحصیل میں [illegible] ایک آیت میں [illegible] آیا کہ

هو الذي بعث في الأميين رسولا	وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا
منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم	انہی میں سے جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور ان کو پاک کرتا ہے
ويعلمهم الكتاب والحكمة وإن كانوا	اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے [illegible]
من قبل لفي ضلال مبين	[illegible] صریح گمراہی میں تھے۔

اب [illegible] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد مستقل تصنیفیں بھی نظر آتی ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اسی روایت سے مسائل کا پتہ لگانا
ہو تو معاملات کے متعلق بیسوں بلکہ سیکڑوں روایات موجود ہیں۔ اس میں صرف مختلف عنوانات کا باب جس بلکہ
نماز روزہ اور زکوٰۃ، بیع و شرا، نکاح و طلاق، وصیت و میراث، جزیہ و خراج، معاملات، حقوق و فرائض کی کتابیں
ہیں کہ ان میں ایک ایک مسئلہ کی پوری بحث کے ساتھ موجود ہیں۔ اس میں تہذیب اور اخلاق و تمدن کے عام
مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان سب سے زیادہ اہم ان لوگوں کے متعلق جو علم ہوا وہ مسائل
ہیں۔ ایک مرتبہ مختلف موضوعات میں ہر ایک کتاب کو الگ کر کے دیکھیں، تو ہر ایک کتاب کو حق کرکے بتائیں
ہونے کو کیا، اس میں اس کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کے متعلق کتنی
معلومات کا ذخیرہ موجود ہے کہ کتنی مختلف صورتیں ہیں جن پر غور کیا جاسکتا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہوجاتے۔

[illegible] صورت [illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] انسان [illegible] کی صورت [illegible] ایک شے [illegible]

[illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] صورت [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] انسان [illegible] صورت [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] انسان [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] انسان [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] انسان [illegible] صورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] صورت [illegible] حقیقت [illegible]

اس کی تفصیل ہم نے پہلے بیان کی ہے۔

معاشی، معاشرتی، تمدنی انتظامات ملک کی معروف و مقبول ضوابط، رعایا کی تعلیم و تربیت کے پیمانہ مقرر کرنا، ان کی استعداد و قابلیت، ... [illegible] ... حسن انتظام، جمہوری، جمہوری اور عام خلق کی رائے ... [illegible] ... کے ساتھ ان کے قوانین و دساتیر کی ... [illegible] ... اور تعلیم ... [illegible] ... کی اصل صورت ... [illegible] ... حکومت سے ... [illegible] ... وغیرہ

پس اگر ایک انسان ... [illegible] ... ملوکیت کے ... [illegible] ... کو ایک ... [illegible] ... سلاطین ... [illegible] ... دنیا ... [illegible] ... بادشاہ ... [illegible] ... ملوکیت ... [illegible] ... کی حکومت ... [illegible] ... خلق کی ... [illegible] ... کے بجائے ... [illegible] ... ملوکیت ... [illegible] ... حکومت ... [illegible] ... کی بجائے ... [illegible] ... شمار کرتے ہیں۔

ملوکیت نبوت کی صورت حقیقت: اب اس سے آپ انبیاء علیہم السلام ... [illegible] ... کی روشنی میں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ... [illegible] ... ملوکیت کی صحیح صورت ... [illegible] ... علم، اخلاق ... [illegible] ... تعلیم و تربیت ... [illegible] ... صفات ... [illegible] ... صفات کے ... [illegible] ... کی ... [illegible] ... جمہوری کی ملوکیت ... [illegible] ... بادشاہی ... [illegible] ... بادشاہی کی صورت ... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔

[illegible]

> [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

صحت یابی [illegible] عالم غیب کے ساتھ
[illegible]
[illegible] عالم غیب سے
[illegible] عالم غیب [illegible] بیداری کی حالت
[illegible] حیثیت حاصل ہوتی ہے [illegible] عالم غیب
[illegible] تو اس کی بات
[illegible] ایک مجموعہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ان کی حرکت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

نہ پاتے تک کہ اس عصر کی صورت حال نظمی ہو جس میں مسئلہ پہنچ کر ولایت اور نیابت کی بحث ہی جیسے عجیب
پہنچنا تھا لیکن حرکت کا خاتمہ ہو جاتا ہے ہوگئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ائمہ اور ان کی تعلیمات و ارشادات
اس کا یہ مقصد ہے۔ اس کی ہر دو جماعت اشتراکی تمام تر اس کا ہو۔ اس کے بعد تو آج کا اعلان ہی کیا ہے کہ۔
اس مطلب و یک رخی کی بنیاد ہی اور اسے ہو۔ مگر حسب و انتساب اور خلافت و امامت اسلامیہ
میں جو ہو سب نے ملک تی کا اعلان کی ہے۔ اس نے دو گئی وراثت کا نام حاکم اور ملک کو بنا کے

ولایت کی حقیقت ختم ہے

قسم کی ہے کہ جس کی جانب سے ایک منصوص امام منتخب ہوتا ہیں۔ اس کے مقابلے میں
ولایت پر اکرام ہو جاتا ہے کہ وہ معطلی کی حیثیت ہو کر یا کر بھی، جس کا میں ہو یہ دو جانب سے ہے
تاریخ میں حضرت امام اعظم اسید کے عمل پر بنیاد میں حضرت مقداد جس سے جعفر صادق کی ولایت کی تلاش کی
شان و شوکت کا تذکرہ قرآن کا سامان ہے۔ موجود ہو کر اس کی حیثیت میں مذموم ہر خلاف ہے، پھر بھی
ثابت نہیں ہوتی۔ اس کا اقتدار اور حکومت کے سپرد ہی اس امر کا عمل سے کہ اس کی ہر ایک ماب کی
حیثیت صرف ایک جہنمی ہے اور اسے بھی آئی ہیں کہ جیسا کہ جم اسلم ہوتا تھا
جیسا کہ امام حسین کی تحریر۔

ماری اصول ان میں بھی وراثت کا لوک عیسیٰ ہر کس۔ اس سے دوسری بدو طرف اس کا میدان میں کیا گئی
کی بات حکومت کی بحث اس میں کہا جاتا مستقل حیثیت اور کسی فتنہ کے دیا معقول بات کس ہو کر
اس انقلاب کے ساتھ ہی ہر جماعت تو اور کسی کی حیثیت اسلام تمدنی وہ صورت ہے کچھ بنی ہو کر اسلامیہ
اسلام کی داستان میں اعزاز ملتی ہو۔ وہ صرف ان کی نظام ہم کو معروف سمجھا ہو۔ اس سے صرف یہ حرکت کا وقت
اس اصول سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن کی کوئی حیثیت ہے اور وہ جو عام طور پر اس کی صورت ہے کہ یہ ہو
اسلام کوئی مستقل مملکت ہو کر اس کو اسلام کے ساتھ لاحق کیا جائے جو ہر ایک کو تتر
مدنی ہو اور اصلاح معاشرت ہو کہ وہ صدیق سے اس کا سلسلہ ہی ہو۔ اور بھی دنیا کا انتظام بھی اسی کا حق ہے
معاملات کی تنظیم وہ ہو کر اس کو حکومت کہا جاتا ہے کہ اسلام یہ حکومت کو دیکھ لینا چاہئے۔ دوسرے الفاظ میں
مسجد اور دنیا کی ایک اعلیٰ حکومت کی ادا کیے ہوئے ہیں۔ قوم و حکومت کی مالک جو اس کی بہت سی
ان کے بعد بھی اس کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ جو ریاست اور شاہی اہمیت کی نظر سے خلافت کے ہو
اسلامی حکومت کی ایک بڑی حیثیت کی حقیقت یہ ہے کہ اہل بیت کا نام اہل بیت عصمت ہیں اور خاندانی حکومت کے خلاف ہوئے
اس میں بھی جو گروہ اس میں حصہ لیتے ہیں کہ ان کی حیثیت ہے، جس میں خلافت و حکومت کا نام لیا جاتا
کی حیثیت سے یہ ہے کہ حضرت سید علی کی ذات ہی پر حضرت امام حسین نے ان کے واپس ان کی حالت کو جانا

کے ساتھ مخصوص تھیں اور یہی لوازمات نبوت ہیں جو ختم کر دیئے گئے ہیں اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ سلسلہ
نبوت آپ پر ختم ہو گیا ہے اور یہی بات اس کی حقیقت سے بھی ثابت ہے جو چیز اپنی غایت کو پہنچ جائے۔ اب صرف مبشرات
باقی رہ گئی ہیں۔ منافی ہونا لازم ہے کیونکہ آپ کی وفات کے بعد بھی دین کے معلوم کرنے کے لئے کوئی ذریعہ
ہونا چاہیے جس کی حیثیت بیان کی گئی ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے ساتھ ہی ختم ہو جانا بہت ضروری تھا اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے بعد آپ ہی کے قائم کردہ
سلسلہ سے آپ کی وفات کے بعد یہ نظام قائم رہا اور حق و باطل میں امتیاز کا ذریعہ بنا رہا جو اب تک
باقی ہے اور اس کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے ان کی حیثیت خلافت کی
حالات سے مختلف ہے۔ اس لئے حضور کے بعد امت کے لئے یہی شریعت ہدایت کے لئے کافی ہے
اور آپ ہی پر سلسلہ ختم ہو گیا تھا جو ختم نبوت سے منسوب ہے اور اسی کا
اتارا جانا لازم تھا۔

مسئلہ ختم نبوت اور خلافت | اور اسی سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ خلافت حکومت انبیاء علیہم السلام کے بعد کی حکومت ہے | اور یہی وجہ ہے کہ جس طرح حکومت خلافت کی حکایت ہے
سو جس طرح نبی کی حکومت انبیاء کی قائم مقام ہے اسی طرح خلافت بھی حکومت نبوت کی قائم مقام
حکومت کا نام ہے جو منصب نبوت کے بعد قائم کی جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت عمر نے فرمایا کہ جب
نبی نہ ہو تو خلافت نبوت کی قائم مقام ہوتی ہے اور اسی کا نام خلافت ہے۔

لا ینبغی لاحد من بعدی ... اور یہ بات ان احادیث سے بھی ثابت ہے جن کا ذکر ہو چکا
(صحیح البخاری ...) ... جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

انبیاء کی حیثیت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا یہ طریقہ رہا کہ جو شخص بھی ان کے بعد آئے وہ ان کی
راہ کی طرح کے سوا کسی دوسرے طریقہ پر نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب مصر کی حکومت ملی تو
انہوں نے سب ان کے والد کے طریقہ پر ہی رہ کر حکومت کی اور ان کی حکومت ان کے لئے باعث برکت ہوئی تھی۔

(... ص ۲۰۹)

اس بنا پر ضرورت ہوئی کہ ان احادیث پر جو ختم نبوت سے متعلق ہیں غور کیا جائے۔ انبیاء کی اس سنت
میں ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا
ہی وہ مسئلہ ہے جس سے تمام حکومت اسلامی کا تعلق ہے جو ختم نبوت کے بعد قائم ہوئی اور جس کو خلافت کہا
جاتا ہے اور یہ وہ نظام ہے جس کی تفصیل سب سے پہلے حضرت ابوبکر کی خلافت میں سامنے آئی۔

[illegible]

[illegible] آدم علیہ السلام کی خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نا جائز ہیں تو رضاعت ہی کے ساتھ ہو وہ کو نہ وجود معروضہ میں ہو تا تو کسی انبیاء علیہم السلام کی شریعت میں اس
کی رضاعت کی کیا ہم جنسے کی حرمت قبول نہ کی گئی کی وجہ ہو جاتے ہیں ہو سکتی ہے۔ تو یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ اس معاملہ فاتریقے عام اور حقوق رضاعت بنا پڑتا ہے اس لیے اسلام عورتوں کی رضاعت ہی کے
باوجود معنوی خیانت میں اکثر گھر کا ایک طرف کے مطلب کہ مدینہ ہو جائے تو دوسرے طبقہ کے
لیے نتیجہ نقصان کا موجب ہوتا ہے اور جب علیحدہ ہو کر رہ میں ہو کر نہ کریں تو ان کے تیسری کی ایک
مدت بھی ایسی نہیں ہے اصولی طور پر مطابق اولاد کی کسی مستقل ہدایات کو خطرہ نہیں پہنچتا اس میں ان کی
مطلوبہ مصلحتیں بھی اس طرح کی رضاعت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اسی طرح زنا کا مسئلہ ہے یہ بھی ان کے نزدیک رضاعت کی حقیقت میں بھی ان کے
نزدیک یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ یہ انسان خدا تعالیٰ کی زمین پر جینے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا ہے اگر
شرعی غیرت کے معیار پر اسلام کے متعلق یہ تہمت کا جینے کا حق ہے کیا یہ تہمت لگانے والے کی کوئی
قابل ہو سکتی نہیں رہی کیونکہ معاملہ صرف ان دو افراد کا ہی معاملہ نہیں ہوتا بلکہ عام احوال ہوتا تمام نسل
تک بھی اس کے نتیجے خراب متعدی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس عمل کا کسی میدان میں کھلے عام
بھی مرتکب ہو تو اس میدان کی مال روک ہے چونکہ اس کی نشو و نما میں کوئی خصوصیت ہوتی ہے اسی لیے اس
کے لیے سخت سزا کی بے حد ضرورت ہے۔۔۔ شریعت اسی لیے زیادہ سختی ہے کہ اس میں بیان کردہ حرکت سے حقوق انسانیت کو
بھی صدمہ لگتا ہے اور نظام عالم بھی درہم برہم ہو جاتا ہے

مثلاً دیکھئے کیسے ہی کسی نے کا اصول ملت کی معرفت کا کام حاصل کیا ہو۔ انبیاء علیہم السلام
کی شہادت بھی اس قدر نے حقیقت میں مطلق ہو سکتی ہیں ایسا ہی ایک مسئلہ عورتوں کا ہے جو ان کی
صنعت و حرفہ ہے۔ دیکھئے کہ تمام دنیا میں سب سے پہلے اصول جو عبادت کے متعلق ہوگا وہ یہی ہو
کہ ان کی کتب وہی اصول ہیں۔ یہ کہنا کہ حج ملی اور حج صرف ہے۔ گویا یہ دنیا میں اس اصول
کی جلد ہی صرف سال جو عقل کے سامنے ہو سب اور انبیاء علیہم السلام کے حکم میں اس پر پیغام آ رہا ہے
کہ وہ ہی اصل عقل کے سامنے کی بات کی ہو جس سے اس پر عمل کرنے سے آئندہ سوسائٹی میں
کی بات ہے مثلاً یہ کہ ہر مسلمان ملت سے اصول کیا گیا ہے یا اصولی شریعت سے علاوہ ہی دنیا میں اس کا صرف
ان سے جو احکام ختم ہو گئی اس امن پر بیچ حضرت مریم کی تاثیر سے نسب آدم ہے۔ ہیں اس کا مطلب یہ ہو کہ
ان کے آئندہ عمل سے معاملہ جو کہ سوسائٹی اور جیسی بات کا ہوا کو دکھایا ہے جس میں کسی انسان کو ملی تعلیم
کیا کیا کسی طرح کے لیے صرف تو سمجھ لو۔ ہم بچوں کی شریعت میں صحیح قرآن کی بنیاد نہیں جتایا گیا۔ اسی قسم

کے ذریعہ سماع کی روایت سے طریقت [illegible] کہ اگر کوئی چیز ہے تو صوفیہ کے علوم و معارف کی
[illegible] روایت سے حق بھی جو قرآن کا حق ہے [illegible] کے ساتھ [illegible]
مسائل تصوف کے حوالے دیے گئے ہیں [illegible] ضرورت [illegible] بیان [illegible]
[illegible]
[illegible] کے ہیں [illegible] وغیرہ۔

علوم تصوف کی دوسری خصوصیت جامعیت کی تعلیم [illegible]	[illegible] علوم کی دوسری امتیازی خصوصیت [illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]۔

علوم تصوف کی تیسری خصوصیت قطعیت ہے	انبیاء علیہم السلام کے علوم کی تیسری امتیازی خصوصیت قطعیت ہے [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

شخص سکتہ ریکہ بہ اشتیکی ست میں داخل ہوا آپ چہرہ مبارک کو اجازت کے بغیر کسی دوسرے کے سامنے کب ہونا نہیں رہتا جب عالم آخرت کے لیے ان کی صحبت ہوتی ہیں۔ رنگا سید ہو چہرہ حضرت علی اللہ علیہ وآلہ کی حق میں اس کی نوبت کیا ہوگی اس واقعات آپ بخود ہو لیں ہی وجہی کا صدق و حالت کی صفت تکبیر آپ کی نماز میں بہت سے تعجب کی موجودگی اور مستعلیاں لگتے ہیں کہ کیا مجھے بیٹھ جائے کا آنکھ سے گریہ نسبت دعا گھر کا عیب نقل کرتے ہیں جو زہری کے سامنے آپ کے شخص ممنوع کیں۔ بعض امام رہتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انداز میں ہی سب کی محنت نا تمام ہوا شت عیب ہو جاتا ہے سوچے کہ ایسے حال میں پھر وہ بات کی گئی۔ مسکن جاہ دروازوں سے مستقل ہوں اس کی حالت موت آپ ہی کی ذات گرامی کے پاس حضور کی اور انداز سی طرح کی طرح میں دیکھ لیا جائے ہیں اسلام کی نیتیں بہت ہی شاہی ہیں معلوم ہوئی کہ چونکہ آپ کی صفات کا اس کی اگر فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہیں! مہر رسالت چہرہ روشن ہو گیا کر دیا زہیر ان کا مرتب ہی ایک مجموعہ تھا کہ آپ شرمائی گئے ہیں۔ معلوم ہوا بات یہی تھی کہ شبیہ کے پیچھے ہے آپ کی صفات کے موتی تھے اور پڑھتے رہتے ہیں کہ پیغام رسالت ہی تھا کہ تھے روشنی پر کیسے ڈالے جا بجا ان کے لیے گئے کر یہ صفات کو احمد اساری پیاری کی ہی گئی ہیں ان کی وضعیت کیسے منظر آتی ہے۔

مادری زبان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صد ارادہ جب تک شیخی تھا اسے ہر وقت سا مرتبہ سے جلوہ ریز ہی دیہاں سے کہاں سے معلوم ہونے کے لیے تو شفتہ ہو گئے کہ آپ تجلی نور ہیں اس کا شب کر دیا تو ہم سے کے لیے آپ چہرہ امور کی اس تفسیر ہر طاقت کو دیکھ کر دیا تھا ان سے کے بیٹے تیرا مجسم سلام کی ظاہری صفات وضع کرتی ہے جو آپ نے ہیں کہ ان کی حقیقت اور ان کے مرتبہ کا اندازہ بنی سمیں کا شکل نہ منظور ہو اور ایک جاسکتی ہیں ہے

گر مصور صورت آں دلربا خواہد کشید ۔۔۔ لیک حیرانم کہ نازش را چساں خواہد کشید

اسی لیے جب ایک بار حضرت عائشہؓ سے آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا جو کہ خدا دیکھے تھے تو انہوں نے جواب میں وہ صورت ایک بات کہہ کر ختم کر دی کہ کان خلقہ القرآن۔ آپ کا خلق عظیم تھا اس نے قرآن دیکھا ہو اس نے آپ کو دیکھ لیا، آپ کے خلق حسنہ کی ایک جھلک تھیں مگر ان کے سامنے خلق محمدی کی حقیقت ہے، دعوت ہی تھی۔ دیکھئے ہم ہیں اس کی تفصیل کہاں جیسے ہیں سے بھی ہر قدم ہے۔ عام ہوں کے لیے اتنا کافی ہے صرف اور دل میں ایک ان کو رنگا سکیں ہیں۔ جہاں تک آپ کی اس ترتیب صحبت پانے والوں کا ہے یا صحابت، یا امت سے طریقہ سیکھا جس کو اس کا لفظ ہے اس کے ساتھ آپ کے عادات میں کی اولاد کے لیے معنی کہ کچھ اور نہ بھی آیا کہ عرفانی کی عرکات خلقہ القرآن

[illegible]
[illegible] کی اصل صورت [illegible]
[illegible] حکمت [illegible]
[illegible] شکل [illegible]
[illegible] سلطنت کی [illegible]
[illegible] علیہم السلام [illegible] حیثیت [illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام جب کسی زمانہ میں تشریف لاتے ہیں تو [illegible] ساتھ لاتے ہیں

[illegible]

[illegible] نہیں ہو سکتا آپ کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

اذ قال ربک للملائکۃ [illegible] — [illegible] فرشتوں سے [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی جو رضامندی ہو اسے رجسٹر کرتا اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا علم باطنی پر بھی وہ دل ہی دل میں خوش ہوتا
دیکھی جو صبح بھی قرآن کریم پڑھ رہا تھا تو اس اعلام وحی کے درمیان ایک شخص نے اس کا اعلام ہو کہ محض غیبی
ہے اور ایک آنکھ سے [illegible] کی وجہ سے تھی اور اس کا اثر رہا، تب دیکھی کہ جنوں کے کلام سے شیخ
بیٹھے تھے۔ قرآن کریم نے ان تمام صفات کو ان کی وجہ سے قرار دیا ہے کہ دوران مجاہدہ کی جن جن مشاہدات
سے آپ گزر جاتے ہیں۔

سب سے پہلی چیز کی دلیل یہ ہے جو تاریخ سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ ہر شخص کے حالات کے مطابق،
اس کی عادت و عزت [illegible] کی دلیل اس سے حاصل ہوتی ہے اور اس کی صداقت اس کی زندگی سے ثابت
ہو جس کی نظر میں بھی کوئی عیب نہ نکلے کہ کوئی شخص بھی اس کی صفات و خصوصیات پر انگلی نہ رکھ سکے
اور جن لوگوں نے ایک بار تجربہ کیا ہو کہ وہ وقت میں دائم [illegible] ہو کہ سچ ہی ہو اور
کے بعد صادق اس کی حیثیت میں شک نہ رہے جو ہی ہو کہ [illegible] اور مقبول ہو
[illegible] با انسان ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جو لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کرے
اور دیانت میں ہر شخص کی اعتراف کرے اور جس صداقت کی حالت یہ ہو کہ ان پر ایمان رکھتا ہو
نہیں رکھتے جن کے دلوں میں عداوت [illegible] اور کسی جھوٹ بات میں ہو یہ تصدیق [illegible]
[illegible] کی ذات اس بات سے ہے کہ اس کی دیانت و امانت کا ایک بڑا دشمن بھی [illegible]
[illegible] [illegible]
غلط ہے۔ [illegible]

اس لیے جس نے بھی [illegible] کی اس کے اخلاق [illegible] ہو کہ [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

انا النبی لا کذب — انا ابن عبد المطلب

میں پیغمبر ہوں یہ جھوٹ نہیں — میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک حد تک اس کے خلاف [illegible] نہیں ہے

(ز) بیہودہ گوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دلائل اور معنی ولا تستکثر۔ یعنی ذلک یعنی حق جل سے منع کرنے کی وجہ بھی یہ کلام
حاکی کی جس سے اب تک رہا ہو بڑے بڑے شعرا حیران رہ گئے۔ شاعری وہ ہنر ہے جو حق سے بعض
آپ علیہ السلام سے منزہ ہیں کیونکہ قرآن اور شعر میں تمیز ظاہر ہو سکے اس لئے کلام
کو شاعری سے قرآن کو الگ رکھنا ضروری ہوا کیونکہ سیاق میں بھی ہوتا ہے

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ	بے شک یہ ایک بزرگ فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے
شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ	یہ کسی شاعر کا کلام نہیں تم بہت کم ایمان لاتے ہو
كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ	اور نہ کسی کاہن کا کلام ہے تم بہت کم سمجھتے ہو یہ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الحاقہ)	رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے

اور جب آپ کی صداقت اور آپ کے بزرگ ہستی ہونے کو کفار کی جماعت نے جان لیا تو بعض نے آپ کو شاعر کہا کیونکہ ان کے زعم میں شاعر بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ شاعر بھی کچھ ایسے ہی سچے ہوں گے اور شاعری کا ان کے نزدیک بڑا مرتبہ تھا تو خدا تعالیٰ نے ان کے اس زعم کو رد کیا اور ارشاد فرمایا شاعری سے بری ہیں۔ ارشاد ہے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (یٰسٓ)	ہم نے آپ کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ آپ کے شایان شان ہے
وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ	شاعروں کی بات تو گمراہ لوگ مانتے ہیں
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ	کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں
وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ (الشعراء)	اور کہتے ہیں وہ باتیں جو کرتے نہیں

کہ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا شاعری بری چیز ہے۔ جواب یہ ہے کہ ایک بات یہ ہے کہ اسلام بھی شاعری کا مخالف نہیں ہے کہ اسے خوبی کی اس کو تعلیم نہیں دی ہے اور یہ بھی ہو سکتے ہیں وہ بات شاعری کی تحسین میں ہے اور اس کو ہمیں وقت دیں کہ اس کا کمال جیسا کہ ہیں اور بیان تو کس اور کتنے مضمون سے ہیں جیسا کہ معرف بہت شاعری سے کہیں بلند ہے اور سے اور کو دیکھو تو ان کے کہنے والے وہ لوگ ہیں جو ادب اور حقیقت و ترتیب سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ معلوم ہوا کہ شاعری جھوٹ ہے۔ اور اسی حقیقت کو قرآن کے نزول کے وقت سے پہلے ہی ان کے سامنے رکھ دیا گیا ہے یہی وہ بات ہے کہ شعرا کی جو ہوس ہے اور ان کے کلام میں صرف وقت ضائع کرنا ہے۔ وہ باتیں اس سے کہ انکار کرتے ہیں ان کے کلام کی رکھ کر دیکھو۔ خیال بس ایک دماغ سے کچھ نہیں ہے۔ آخر میں حال یہ کہ شاعری کا نام رکھ کر

جنت مودت ۔ قرب حجاب و وہ اس سے بھی کہ ذات و صفات کا ادراک اور نہ حقیقت کا ، سب دعویٰ

ہی ہو کر رہ جاتا ۔ ان کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ حقیقت معلوم نہیں ہوتا بلکہ ایسا لگتا ہے یہاں وحدت و منصب کی

ہے ، مجذوبی حالت میں بھی کوئی صورت نہیں بچی حتیٰ کہ ان کے کلام میں تشبیہ کا بھی اس سے

نہیں کرتا ۔ اُن کی تشبیہات میں بھی ایک حقیقت اور اسی حقیقت میں معرفت ہوتی ہے کہ یہی وجہ ہے کہ

ان کے کلام میں تشبیہ و تمثیلات و اصطلاحات کے مطابق کوئی حد نہیں ملتی ۔ اس کے علاوہ وجہ یہ ہے کہ

وہ خود کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا مرتبہ ظاہر نظر آتا ہے وہ کیفیت ۔ ان کے کلام میں

کی جا رہی ہے جیسے کسی پیدا ہونے والی وہ اس کے ساتھ ہی حقیقت کا اصل ہے ۔ جن کی تفسیر

دیکھ کر ان کے پیچھے نظر آتی کہ اس کو ترک کر دیں یا تا ویل کر دیں مگر آپ کا اسلوب مستقل بیان کیا ہے

اور آپ کی معرفت کو دیکھ کر ایسی شاعری کی ایک صنف کی ہے ۔ جو آپ کے کلام میں بھی ملتی ہیں جن میں

حب اولیا علیہم السلام کے مقابل بھی وہ اس کے دوستوں اور محبوں کے حق میں ہے اور کسی شاعر

نے اس کا ذکر ہے ۔ اور ان کی اصل فطرت کی حقیقت سے عشق و محبت ہے اور اسی طرح آپ کا کلام بھی شعر

کی ایک خصوصیت ہے اور اسی انداز سے وہ حیران کر دیتا ہے کہ کتنا باعتماد ہے ۔

قرآن کریم کی آیات کی اصطلاحات	اور اس کے بعد آپ کے معارف میں قرآن و احادیث کی خصوصیات پیش کی
کی اصطلاح اصلاحی صنعت ہے	گئی ہیں اور ساتھ ہی صوفیانہ اصطلاحات میں بھی تصرف کرنے کی کوشش کی گئی ہے

اس ۔ وہ نظر بندی کی سی کیفیت پیدا ہو اس سے زیادہ موثر بنا کر پیش کرنے کی مشکل ہی ہے معنوی طور پر ہی اسلام

کی تمام دینی حدود اور حقائق کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور جو نیا انداز اختیار کیا اس سے انہیں اسلامی روح کو

پیش کرنا ہے ۔ مثلاً :

مطلع الفجر المحمدی فی حقیقۃ الی ۔ جس کا مطلب ہے کہ ذات احمدی اور نور کی آنکھیں ہیں

مشتمل بر ذکر فیضِ الٰہی ۔ اس کی تفسیر اور اس کے معنی یہ ہیں

اس میں یہ صوفی ، ذکر اور تصوف کا ایک بہت مشکل مسئلہ ہے جس کا سب سے عظیم ترین مقصد ہم پر ظاہر ہوتا ہے جو

حقیقت کی اور زوال پذیر نہیں ہے ان کے بارے میں ایسی کوئی تفسیر نہیں ملتی ۔ ان کے علاوہ کوئی بھی تصور اس میں

ہمیشہ ان کا مقصد یہی ہے سب سے زیادہ مطلب کیا ہے ۔ اور وہ اس طرح کی ان کے کلام میں ایسی مثالیں

کے ساتھ ان کا ہے جو اسلام کا اصل مقصد ہو گیا ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور جو ہے

ساتھ ہی ان کے معنی آخرت کا کوئی کلام نہیں ہوتا ۔

[illegible]

[illegible] آخرت میں [illegible]

[illegible] آخرت کے [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible]

[illegible] بیان کیا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہ ہو سکتی! آپ نے دیکھا کہ یہاں [illegible] کس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سب ہی کچھ آتا ہے۔

یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چالیس سال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]
[illegible]

[illegible]

آپ کی صفات [illegible] | یہ بات بھی دیکھنی چاہیے [illegible]

[illegible]

پس اگر ان [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] آپ کے [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام کے [illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

[illegible]

عدل و انصاف اور حق کے خلاف وضع ہی سب بتا رہے ہیں سونے میں یہ سب آسانی کے ساتھ پیدا کر کے
یا ست ان اوصاف اور برکات میں بلا اتحاد سے لگے ہوا ہیں۔ پھر یہ بات ہے کہ کیا ہر شخص کے وصال
ملنے پر ہے دور ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہی کے لیے وصال صوری رشتہ ہوتا ہے

لَقَدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْهِمْ مُبَشِّرًا — اور اللہ نے رسول بھیجا بشارت دینے والا اور ڈرانے والا
قُلْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ — سو تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے
يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ — جو ان کو آیات سناتا ہے اور پاک کرتا ہے
فَإِذَا جَاءَهُمْ مِّنْ أَمْرٍ — شک ہو کس سے اس کی وہ ہو

بعثت اولیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زمانہ کے لیے آپ کے آنے کی علامت اور
ان میں ظہور یہاں انقطاع الٰہی ارادت کا ذکر کیا گیا ہے جو عرب کی قوموں کے مقابل منشا دیکھا ہے
قبل کس طرح اللہ اس شخص سے اور آپ کے سبب سے وہ ہدایت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو
بعد بعثت کے بعد تھا اور آپ کے بعد تمام مسلمان چلتے تھا اس کے سامنے ایک ہر شخص کی منشا سے عمل کی
مستعد ہوئی تھی وہ تھا۔ ان کے باطن کے تمام احوال سے آپ کی ہدایت اس کے بعد جو شخص آیا ہے کے ایک
ایک دن میں کس طرح چلتی تھی ہر ایک میں امت کی بنا ہے اور ان اللہ کی جس کا کہا
ہو چکا ہے سب اور جس میں یہاں صورتوں کی جس کا قائل ہوا اس کو آپ کی رسالت میں داخل
ہوگا۔

بعثت گزشتہ قوموں کے معاملات کی تکذیب جو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت
کا اثبات ہے وہ مسئلہ ہے۔

كَانَتْ عَلَيْهِمْ أَنْ تَنْتَظِرَ آيَاتِهِ — اللہ کی سنت ہے کہ جو لوگ ان سے منکر ہوئے
فَمِنْهُمْ مَنْ يَّسْتَكْبِرُ — بعض ان میں سے تکبر کرنے والے ہیں
وَقَضَى بَيْنَهُمْ أَحْسَنَ بَيْنَهُمْ بِالْأَرْضِ — ان کا انجام یہ ہوا کہ زمین میں ہلاک ہوئے
فَكَذَّبُوْهُ فَأَنْجَيْنَاهُ بِمَا كَانُوْا — پس انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے نجات دی
وَأَلَّا يَسْتَعْجِلُوْنَ بِمَا فِيْهِ — اور کس بات میں جلدی کرتے ہیں
حَتّٰى الْقَرْيَةُ الَّتِيْ أَهْلَكْنَاهَا — یہاں تک کہ بستیاں ہلاک ہوئیں
ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا — پھر ہم نے پے در پے رسول بھیجے

صحیح کہ یہاں تکذیب کرنے سے جو معاملہ ہوا وہ بیان فرمایا ہے، یہی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

اور ان کا قتل عین سعادت ہے۔

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ	ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے
وَحَسِبُوْا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا	اور سمجھے کہ کچھ فتنہ نہ ہوگا سو اندھے اور بہرے ہو گئے
ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا	پھر اللہ نے ان پر توجہ کی پھر اندھے اور بہرے ہو گئے
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ	ان میں سے بہت سے اور اللہ دیکھتا ہے
بِمَا يَعْمَلُوْنَ (۷۱)	جو وہ کرتے ہیں

غرض ان حقائق کے واقف ہونے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول جن کی تعلیم ان کے بعد بھی باقی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کی صحبت میں شامل ہو کر جب ان سے صرف ایمان ہی طلب کیا جاتا تھا اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے نہیں جھکتے تھے اور وہ تاریخ سے واقف تھے ان کے سامنے حالات بہت اور بہت سی بشارات بیان کی جا چکی تھیں کہ آپ اسی کے مطابق ہیں کہ آپ کی بعثت کی طرف جس آنے والے کے انتظار میں تھے اسی کے مطابق آپ آئے۔

ضرورت نبوت و رسالت

گزشتہ ابواب میں ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلا مضمون ہو گزرا ہے اور اس کے بعد اسی کی ضرورت ہے جس کو فطرت نے بتلایا ہے۔ یہ اعتقاد جیسا کہ دوسرے مذاہب میں ہے اسلام میں بھی انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ہے اور مشرکین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے اور اسی طرح انسان کی فطرت کے تقاضے سے ہی اس کی ضرورت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی آمد پر اعتراض کرنے والے اس کے قائل نہیں ہیں کہ بحث یہ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لیے کسی ہادی کی ضرورت ہے اور ہادی کی ضرورت کو تسلیم کر لینے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ضرورت کس قسم کی ہے۔

امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت حاکمیت اور ملکیت کا یہ تقاضا ہے کہ جس طرح دنیا میں بادشاہ اپنے ملک کا قانون نافذ کرنے کے لیے اپنے پیغامبر اور رسول مقرر کرتے ہیں اور ان کے واسطے سے احکام پہنچاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق تک اپنے احکام پہنچانے کے لیے رسول بھیجتا ہے۔

کیونکہ اس پر عمل کرنے والوں کو انعام اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو سزا [illegible] اس کے علاوہ اطلاع
تعالیٰ اور حاکم ہونے کی وجہ سے اس کے حکم [illegible] اس کو [illegible] حاصل تھا لیکن اس کی رحمت
[illegible] کہ عذاب [illegible] کے بعد [illegible]
[illegible] کے سوا [illegible] ارشاد ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا — اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آیا [illegible]
يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ — [illegible] پاس آئے جو صاف صاف احکام [illegible]
أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا — [illegible] کہ تم [illegible]
نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ — کہ ہمارے پاس [illegible] خوشخبری دینے والا اور
(سورۃ مائدہ) — ڈرانے والا [illegible] خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا [illegible]

دوسری جگہ ارشاد ہے

مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ — جو کوئی راہ پر آیا [illegible]
وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا — [illegible]
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَمَا كُنَّا — [illegible]
مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا — ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کہ نہ بھیج لیں کوئی رسول
(سورۃ بنی اسرائیل)

اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کی معرفت عقل تمام مخلوق پر واجب ہے اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ
معرفت حاصل ہوتی ہے [illegible] رسالت کا انکار [illegible] حق تعالیٰ کی [illegible]

جیسے ارشاد ہے :

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا — اور نہیں پہچانا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر کو [illegible]
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ — نہیں اتارا اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز
(سورۃ انعام)

یعنی جب یہ لوگ رسول پر [illegible] نہیں [illegible] کی جانب سے رسالت کا انکار
[illegible] رسالت کا انکار اس بات کی دلیل ہے کہ [illegible] صفات [illegible]
[illegible] کا [illegible] مقام [illegible] رسالت کی [illegible]
[illegible] اس کی معرفت [illegible]

ہے ۔ [illegible] مرزا قادیانی کی صورت میں [illegible] نصاریٰ [illegible] جب [illegible]
رسول کے [illegible] مرزا قادیانی [illegible] مرزا قادیانی کی صورت میں بھی ان [illegible]
[illegible] ایک [illegible] کیا گیا ہے [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی
صورت [illegible] ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ — تم اچھی ہو سب امتوں سے جو بھیجی گئیں لوگوں کی اصلاح
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — [illegible]
وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ — [illegible] اللہ پر

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
[illegible]

[illegible] ہے ۔

مَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ — [illegible]
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ — [illegible] ۔

[illegible]
[illegible] ہے ۔

[illegible]
[illegible]

[illegible] مرزا قادیانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] رسالت و نبوت کی ضرورت [illegible]

ہو گئے [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بجز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے جذب ہوسکتا، بعض ہیں جو علوم کی عمل ہی میں ایک ہیبت، ترقی، جمال
اللہ کی محبت، حب رسول، اسلام کی صداقت میں تشریف لائے۔ رکن قبول اور دعا ہیبت کے ساتھ چھوٹ کر بیٹھ
سلاطین کو فتح کرنا، جبر و بادشاہی سے اور فقیری کا امتحان، سادگی سے اور شان استغناء، بھری مجلس کی
اور بہت سے مردوں نے آپ کو سمجھا اور اس انداز سے کہ آپ کوئی معمولی شخص نہیں تھے علم و عمل کے مرد مجاہد تھے
آپ کے پیچھے ایک ایسی ہیبت کی جماعت ہے جس کے ساتھ وہ چلتے تھے ۔ ان کا اپنا ایمان پیدا کر کے عام
صحابہ کرام جماعت کر کے جاتے ہیں کہ آپ ہی ان کا مرجع تھے آپ کے الفاظ سے کوئی ایک حدیث
فتاویٰ شریف کی صحیح حدیث ہیں۔ (رسالہ ص ۵۵۳)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریفہ میں سے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں
پر ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت کی بارگاہ میں سے جو کچھ ملا ہے کسی
خاص جماعت کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ سب سے پہلے جس نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا
بھلائی کی راہ کھول دی۔

یہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جماعت میں ایک ایک فرد اپنا علم لے کر آیا
اور یہ ایک سادگی اور شان کے ساتھ سب بیان کرتے ہیں۔

وجود کی اہمیت اور مقام کی نسبت شخص و ذکر و فکر سب سے بڑھ کر نسبت کی بات کہ سب کا علم
معنوں میں داخل ہو، وجدان، روشن ارشاد کا سب ہی عام کیا گیا ہے جس سے سب کچھ ہوا
سمت کی نسبت سے کہ اگر بہت سے لوگ تقسیم ہو جائیں اس نسبت کے ذریعہ ہو سکا علم نے
ذات و صفات کا عرفان عام کیا، خیر و شر، جنت، دوزخ، عالم ارواح اور ملائکہ کی اطلاع ملی
عالم غیب کے عرش سے لے کر زمین تک سب کچھ کھول دیا۔ ان ہی قوموں کے ذریعہ یہ معاملہ کھلا
عقل و معانی فنا کر دی گئی، کہ بعض لوگ اس کی حقیقت کو عرفان عام انسان تک پہنچا کر علم و عمل کی
وابستگی ثابت ہو، شہادت ہی مقصد ہے جو ذات کی پاکیزگی کے ساتھ تعلق سے کس کی ہدایت
کی وجہ سے تمام انسانوں کا حق ہے۔ اگر یہ دونوں کے لیے ہو، جس میں نہ کوئی واسطہ ہو نہ دیا
ہو سکا، اس وجہ سے کوئی عاقل، عالم و فاضل ہو سکتا ہے جس کی شہادت دی گئی جہاں ہر شخص
اس کی توجہ اور قوت کو سمجھ نہیں سکتے، اس کی صفات اور ان کے صدقات کی تفصیل ہی یہاں ممکن ہو
سکتی ہے۔ اس کو ماننا ہی سب سے بڑا علم ہے اور عقل و فکر سے ماورا کی معرفت ہو
یہی کو حقیقت اور کمال ہو عرفان کا ذریعہ ہے، یہی سب اختیار ہے جس کی ذات قدسی صفات کے جہان

عقل کا غیر سب معاملات تبع ہیں ان میں معلوم ہوا کہ کوئی بھی امر کے ادراک سے عقل ہی وہ عالم ہے جس سے انکشاف ہو
فیصلہ صرف کسی ایک ہی کا اس کے متعلق ہو کہ جانے تو پورا سمجھ کا اسی میں آئی ہی درست اور صفت رکھتا ہو
اگر جب دوسرے اگت اونگ کی صورت میں عقل جاتی ہو تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس کی یہ سب
نہیں ہے بلکہ احساس میں ہیں مگر عقل، اسی طرح عقل کا عکس بھی کہا جاتا ہے۔ عالم غیب جو اس کے مشاہدہ اور اسی
ہر عقل کی دسترس سے باہر ہے۔ اس کے ادراک سے عقل بھی ٹھیک اسی طرح درماندہ ہے جیسا کہ حواس
عقل کے علوم کے ادراک سے۔ یعنی جس طرح ان دونوں صاحب کی ہے کہ وہ اس نفس کی کا قصور تسلیم کر لو
اور عقل کی عدالت کا انکار نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح یہاں بھی یہ ایک بات درست ہے کہ ادراکات غیبت
اسے عقل کا اعتراف کیا جائے اور یہی اصل کرنا ہے کہ اس ادراک کی وجہ سے اس کا انکار کیا جائے۔ حضرت گیچہ
تو صرف یہی کہ ماں کا اگر ایک عقل سب کا کی ہے اور یہاں وہی حیثیت صرف چند تصور کا ہے انور
اگر جس طرح حکایات میں ہر شخص دوسرے کی عقل پر اعتماد کرتا ہے اسی طرح یہاں بھی انبیاء علیہم
السلام کی عقول اور حکما کے ان کی تصدیق کرنے پر اعتماد کر لینا چاہیے تھا بلکہ علوم غیب کی
پہ تسلیم کر لینا چاہیے تھا کہ یہاں ہر انسان کی عقل کام کرتی ہے جب تک یہ واسطہ وحی کے ان علوم کا
کہ سامنے نہیں آتا اسی لیے اسلام کے اعتماد پر اتنا تسلیم نہیں کر سکتا کہ عقل الاانسان ما لکرہ۔ رہی عقل دوام
باقی۔ حیثیت اللہ

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک ورق

حق پسند انسانوں کے غور و فکر کے لیے

[illegible]

کی معانی قرآن کی پاسداری میں آپ کی حمایت میں اٹھا اور جب آپ کے بعد علوم ہوئے تو شریعی میں ہیں بچوں کا
اور گھروں کا بیت پاتے۔ آخر میں جب مجلس نے قبول کیا اور بھی معرفت خدا کا شکل کرلیں کے بیچ تو کی
اور جب وہاں سے رخصت ہوئے تو بیت المال کی [illegible] بیان کر گئے وکیل شیخ ایام [illegible]
فرمانا شروع کیا۔ سوم تارہی کی مشتہیر ہو گئیں پھر بیت المال سے فیصلہ لے کر کہا تو جب تیار
رخصت ہوئے بیت المال سے جو جو ادا کر گئے اس سے کہا ایک گروہ کا بیت تھا اور [illegible]
وصیت کر گئے۔

صفحہ کی بات یہی کی اس کی گرمی کا سبب ۔ اس ہی وقت میں دن کے بعد مذہب [illegible]
کے ساتھ سو سال میں کتنے ہی کا ایک قطرہ بیٹھ کر اور دیا آخر پیمان حقیقی کی۔

حضرت علی اسماعیل کا یہ ادا کیا پھر کس طور سے بیں دینی یا جہاں پہ اور موجود ہی کی
کی تو اس کی بہت تاریخی مقام میں وہ شیخ ہی پہ جیسے کہ پھر ہی کیا کام رہے گئیں۔

اس پہ غور کیجئے پھر قسمت بھی کی ۔ یا سعدی سیدنا اسلطان کے مقدمہ میں منہج القول ابن تیمیہ
کے لئے یہ معاملے سلطنت سعدی کی کتاب کے کھلنے اور اس کے صفحہ میں کی [illegible] جس یہاں شیعہ
قرآن سے نقل میں کی کوئی شکل بات کی پیر سے کے بعد تحریر اپنی سے مترادف سے سہیل کیک الجرحہ [illegible]
معاملے میں بھی ہے کہ کچھ اسکے بیان سے اور اپنی ہی کی [illegible] سے مخالف اور سے سنت
میں کہ تہائی لیکن ہی وہ پھر ہے [illegible] سے سنی میں کی ان کی اور مسائل کے عام [illegible]
ایک حیثیت ہے:

لوگ کی طرح عمل و انصاف سے شیعہ کو جب کسی قوم پر نظر ڈالی جائے تو صورت اس کے معاملہ میں
کی علامت پر نظر ڈالی جاتی ہے ۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ اس کے ساتھ کی تاریخ دیگر قوم کے اعمال کیا تھی ہو
اسباب اس وصول منظر کے بارے میں معاملات اور ان کی آمد سے عظیم انقلابات سے معاملہ کو کسی
تیسرا پایہ کہ تربیت کیا ہوا ایمانی آخرت ، اسلام کو بیچ ڈالتی ہیں ، اس سے ہیں منقول ابن عربی [illegible]
کا بیان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ وضع کیا ہے:

کا آیہ کہ جہاں شکستیں بھی ہیں بعد از محنت کے بعد وضع ہو جو کہیں یا ایک کتاب دیکھا ہے
سے اختیار کیا گیا تھا آج جس طرح ہر طرف سے حضرت کے اور ان کے مقاصد کی [illegible]
کو ہر حال سب کچھ اس آپ سے تاریخ وقعت کی روشنی میں چلا سے عیب ہو ہمیں کو صرف [illegible]
کہ صرف غفلت ہی ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

الذين كان لهم علم بسير الانبياء عليهم السلام ومعجزاتهم كانوا يعرفونه بمجرد مشاهدته او بعد امتحان احواله من غير تأمل

١٠٩ [illegible]

[illegible]

جن کو انبیاء علیہم السلام کی تاریخ اور ان کی خصوصیات کا ذہنی علم تھا وہ ان کو دیکھ کر یا ان کے معمولات زندگی پر غور کر کے ان کو پہچان لیتے تھے

۱۱۰ حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] النبي صلى الله عليه [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

زید فقالت [illegible] فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰ عن ابن [illegible] عبد المطلب الی الشام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰ [illegible] ایک مرتبہ ابو طالب ملک شام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] اطلاع [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ اخرجہ ابن [illegible] الترغیب و [illegible]

[illegible] قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب [illegible] الا من هذا الوجه

ورواه البیہقی فی کتاب دلائل النبوة من حدیث العباس بن [illegible]

[illegible]

[illegible] وهذا الحدیث [illegible]

[illegible] فی الطبقات [illegible] ذکره [illegible] ابن تیمیة [illegible] شیئ

کہ [illegible] ابو طالب سے آپ کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] سے کہا [illegible] میں [illegible]

اور [illegible] نے کہا [illegible] کو [illegible] میں [illegible]

[illegible] ایک بار تو کہا ہم نے [illegible] کو [illegible]

[illegible] دوسرا آدمی نوکروں کی جگہ [illegible]

[illegible] سے [illegible] بہت ادب اور حرمت کا جانب

[illegible] میں [illegible] اس سے پہلے دنیا [illegible]

[illegible] کے پاس ایک مدت [illegible] ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو

[illegible] شخص

اگر [illegible] آپ دیکھے [illegible] آپ کے پاس [illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی شخص [illegible]

[illegible] میں ایک شخص [illegible] کا نام [illegible]

[illegible] ان کے پاس [illegible] ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible] حاضر ہو جاؤں [illegible] تھا کہ آپ ان کی [illegible]

[illegible] کے پاس قیام کیا [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] آپ کے لیے وصیت کی تھی

[illegible] آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں [illegible] آپ کے پاس [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک شخص [illegible] کا نام [illegible]

[illegible] شخص کے پاس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مرتب کردہ [illegible] بات کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جیل یا گورنمنٹ کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کے نام پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی ملاقات بہت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رواہ [illegible]

۵۰۶ عن ابی سعید [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الکتاب [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال [illegible]

[illegible] الا نفس [illegible] رواہ البخاری

۵۰۷ عن [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لعنت اللہ [illegible] فقال

[illegible]

۵۰۸ [illegible]

[illegible]

۵۰۹ [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بسم الله الرحمن الرحيم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جواب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الانبیاء علیہم السلام ... [illegible]

[illegible] ... لا نبی ... [illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت عیسیٰ ... [illegible]

[illegible] ... نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۹۰ [illegible]

[illegible]

۱۹۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الانبیاء والرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بشر ہونا

[illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام سب بشر تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

۱۰۰۰- عن الاسود قال سألت عائشة ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع في بيته قالت كان يكون في مهنة اهله [illegible] فاذا حضرت الصلوة خرج الى الصلوة. رواه البخاري. وفي [illegible] في بيته

۱۰۰۲- عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ [illegible] سب باتیں [illegible] آپ ہی کی [illegible]

(ترمذی شریف)

۱۰۰۱- [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] (بخاری شریف)

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] صحیح البخاری [illegible]

۳۰۰۰ عن ابی سعید [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰۰۰ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

---

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰۰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... صحیح الجامع۔

الرسول المطهر محمد ﷺ [illegible] سائر البشر

۱۰۰۹ — عن عائشة رضي الله عنها قالت: [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بخار چڑھ آیا اور آپ پر بھی [illegible] جیسے عام بشر پر [illegible]

۱۰۱۰ — حضرت [illegible] بیان کرتی ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] یہاں تک کہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۰۹ — [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] رواہ البخاری

الرسول الاعظم ﷺ [illegible]

۱۰۱۰ عن جابر ان یهودیة من اهل خیبر [illegible] شاة [illegible] لرسول الله ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] رواہ ابوداؤد

[illegible]

۱۰۱۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رواه ابوداود والترمذي

١٠٠ وعن عائشة قالت [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١٠١ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

٣٠١٠ - [illegible]

[illegible] عليه وسلم [illegible] رسول الله

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٠١ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

الرسول الاعظم [illegible]

۱۳- عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۴- [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

الرسول المطیع لحی الوحی الاعلیٰ عمل سنتا ثر البشر

۱۳۶ - عن ابی سعید [illegible] عائشۃ [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

بشری حیثیت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتراف

۱۳۶ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

يُقَبِّلُ ثُمَّ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَتَشَهَّدَ أَبُوبَكْرٍ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُوبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا إِلَّا يَتْلُوهَا۔

(بخاری شریف)

الانبیاء علیہم السلام جہاں وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں

۱۰۰۸ ۔ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... فی الفتوی

لوگوں ... تھے ... صدیق اکبر ... آپ ... نہیں ... آسکے ... بھول ... بیٹھ جاتے ... لوگوں ... چھوڑ کر ... صدیق کی طرف ... متوجہ ہو گئے ... جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ... اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے ... اس پر موت کبھی نہیں آئے گی ... اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الشاکرین تک ... معلوم ہوا کہ صدیق اکبر کے تلاوت فرمانے سے قبل یہ آیت ... لوگوں ... کو ... یاد ہی نہ تھی ... [illegible] ... (بخاری شریف)

حضرات انبیاء علیہم السلام میں بہت سی خصوصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ تمام نوع بشر سے ممتاز بھی ہوتے ہیں

۱۰۰۹ ۔ ابو ہریرہ ... روایت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی کہ ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... رجل علمنا على قصب الصلوة وأنت تصلي بنا ... كنت ... (مسلم)

منها ما يتعلق بيده الكريمة صلى الله عليه وسلم

۱۰۰- عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذي توفي فيه كنت أنفث عليه بالمعوذات ...

[illegible] ... ہاتھ پھیر دیا کرتے ... جب آپ ... بیمار ہوئے ... آپ نے فرمایا ... [illegible] ... (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی امتیازی خصوصیت

۱۰۰- حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر معوذات پڑھ کر دم کرتے ... [illegible] ... کی آخری بیماری ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

منها ما يتعلق بحاسة الذوق

[illegible] الكافرين [illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت ذائقہ کی امتیازی خصوصیت

[illegible]

[illegible]

وأخرجه [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] الخصائص [illegible]

[illegible] والبيهقي في دلائل النبوة

ومنها ما يتعلق بصوته صلى الله عليه وسلم

١ - عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم جلس يوم الجمعة على المنبر فقال للناس اجلسوا فسمعه عبد الله بن رواحة وهو في بني غنم فجلس في مكانه رواه البيهقي وأبو نعيم كذا في الخصائص ص ٢٦٦ .

٢ - عن عبد الرحمن بن معاذ التيمي قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى ففتحت أسماعنا وفي لفظ ففتح الله أسماعنا حتى أن كنا لنسمع

[illegible] (اصابہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کا ایک کرشمہ

١ - حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر خطبہ کے لیے بیٹھے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپ کی یہ آواز عبداللہ بن رواحہ کے کان میں پہنچ گئی جو اس وقت قبیلہ بنی غنم میں تھے آپ کی آواز سنتے ہی وہ وہیں بیٹھ گئے (خصائص)

٢ - عبدالرحمن بن معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمارے سامنے خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان ایسے کھول دیے کہ ہم اپنی اپنی جگہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کسی کو بھی ستایا ہو ۔ رواہ ابن سعد کذا فی الخصائص

منہا ما یتعلق بحاسۃ البصر

۱۰۳۱ عن انس قال اقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری ۔ رواہ البخاری ۔ ترجمان السنۃ ص ۲۳۶ ج ۱

۱۰۳۲ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول استووا استووا [illegible]

پیچھے سے بھی آپ کی نظر اسی طرح پڑتی تھی جیسے سامنے سے ۔ خصائص

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم مبارک کی امتیازی خصوصیت

۱۰۳۳ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اندھیرے میں بھی [illegible] ۔ خصائص کبریٰ

۱۰۳۴ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۔ خصائص

[illegible]

۱۰۳۳ [illegible]

مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ. (رواه أحمد)

٣٣٠ - وعن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر وفي مؤخر الصفوف رجل فأساء الصلاة فلما سلم ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فلان ألا تتقي الله ألا ترى كيف تصلي إنكم ترون أنه يخفى علي شيء مما تصنعون والله إني لأرى من خلفي كما أرى من بين يدي. (رواه أحمد)

ومنها ما يتعلق بحاسة السمع

٣٣١ - عن أنس بن مالك قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] على بغلة [illegible] إذ حادت به فكادت تلقيه [illegible]

[illegible] (رواه مسلم)

٣٣٢ - ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی اس میں ایک شخص [illegible] [illegible] [illegible] (احمد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کی ایک خصوصیت

٣٣٣ - [illegible]

[illegible]

٣٣٤ - [illegible]

[illegible]

فقال من يعرف أصحاب هذه الأقبر؟ فقال رجل أنا، قال فمتى مات هؤلاء؟ قال ماتوا في الإشراك فقال
إن هذه الأمة تبتلى في قبورها فلولا أن لا تدافنوا لدعوت الله أن يسمعكم من عذاب
القبر الذي أسمع منه، ثم أقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا
نعوذ بالله من عذاب النار، فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من
عذاب القبر، قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من
الفتن ما ظهر منها وما بطن، قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من
فتنة الدجال۔ رواه مسلم

منها ما يتعلق برقيته صلى الله عليه وسلم

۲۰۳ - وعن عائشة قالت كان إذا اشتكى الإنسان الشيء منه أو كانت به قرحة

قریب تھا کہ آپ کو گرا دیتا۔ دیکھا تو وہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں۔ آپ نے فرمایا ان قبر والوں کو کون
جانتا ہے؟ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس نے جواب دیا شرک کے
زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مُردوں کو دفن کرنا
چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کا وہ عذاب سنا دے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر ہماری طرف
متوجہ ہو کر فرمایا جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا ہم جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی
پناہ مانگتے ہیں۔ پھر فرمایا قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا ہم قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔
پھر فرمایا تمام فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ سب نے کہا ہم تمام فتنوں سے
پناہ مانگتے ہیں ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ پھر ارشاد فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا ہم
اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج و دم کی امتیازی خصوصیت

۲۰۳ - حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں جب کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اس کو پھوڑا یا زخم ہوتا تو آنحضرت صلی

۲۰۳ - [illegible]

[illegible]

[illegible]
یشفی سقیمنا باذن ربنا ۔ متفق علیہ

ومنها ما یتعلق بالنوم

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا خواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منها ما يتعلق بتغيير صورة العداة

[illegible]

[illegible]

وفات کے وقت انبیاء علیہم السلام کو [illegible] کی خصوصیت

[illegible]

[illegible]

٣٠١ - حدثنا [illegible] عن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] ٥

ما يتعلق بتجهيز النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

٣٠٢ - عن عائشة [illegible] لما ارادوا غسل النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٣٠٢ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی کیفیت

٣٠٣ - [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

٣٠٣ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ومنها ما يتعلق بالصلوة وصلى الله عليه وسلم

۳۳ — [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی ایک نمایاں خصوصیت

۳۴ — [illegible]

۳۴ — [illegible]

[illegible]

[illegible] متعلق [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ثلاث [illegible] فاختلفوا [illegible] من [illegible] السلام [illegible]
[illegible] أخرجه الحاكم [illegible] والبيهقي [illegible] عن أنس [illegible] ابن أبي
حاتم [illegible] كما في الخصائص [illegible]
[illegible] وذكر البيهقي [illegible]
[illegible] ١٠٥ .

منها ما يتعلق بالدفن

٣٥١٠ - عن عائشة قالت لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه

[illegible] اسی کی [illegible]
اور یہی [illegible]
[illegible] سلام علیہم [illegible] (مظاہر حق)

انبیاء علیہم السلام کے دفن میں امتیازی خصوصیت

٣٥٢٠ - حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہو گئی تو آپ کے دفن کے متعلق لوگوں کی رائیں مختلف ہوئیں، تو حضرت ابو بکر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر اسی جگہ جہاں

أخرجه [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والله أعلم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

٣٥٣٠ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۰۳۰ عن [illegible] قال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منها انهم لا يورثون

۱۰۳۲ عن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام کی وراثت میں امتیازی خصوصیت

۱۰۳۲ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

۱۰۳۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

منها تكليمهم مع الملائكة

۳۰۳۰ - [illegible]

[illegible]

فرشتوں کے ساتھ آپ کی گفتگو کی خصوصیت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منها صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على الجنائز وانها كانت نورا لاهل القبور

۲۰۱۰۔ عن أبي هريرة أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد أو شاب ففقدها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عنها أو عنه فقالوا مات قال أفلا كنتم آذنتموني قال فكأنهم صغروا أمرها أو أمره فقال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليها ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها وإن الله ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه ولفظه لمسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوۃ جنازہ کی ایک خصوصیت

۲۰۱۰۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کوئی نوجوان ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ لوگوں نے کہا اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ کو اس کی خبر کیوں نہیں دی۔ راوی کہتا ہے گویا لوگوں نے اس کے معاملہ کو معمولی سمجھا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔ چنانچہ آپ کو قبر بتلائی گئی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا یہ قبریں ان کے رہنے والوں پر تاریکی سے بھری ہوئی ہیں میری نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن اور منور کر دیتا ہے۔ متفق علیہ

۲۰۱۰۔ [illegible] کی اس حدیث سے [illegible] کے مسائل بھی [illegible] ہوتے ہیں [illegible] آپ کی ذات سے متعلق تھے [illegible] کسی قریب [illegible] ہے [illegible] ہے۔

ایک روایت [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible] [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳ - عن [illegible] قال [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۴ - [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنات [illegible] کی حضوریت

۱۰۵ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۶ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منها انه صلى الله عليه وسلم اطلع على الجنة والنار ورؤيتهما

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت و دوزخ مشاہدہ فرمانے کی خصوصیت

[illegible]

[illegible]

[illegible] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] فقلت [illegible]
[illegible]
[illegible] قد عجلت لهم طيباتهم في الحياة الدنيا [illegible]
[illegible] متفق عليه

من أجل معجزات الأنبياء عليهم السلام [illegible] النبوة وقد انقطع بعد نبينا وسيد المرسلين صلى الله عليه وسلم

١٠٢٥- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول [illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام کی سب سے بڑی خصوصیت وحی نبوت ہے اور اب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے

١٠٢٥ [illegible]

[illegible]

١٠٢٥ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب تعارف النبي صلى الله عليه وسلم مع عمال العرب

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] قالت عائشة [illegible]

[illegible]

دوسرا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی آواز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

النفث في الرقية

[illegible] - حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان قال حدثني يحيى بن سعيد قال سمعت أبا سلمة قال سمعت أبا قتادة يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فإذا رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث حين يستيقظ ثلاث مرات ويتعوذ من شرها فإنها لا تضره وقال أبو سلمة وإن كنت لأرى الرؤيا أثقل علي من الجبل فما هو إلا أن سمعت هذا الحديث فما أباليها

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ
لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ ۔ رواه فى شرح السنة والبيهقى فى شعب الايمان

الرُّؤْيَا

۴۸۵ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ... فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَاَدَارَنِىْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ... رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...
... ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ

یعنی رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اچھے طریقہ سے رزق طلب کیا کرو اور رزق کے ملنے
میں دیر ہو تو معصیت اور حرام طریقوں کے ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو ۔ کیونکہ
یہ بات ظاہر ہے کہ جو رزق قسمت میں ہو وہ صرف اس کی طاعت و فرمانبرداری سے ہی حاصل ہوتا
ہے ۔ (مرقاۃ المفاتیح)

خواب

۴۸۵ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شب میں اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے گھر رات کو
رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... فرمایا ... نماز
... میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا ... آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا ... جب آپ ...
... سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے

... حاصل ... اس سے ... آسانی ... حاصل ہوتا ہے ...
... صورت ... حاصل ... ہے ...
... اللہ تعالیٰ ... کی ...
... حاصل ... نہیں ...
... کی ...
... ہے ...
... بات ... ہے ...
... ہے ...
...

۴۸۶ - ... ہے ... کی ...
... ہے ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] بخاری ص [illegible]

الرسول المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عند نزول الوحی

۱۰۰۵ — عن صفوان بن یعلی بن امیة ان یعلی كان یقول لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لیتنی اری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ینزل علیہ الوحی فلما كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانة وعلیہ ثوب قد اظل بہ علیہ ومعہ ناس من اصحابہ فیہم عمر اذ جاءہ رجل علیہ جبة متضمخ بطیب فقال یا رسول اللہ كیف تری فی رجل احرم فی جبة بعد ما تضمخ بطیب فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعة فجاءہ الوحی فاشار عمر الی یعلی ان تعال فجاء یعلی فادخل راسہ فاذا ہو محمر الوجہ یغط كذلك ساعة ثم سری عنہ فقال این الذی سالنی عن العمرة آنفا [illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا ایک منظر

۱۰۰۶ — صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] وحی [illegible] دیکھوں [illegible] ایک کپڑے [illegible] ایک شخص [illegible] جبہ [illegible] خوشبو [illegible] آپ پر وحی نازل ہونے لگی حضرت عمر نے یعلی کو اشارہ کیا [illegible] یعلی آئے اور اپنا سر اندر کیا [illegible] چہرہ سرخ [illegible] یہ کیفیت [illegible] رہی [illegible] وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا [illegible]

[illegible]

يغتسل الجنب قبل أن ينام ... ثلاث ... [illegible]
... [illegible] ... ثلاث ... [illegible]
... باب ... ثلاث مرات ... [illegible]
... على النبي صلى الله عليه وسلم ... [illegible].

٥٤٦ - عن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم فليتوضأ
ولا تأتوا النساء في أعجازهن. رواه أبو داود.

٥٤٧ - وعن عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه
الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس أصحابه رؤوسهم فلما
أتلي عنه رفع رأسه. رواه مسلم.

٥٤٨ - عن [illegible] قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

... [illegible] ... سو جائے ... [illegible]
... [illegible] ...
کی فرض ہوگی کہ ... [illegible] ...

۵۴۶ - حضرت طلق بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں سے ان کی دبر میں صحبت نہ کرو۔ (ابو داؤد)

۵۴۷ - حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو
آپ کو اس کی تکلیف ہوتی اور چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنا
سر مبارک جھکا لیتے اور آپ کے صحابہ بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا
سر اٹھا لیتے۔ (مسلم شریف)

۵۴۸ - حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا [illegible]

۵۴۶ - [illegible]

۵۴۷ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰۰ ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰۱ ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

دو ثلثاه جبرئیل الأخرى وإذا ذهب قرأه كما وعده الله ۔ البخاری

۱۴۸۔ عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یحدث عن فترة الوحی
فبینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری قبل السماء فاذا الملک الذی جاءنی
بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منه حتی هویت الی الارض فجئت اهلی
فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی یا ایها المدثر الی قوله فاهجر قال ابو سلمة والرجز الاوثان
ثم حمی الوحی وتتابع ۔ رواه البخاری

الوحی و ثقله علی بعض اصحابه

۱۴۹۔ عن سهل بن سعد الساعدی انه رأی مروان بن الحکم فی المسجد فاقبلت حتی

علیہ السلام پر قریب ہے تقریب چار سو بائیس [illegible] قریب ہوئے تو جب وہ سیالی پر ساتھ
قریب آتا اسی کے ساتھ پڑھتے ۔ (بخاری شریف)

۱۴۸۔ جابر بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے اس [illegible] جس میں آپ پر وحی کی آمد کچھ عرصہ کے لیے بند
ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرماتے سنا کہ میں راستہ چل رہا تھا کہ آسمان کی جانب
سے میں نے ایک آواز سنی میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس
حرا میں آیا تھا [illegible] آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس
حالت کو دیکھ کر مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی میں زمین پر گر پڑا پھر میں اپنے گھر آیا اور میں نے کہا
مجھے کمبل اڑھاؤ ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا المدثر سے فاہجر تک ابو
سلمہ کہتے ہیں کہ رجز کا مطلب بت ہیں [illegible] پھر وحی کی آمد جلد جلد اور پے در پے
ہونے لگی ۔ (بخاری شریف)

وحی اور اس کا وقت آپ کے بعض صحابہ

۱۴۹۔ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم کو مسجد میں دیکھا تو میں ان کے پاس

۱۵۰۔ [illegible] کی تفسیر [illegible] قرآن مجید میں [illegible]
[illegible] ہو گیا ۔
[illegible] کو اپنے ساتھ [illegible] جب [illegible]
[illegible] جو [illegible] کی طرح [illegible] ہو گئے ۔
[illegible] کے [illegible] ایک چیز [illegible] دیا ہوا ۔

[illegible]

رواہ البخاری

[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] رواہ مسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible] رواہ مسلم

[illegible]

[illegible]

الوحی وثقلها علی الناقة

١٠٩٣ - [illegible]

الرسول الاعظم کان یتغیر عند نزول الوحی

[illegible]

نزول وحی کے وقت آپ کی اونٹنی کی حالت

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] معلوم ہو جاتا تھا کہ [illegible] وحی آ رہی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن ميزات الانبياء عليهم السلام انهم في الدنيا بخواص اهل الجنة ومن تلك الخواص ان اجسادهم لا تبلى [illegible]

١٣٩ . عن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

آپ کے [illegible] ایک شخص [illegible]

باہم ایک دوسرے سے [illegible] اس شخص سے [illegible] کے متعلق دریافت کر کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام کو بھی دنیا میں اہل جنت کے ساتھ مشابہت ہے ان کے اجسام محفوظ رہتے ہیں

١٤٤ [illegible]

١٤٥ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۵۱۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہندوستان کی [illegible] ہے

۱۰۵۱۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٠٤٢ - عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

١٠٤٣ - عن [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

١٠٤٦ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰۰ - عن [illegible] قال رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی الله علیه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] صلی الله علیه وسلم [illegible]

۱۰۰۱ - [illegible]
صلی الله علیه وسلم [illegible]

۱۰۰۲ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۰۳ - [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۰۰۴ - [illegible]
[illegible]

۱۰۰۵ - [illegible] صلی الله علیه وسلم [illegible]

۱۰۰۶ - [illegible]
[illegible]

۱۰۰۷ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

منها ما يتعلق بفضل الاصحاب عليهم الصلوة والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible] وسلم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی اوصاف میں اہل جنت سے مشابہت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منہ [illegible] نماز پڑھنا

۱۰۰۱ [illegible]

[illegible]

۱۰۰۲ [illegible]

بحالت جماعت [illegible] نماز کی اجازت [illegible]

۱۰۰۳ [illegible]

[illegible]

۱۰۰۴ [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰۵ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے لئے کافی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کثرت اَدوار میں انبیاء علیہم السلام کو اہل جنت سے مشابہت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] متفق علیہ

فضل الاشتراک فی محبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible] متفق علیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ومن خصوص خواص اہل الجنۃ عصمتہم من الذنوب صغائرہا وکبائرہا

انبیاء علیہم السلام میں اہل جنت کی سب سے اعلیٰ صفت یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں

[illegible] اصولی حیثیت سے بحث [illegible] تفسیر و کتب کلام [illegible]

ہیں مفصل دیکھی جا سکتی ہیں

مسئلہ عصمت میں [illegible]

[illegible] کے قائل ہیں [illegible]

[illegible]

ہم یہاں [illegible]

معلوم ہوا کہ عصمت کا مفہوم مسلم کر لیا جائے جس پر یہی لازم آئے کہ کلمات بہت مشتبہ ہیں

عصمتِ انبیاء و امام ۔ شیعہ کا مذہب

امام ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ عصمت امام شرط ہے [illegible] امام [illegible] معصوم [illegible] [illegible] کی [illegible] پر [illegible] کی [illegible] عصمت کے اکتساب کر سکتے کی بعد [illegible] کو اس طریقہ پر [illegible] طاقت و قوت ہی اس کی ذات سے سلب کر لی جائے کہ جس کو عصمت [illegible] ہے کہ اس میں عصمت اختیاری [illegible] جائے [illegible] [illegible] کا مسئلہ اصول سے ہے [illegible] [illegible] عصمت ہے [illegible] [illegible] کر [illegible] کی ہیں [illegible] اصول سے جدا [illegible] کی [illegible] رکھا ہے ۔ ([illegible])

امام رازی [illegible] [illegible] حضرت شاہ اسمٰعیل نے اپنے [illegible] میں [illegible] [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

وصل ہی پوری ہاتھ عربا۔ بیا عطیہ کی سنت سے یہ ہی جملی طور پر اگر آپ یہ کیا جائے ہوتے انگریز
کی طرح اس کی بات سمجھ کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ قرآن کریم کے اس طرح سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم
السلام میں قسمیں نبوت و رسالت کے لوازم تھے وہ سب ہی کمال تھے سو ان کے آپ کی حیات
طیبہ سے آپ کی پوری پوری صحبت کا ثبوت ملی ہے تو ہم یہ لا انبیاء علیہم السلام کے خدائی کی ایک سمجھا
جاتا ہے۔

حضرت سید کریم عبد القدوس ایک ہی حقیقت کے ذرا اختلاف سے بیان ہو رہی ہیں جسم سے
صرف نبی کی ایک ملت ہے جو ان کو حیثیت سے معلوم ہوئی ہیں۔ لیکن اس لیے کہ نبوت کسب سے نہ تھی
سے بتدریج حاصل ہونے والی اس طور پر ہوتی تھی۔ اگر آپ بتدریج تمام ترقی سے کمال تک کی طرف
آ رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ کی ابتدا کی کتب اکتساب کا دخل ہے اور معلوم ہوا کہ ولایت نبوت کی
حیثیت سے آپ بہت۔ پھر یہاں کسی طرح کا احتمال ہی نہیں۔ حضرت عبد صاحب تو مقتضی الدین کا حامل
ہیں وہ ولایت میں جو ہیں یہاں کی مقصود کے لئے ہیں یہ ترقی ہوتا ہے مقصد بتانا مقصد کے
حصول اور نہیں ہے کہ ان حضرات کے لیے ترقی باعث بیان ہو کر کہ کمال ان کی ایک حالت
سے کچھ ہے وہ اختیار ہوتا ہے۔

لا تجعلوني مثل قدح الراكب — مجھ کو سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ
من اقاسه رهمه — جو اپنے ساتھ لٹکا رکھتا ہے
واصبر حملكم بلعب انك — آپ ہی سب لوگ کے منتظر ہیں
يا عيسا۔ وطلب — بلکہ آپ کے ساتھ ہیں
ولو كان لقلب قلت كبدمن كي — اگر تم آپ کا دل نہ ہوتا تو آپ کی طرف
اليه علیہ طلبها ۔ رای سرعله — جھک جاتے۔

دوران میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شیخ سے آپ کے لا مقصد کو بیان کرتے ہوئے
انداز کرتے کرتے آخر میں بیت مقام تک جا پہنچا جہاں مقام الہی ہے۔ وہ جو کچھ کہ یہ حال ہے
اب یہ جو اس کی کوئی آرزو ہی باقی نہ ہو اور اس کے اعمال کی جگہ وہ سب ہو یا ست حضرت میں ہمارا
کی طرف منسوب ہو گئے ہیں۔ وہ شخص کا سود کرنا ہے تو صورت میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں دیدہ۔

ملاحظہ کا کہ سیر میں لکھتے ہیں ان منع من تخلیل دیا ہو کہ اسے فقیر ذاتی ہی نصف ہے عامہ امامت انسان چھوڑ
اللہ تعالیٰ اس کے ہاں معمول اور بیٹ کر اوت۔۔۔ تفسیر الفتح

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت صرف اسی طرح سے معجزات [illegible] کی طرح بڑی عجیب ہے جیسے کہ اس کی اصل [illegible] جنگ کے بعد اس کے مقاصد و دوسرے [illegible] کسی جمعیت کے لیے حرکت کرنے کی مجال باقی رہ سکتی ہو جب اس کے متعلق [illegible] کے اس [illegible] کے متعلق یا کسی ایک عمل کی صحت [illegible] جب [illegible] کمالات کسب اکتساب [illegible] کی صحت [illegible] صحت عبارت اسعد کی دولت [illegible] کی صحت [illegible] کی صحبت کے اثر سے [illegible] ہر ایک [illegible] کی صحبت سے پیدا ہوگئے انبیاء علیہم السلام کی اس جمالی صفت کا [illegible] کے لیے [illegible] مسلمان سے پہلے [illegible] کے اس پر [illegible] ہے [illegible] ترجمان [illegible]

[illegible]

انبیاء علیہم السلام اور دوسروں کی [illegible] ان سے الگ ہوتی ہے ان کی تربیت کا طریقہ بھی سب سے الگ ہوتا ہے ان کی خصوصیت اور ان کا خطاب بھی الگ ان کا [illegible] ان کی جماعت الگ ان کا [illegible] اور [illegible] سب سے الگ ان کی عبادت بھی سب سے الگ [illegible] ان کا استغفار و توبہ بھی سب سے الگ ان کا [illegible] بھی سب سے الگ [illegible] اور [illegible] الگ [illegible] ان کا [illegible] بھی سب سے [illegible] ایک الگ شان کی [illegible] ان کو [illegible] رسالت [illegible] ان کا خطاب فرمائی ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ [illegible]

[illegible]

وَلَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور یہ خطاب [illegible] کسی صاحب عقل کی [illegible] کوئی دوسرا [illegible] سکتی۔

اللہ تعالیٰ [illegible]

انبیاء علیہم السلام [illegible]	[illegible]

[illegible]

سے پیدا ہوئی ہوں؟ اس کے سوا علماء نفس کے متعلق ہمارے علوم شکستہ ہیں وہ ذہنی کا مدار سکتا
اتفاق جو دیکھا برداشت کر سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کی عزیز شستہ اور
آپ کے مدارج میں سے ظہور وظیفے کو مشخص ہوں اور ت ... کے معتقد حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے
کے بعد گئے حضرت یوسف کے مہمان معرفت رکھی جب حضرت کی ملاقات چند قدم بھی ان کے ساتھ
میں چلے بھی نہ تھے کہ حضرت سے دیکھا کہ بیچ دی کے بچہ مرتے ... اسباب کو بیٹی ہیں بلا وقت
آگاہ ہوتی ہے تو چند لمحے میں سکوت کر لیا اور آخر جب ... دوسری ... کے ساتھ ... مسلمان
صورت نو سپرد کیا اگر اس بلا قرآن کی رو سے خوبی کے خلاف ایک قدم بھی اٹھانا دیکھ کر اعتراض
کر بیٹھے حضرت خضر علیہ السلام نے ان کی اس جلد بازی پر کہا کہ تم نے میرے ساتھ عہد کیا تھا
کے ... قدم ... کہ بعد ... کہ آپ سے ساتھ ... صبر ... کر سکیں گے آپ سے گزارش
کی ... ہیں کہ ... آپ ... بھی ... چاہتے ہیں ... آپ ... کی ... بیعت
مصر ... کی صورت میں ... کی ... پوری ... بیان ... صلی اللہ علیہ وسلم کے
بچے ... نہ ... کی ... عورت ... ہے ... خود بیعت کی ... کا ... دوسرے
عدم بیعت کی طرف اشارہ دیکھا گیا ... حکومت کی ... حضرت خضر علیہ
السلام کے ... اور ... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ... طبیعت ... کی ... اور
اور ... احسان کیا ... ان ... کی ... تفصیل کریں تو ہمارا مضمون بہت طویل ہو
جائے گا ... کی طرف حضرت ... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بیان
کے متعلق پر غور کیا جائے۔

یہ ... انسان کی ... طاقت تھی ... ہم مقصد
اسی قصہ ... کی شائستگی اور ... جب ... دیکھیں ... بعض عجیب
... کے ... کی ... سبب
... بیوی کی ... ملک
... کی ... اور ... کی ... باقی ... ہیں
کسی ... کا ... کے ... سے
... شریعت کے خلاف ... کی ... میں
... حضرت ... السلام ... کے ... بھی ... عظیم

پھسلانے میں ہو سکتی ہے کسی دوسرے جانب میں کسی قسم کی ذرا سی حرکت کی طرف میلان نہیں ہو سکتا۔ یہی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جب حسن کے دیوتا مصر کے مقابلہ پر بیٹھے تو کسی قسم کے ہیجان کا اظہار ہوا تو اس کو بھی فرشتہ جیسا عقل سے نہیں بلکہ جیسے نرم چیزیں ہوتی ہیں ویسے ہی ان کے اطمینان نفس کا پھسلنے سے بچ کر سامنے ہوتا اُن کی جگہ بیان کی گئی ہے اور شان یہاں ان کے لئے معلوم ہی نہیں ہوتی زبردست آزمائش اور اس کے بعد بھی بجز اس کے فرش کا نہ ہونا یہ معلوم ہوتا ہے وہ زلیخا کی کشتی ان کے ساتھ ہیں بلکہ ان کا فرشتہ ہونا ان کی عکس ہیں سے خلاف صورت ہوتا وہ ان کا نفس ان النفس لامارۃ بالسوء کی بجائے اس کے مستقل معنی ہیں بچا ہوا ہونا ثابت ہو تو بھی ان کے حق میں مستحکم عصمت اور دعویٰ تقدس کرنا نہیں ہے اور یہ دعویٰ ہی کیونکر کر سکتے ہیں جیسا کہ اس کی ساری صفت صرف تعالیٰ پر ہی محصور ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ حضرت یوسف نے یہاں اپنے کسی وہم سے ان کے نفس کی مرغوبیت پر جو کچھ بیان کیا ہے کہ ہر کوئی پتلا بھی خیال تو نہیں ہوتا پھر ان صفات میں سے کوئی چیز ہوتی ہو تو ہو سکتا ہے نفس کے متعلق دعویٰ تقدس کی گواہی ان یعنی النفس لامارۃ بالسوء کا صحیح مرتبہ ہے اس کا سبب ہو سکتا ہے نفس کی ہدایت ان النفس لامارۃ بالسوء بھی ہو سکتا ہے اس دعوے تقدس سے انکار کی وجہ یہ ہے کہ نفس ہی ہے ان کا صفت موجود ہے یہ بات ہے کہ اگر کسی ذات کے نفس کی کوئی آلودگی ہو بھی تو اس سے وہ نفس ہی کی نفی تو بھی اس نفس کی درست اسی طرح ہو ہی چکی ہے۔ یہاں ان کا یہ کہنا ان کی شان تواضع کا مظہر ہے اور ان کا نفس لامارۃ بالسوء کہنا ہر ایک حقیقت کا بیان ہے جو عام انسانوں کے لئے بھی کلام بھی ہے اور ان کی ایک سبب ہو اور اسی پر نفس تو صفت کا اس ان کے ہاتھوں سے بچ نکلا پھر جب حقیقت کے بیان کو دیکھتے ہیں تو ان کو تواضع کی جانب توجہ لگی ہو انبیاء علیہم السلام کی شان کسی قسم سے ہو سکتی ہے اور انکار حقیقت بھی نہیں ہے اس لیے وہ ہر قسم کی بلند باتوں کو نیچے چھپے جاتے ہیں

یہاں ہمارا مقصود یہ ہے کہ اس واقعہ کو سامنے رکھ کر آپ انبیاء علیہم السلام کے نفس کو کیا مانتے ہیں ان کے نفس سے بھی دوسروں کے بیان سے بھی سبب ہو سکے کہ ان سے بھی ذات ہو کسی موقع پر ان کی مشغولیت میں ذرا سی لغزش نہیں ہو سکی وہ ان کی تواضع کے پردہ کلمات میں بھی ایک صرف بیان نہیں ہے جس میں ان کے نفس کے خلاف اور سادات بھی ہو تو چیزوں کی نسبت کے ساتھ ہر کوئی اگر ان میں کوئی نشان تھی تو بڑی بے نسبتی ہوگی

انبیاء علیہم السلام کی ذات مقدسہ اور ان کا معاملہ یہ ہے کہ اس واقعہ میں شیطان قرآن کے مقدس ہے سامنے وہ

کہ جس طرح کوئی شخص [illegible] کے [illegible] اور بعض صحبت
[illegible] کی نظروں میں [illegible] دنیا کی [illegible]
کی [illegible] پر تجلی [illegible] جمال [illegible] وحدت کا [illegible] ان کے دلوں میں [illegible]
کو صحبت کی برکت [illegible] خلوت [illegible] کا دل [illegible]
ہوکر جمال [illegible]
[illegible] صحبت کا [illegible] کے مقابلہ میں شریعت کی [illegible]
[illegible] کے [illegible] رحمت [illegible] کامل [illegible]
[illegible] کو سامنے دیکھے [illegible] کی بلند
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] علیہم السلام کے [illegible]
حضرت آدم علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] متشابہات [illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت کا دعویٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شان [illegible] ۔

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible] معصوم [illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شفاعت [illegible]

[illegible] عصمت کی شفاعت [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]

یک تعبیر کلام کی گئی ہے اس سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک بات اصولی طور پر صاف ہو جائے [illegible]
سبب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ جس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ان [illegible] [illegible]
معصیت سب تراجم صاف ظاہر ہیں۔ ہم یہاں صرف ان کے لفظ نقل کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] [illegible] بیان سے کا ترجمہ
کرنا صحیح نہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کسی فعل پر بھی معصیت کا اطلاق
نہیں کیا گیا صرف ایک حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں یہ لفظ [illegible] کی نسبت [illegible]
کے ساتھ آئی ہے۔

دوم یہ کہ اس حدیث کے ساتھ اس پر بھی توجہ کرنی چاہیے کہ جن باتوں کو ان کی عصمت کے خلاف
سمجھا گیا ہے [illegible] بات کی طرف ساتھ ہی ان کی عصمت کے خلاف تھے اس کے جواب کے لیے
[illegible] حدیث شفاعت کی [illegible] سے شفاعت کے لیے [illegible] نے جو سبب
[illegible] بیان کیا ہے ہم اس حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے اپنے
[illegible] کا ایک [illegible] کہ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے
[illegible] کا ایک کلمہ نکلا ہو [illegible]
[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کا شجرہ ممنوعہ کو کھا لینا حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے ایک فرزند کے
حق میں طوفان سے حفاظت کے لیے [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کا [illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک
شخص [illegible] کی موت کا باعث ہو جانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی امت کا ان کو [illegible] معلوم ہوتا ہے۔

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible]
[illegible] | [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہیں۔

هل ادلك على شجرة الخلد	[illegible]
فنسي ولم	[illegible]
ذاقا الشجرة بدت لهما سوآتهما	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تمام [illegible] کی رعایت پائی [illegible] ایک [illegible] بیان کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تعجب کی بات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک طرف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

عکس یہ معصوم ہو تسلیم کر لیا جائے تو عقلیات میں سے کوئی بھی یقینی امر باقی نہ رہے گا بلکہ ہرگز عصمت کی ذات ہی باقی رہ گئی اور بعد کی حیثیت سے تسلیم کرنا نہ پڑے گا تو ان کی عصمت کا سبب سے بالا تر ہو جائے گی۔

ہم سے ہرگز تسلیم نہیں کہ قرآن کے بعض الفاظ سے یہ بات نکلے کہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ کا صدور ہوا ہو اور پھر اس کی تاویل نہ کی جائے تو پھر یہ بات ہے کہ بعد میں عقل کا بھی اعتبار نہیں رہتا۔ اس لیے بات یہ ہے کہ قرآن کی آیات کی تاویل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ ان کی عصمت ثابت ہو جائے اور قرآن کی عصمت کی بھی شان باقی رہے۔

شیخ عبدالوہاب شعرانی تحریر فرماتے ہیں۔

قال صاحب المواقف الانبیاء علیہم السلام معصومون	[illegible]
فیہم من لا یجوز صدور الکبیرۃ عنہم و منہم من لا یجوز	[illegible]
الصغائر و لکن لا شک ان معاصیہم من اللہ	[illegible]
تعالیٰ و ما صدر منہم خلاف الاولیٰ معصیۃ	[illegible]
و خطیئۃ ۔ الیواقیت و الجواہر	[illegible]
	[illegible]
بالنسبۃ الی مقامہم من عظمۃ	[illegible]
معصیت ۔ ص ۲۴	[illegible]

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے بعض افعال و حالات کے متعلق ایسے الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ ان کی عصمت کے خلاف سمجھا گیا ہے۔ مثلاً عصیٰ، غویٰ، ضلال اور ظلم وغیرہ، لیکن یہ تمام الفاظ ان کے حق میں ترک اولیٰ اور اجتہادی خطا کے معنی میں ہیں، ان کو حقیقی معاصی پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اسی طرح سے ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں۔

شیخ شعرانی تحریر فرماتے ہیں۔

قال صاحب الیواقیت و لیس لاحد ان یقول	[illegible]
من شأن الانبیاء ارتکاب الکبیرۃ و الصغیرۃ	[illegible]
و کل ما ینسب الیہم من الاخطاء الا صورۃ	[illegible]
	[illegible]

بعض آیتوں میں حضرت کے [illegible] اس قسم کے وسوسہ افضل ہے جناب رسالتمآب کی ایمان [illegible]
[illegible] رات مختصر نہیں ہوتی بلکہ [illegible] ہے تقی [illegible] حق تعالیٰ کی رضا
مقصود ہے [illegible] اپنا طالب جانا [illegible] اگر وہ چاہے وصل [illegible]
جو وصال چاہتے تھے [illegible] ان کو اپنا طالب پیدا نہیں کرتے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دریں۔

[illegible] بعض آیتوں میں [illegible]
[illegible] خطاب کیا گیا ہے [illegible] مثلاً [illegible]
[illegible] کو ان کی [illegible] کرنے سے [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] نہیں ہو [illegible] آپ کے والدین [illegible]
[illegible] آپ کی امت ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] حکمت [illegible]
[illegible] کر [illegible] وصل سے
[illegible] کیا جائے [illegible] اعلان [illegible]
[illegible]

بعض وجہ [illegible] سامنے [illegible] ان پر [illegible]
[illegible] اس کے [illegible]
[illegible] شہادت [illegible]
[illegible] اس قسم کے [illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] استغفار [illegible]
[illegible] وہ [illegible] خطاب کرتے ہیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] جہاں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نزول ہو اسی طرح انسانوں کی جنس کا ایک بیٹی رہنے پر معاذ ہے۔ نبی علیہم السلام کی استشارہ دوسرے کی حکمت ایسی ہی جس پر نظر رکھنا ہے

ہماری اس تحقیق کے بعد آپ کو عصمت انبیاء علیہم السلام کا مفہوم خوب واضح ہو گیا ہوگا العصمۃ سے بھی صاف سمجھ گئے ہوں گے کہ عصمت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ان میں معصیت کا مادہ ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ عصمت ایمانی چیز ہے اس کے ذریعہ سے وہ معصیت سے محفوظ رہتے ہیں کہ ان کی مادی بشری طاقت رکھی ہوتی ہے مگر وہ اس شائستہ مطلب رکھی ہوتی ہیں کہ ان میں کوئی معصیت کی حرکت ان سے ایسی ہی ہوتا جس طرح کہ ایک مہذب مرد انسان کو بے ستر ننگا ہونے سے طبعی نفرت ہوتی ہے اسی طرح ان حضرات کو معصیت کی ہر چیز سے طبعی نفرت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی نگرانی بھی ان کو حاصل رہتی ہے وہ ایسی کوئی بات نہیں کرتے جس سے ان کے منصب سے کسی طرح کی معصیت یا قصور ہی نہیں ہو سکتے۔ یہی مطلب بھی نہیں کہ ان میں ہرگز کوئی غضب وغیرہ اسی قسم کی دوسری بشری قوتیں موجود ہی نہیں ہوتیں۔ اگر ان میں یہ قوتیں موجود ہوں تو پھر ان کی عصمت کا کمال ہی کیوں ہو، حالانکہ اصل عصمت سے ان کی جو تعریف کی جاتی ہے یہاں پر آ کر یہ ہے کہ اگر عصمت سے صرف یہ مراد ہے کہ ان میں معصیت کی قوتیں ہی موجود نہیں تو معصیت کا چاہنے پر بھی ارتکاب نہیں کر سکتے۔ یہی ہے ان کی شان میں ارشاد الٰہی ہے

ولا یلتفتون الی ما ... وہ ... کسی طرح ...

... (التحریم) ... ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

اسی طرح معصوم رہنا ملائکہ کی صفت ... آیت کا مقصد ملائکہ کی صرف عصمت بتانی نہیں ہے بلکہ ایک ایسی مخلوق کا حال بتانا ہے جس میں ... طاقت ہی نہیں ہے وہ معصیت کر ہی نہیں سکتے بلکہ ان کی صرف یہی حالت ہے کہ جس کام کا ان کو حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں نافرمانی کا کوئی احتمال ہو سکتا ہو۔

وما منا الا له مقام معلوم ... ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے

... اس سے ہٹ نہیں سکتے۔

لہٰذا یہی ہے قرآن کریم میں کسی فرشتہ کے حق میں ... ملائکہ کی عصمت ... سبب کی ...

ایک ... عصمت ... علیہ ... عصمت ... بلکہ ... سبب ... جملہ ... (انتشار) ۔

اسی دعوی کی تائید ہوتی ہے کہ ان کے نیک و بد [illegible] کے ساتھ خود بھی [illegible]

کی صفات میں سے عصمت صادر و قائم ۔ [illegible] حق کا اذن بھی نہیں رکھتے

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۔ الشوریٰ ۔ [illegible] کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

یعنی فرشتوں کا وظیفہ ہی یہ ہے صرف تسبیح و تحمید اور [illegible] استغفار [illegible]

[illegible] کی تعلیم [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی شان [illegible] استغفار [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

اب [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] فرشتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] الاعلیٰ [illegible]

[illegible] فرشتے [illegible]

[illegible] عصمت

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] عصمت [illegible]

مطلب کہنے کا یہ ہے کہ انسانی بات یہ ہے کہ انسان کی منتشر سعی بے جا ہی ہو جاتی ہے کہ تحقیق و تلاش کی حقیقت میں
دہریت کی ہے جس میں وہ معانی کا لفظوں کا پہلو مقابلہ نہیں کر سکتا ، اس کا معاملہ طلب
مختلف کرتا ہے مقصد دوا دہ کے شخص کا قدم فرض کر کے جیسے میں سلام ہو مصرف کے بعد
سوا ولی بیچ تا بچہ کی آسانی سے اس کی کو ناشری کہی جاتی جملہ کے بیچ ہوتی نہ
ہو بہتے ہیں دوسری وہ سکرا ہوا تھا سے جو کتب جو ہوتے ہیں تو ان شرکا جو
اس کے بعد کی بات ہی وہ ہی یہی تبدیلی ہے

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ	انہوں نے اپنی سب تدبیریں کر دیکھیں مگر ان کی ہر تدبیر
وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ	اللہ کے پاس تھی اگرچہ ان کی تدبیریں ایسی غضب کی تھیں کہ
(ابراہیم)	پہاڑ ان سے ٹل جائیں۔

ان حالات کو سامنے رکھ کر ایک ایسے معاملے کے ساتھ حالات کی اس رنگ
میں جب تک کہ ہو جو ہوتا ہے کہ حالات میں ترکیبیں معاملہ قسم کے ہوتے ہیں اسباب ہی کا
[illegible]
سلام کے گرد ہم دیکھتے ہیں یہ بات نازک ہے کہ حق ہی کا قدم ہے ایسا معاملہ
کے بعد ہی کوئی مستحق نہیں رہا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے معاملہ میں دیکھیے حالات کس درجہ نازک تھے اس میں بعض
کا معاملہ ہو سکتا تھا جب بیوی جانب سے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت دی گئی تو بجائے اس کے
ان کی بجائے صورت سے وہ خوف سے بچے ہوں ان کے ساتھ قریب آ جانا تھا اگر
اللہ کی طاقت ان کو دکھا دیتی تو آگے اس طرح رکنے کی توفیق ملی اور اس کو بچنے کی سبب
صورت حال تو ایسی نازک بن گئی تھی پھر اللہ کی حفاظت کس طرح دست گیری کے لیے سامنے
آگئی ہے کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام پر اس کا اور اللہ کی مدد نے حالات کی حفاظت
ان کی صحیح ادا کیا ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن	وہ اس کی طرف بڑھی اور یوسف بھی اس کی طرف بڑھتا اگر اپنے
رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ	رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔

ان کی جگہ ہے کہ ان کو ہر طرف سے شکایت اور ہوس کی تحقیق جس کے بعد صورت کر دیا گیا ان کی
[illegible]

[illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
شیخ الاسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

در عصمت انبیاء علیہم السلام و تحقیق حقیقت کذب حسی

مکتوب اصل بزبان فارسی

در باب عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اعتقاد
ایں ناکارہ ہمیں است کہ ہیچ گناہ کبیرہ و صغیرہ
عمداً و سہواً از ایشاں سرزدہ نمی شود چہ ...
... است کہ ...
... فلما جن علیہ ... اصل ...
... بل فعلہ کبیرہم ہذا ...
... ہمیں جا ...
... بعد ... علیہم ...
... ان کنتم ...
... فسئلوہم ان کانوا ینطقون
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
وما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ
فانتہوا ... وما خلقت الجن و
الانس الا لیعبدون ... وما امروا الا
لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین ۔

ترجمہ اردو

حضرات انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے بارے میں
میرا عقیدہ یہی ہے کہ ان سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ
نہ قصداً سرزد ہوتا ہے نہ سہواً ...
... اللہ تعالیٰ ...
... فلما جن علیہ اللیل ...
... بل فعلہ کبیرہم ہذا ...
... ان کانوا ینطقون ...
... لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ...
... وما آتاکم الرسول فخذوہ ...
... وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ...

...
... وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین ...

[illegible] کہ انسان کی پیدائش کا مقصد [illegible]

[illegible]

کان الشیطان لربہ کفورا

ولا یعصون اللہ ما امرھم

ویفعلون ما یؤمرون

[illegible] الشیطان لربہ کفورا [illegible]

[illegible] لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون

[illegible]

[illegible] خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انبیاء [illegible] علیہم السلام کے طریقہ کی پیروی [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] تخصیص [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام کی عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی شان ہے۔ یہاں ایک مثال کی تشریح [illegible] اصل مقصد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ [illegible] کی [illegible]
[illegible]
حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ ابراہیم علیہ السلام کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible] بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible] معصومیت [illegible]

[illegible] عصیاں [illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible] عصیان [illegible]

[illegible]

[illegible] عصیاں [illegible]

[illegible]

[illegible] عصیاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معصومیت [illegible]

[illegible]

ثابت [illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

معصوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عصیاں [illegible]

[illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عصمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس جگہ ہر ایک کی معصومیت میں ثابت ہو گئی ہے لیکن [illegible]

[illegible] کے حق میں معصومیت کی [illegible]

[illegible]

قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible] باعث [illegible]
[illegible] است [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]
علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام [illegible]
[illegible]
علیہ السلام [illegible] حضرت
[illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] یوسف علیہ
السلام [illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت
یعقوب علیہ السلام بود [illegible]
علیہ السلام [illegible]
[illegible]
علیہ السلام [illegible]

[illegible] اصل ہوا
[illegible] ہیں
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] ہر وقت [illegible]
[illegible] بالذات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا معاملہ [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام کے ساتھ [illegible]
داخل ہے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] کے ساتھ
[illegible]
[illegible]
اور حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]
داخل ہے [illegible] یوسف علیہ السلام کے
[illegible] حضرت [illegible]
علیہ السلام [illegible]
[illegible] کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی شہرت [illegible] محبت [illegible] حصہ [illegible] ہوئی کی
اسے [illegible] حضرت یعقوب علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یا تعلق [illegible] جس سے محبت ہو گی ان کے صدمہ کا علم بھی ہو گیا
[illegible] یوسف علیہ السلام کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے حق میں [illegible] حضرت یعقوب علیہ
السلام [illegible]
[illegible] لا احصی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جیسا کہ اور اسم دیگر مرد ل ست چہ ہم دراصل
اتنی کہ کتب وغیرہ کو مشاہدہ میں حسد تھا
یوسف سامعہ کی خدمت میں شکر واجب ہے
شاہد جاں اسمہ کا جواب مدنی صورت کو نہ
خود یوسف علیہ السلام نے تم ہم سے
زلف یار کا مدنی حجت نہ ہم دیں جاں
جواب بات لیکن جاں بی معدہ وحشت کہ
صورت کے معدہ میں مستحق نہ دیکھو
کہ شیطانی خود پیش کرکے کہا کہ بیں پھر
کیا زمین وقتی وقت پر اطہر شوہر دستار
منصور ہی پر ظاہر ہے ہمیشہ نعمت
کے خلاف شاہ ان بہت کی وہ یکساں ہی ہے
بے حس کیجیے جس حق کی آپ بہت کرکے
بہت سی مقصود یہ بات دستاویز کیا
کی بعد کیا بات جسمت میں نزول ہے
کہ فن ادعی جو کبائر ہیں ایک مصدر میں
معصوم کہ کی نسبت بندہ کے راہ معصوم کہیں
کی وجہ تم یہ اتفاقات تحمل حق میں ہیں
کسی بات کا معصوم ہو کر بالاتفاق
ترکہ اور وہ کی اسی صورت کب جو
بعد از وصف کی اصول وہ قابل بیان ہے
اور قبل ہو جن میں بلا تابعیت صغیر
مثل ملاح کو صورت و اللہ اعلم
رحمت میں وقت پیدا ہو گیا
کہ ہم کو یہ امر بری آپ جیسی سے

مسافر جیسا ہوتا ہے جیسا کہ جو دست کا انتقامی سے
سی مذکور ہے جیسے کہ اس بھاولت کرتے تھے
اب روایت کہ حسب مصداق خواہ کیوں نہ ہو
ایسی ہی شکر ہیں وہ شیطانی تو پھر حاصل ان دونوں کے
مصدر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں فرق
کچھ نہیں ہے کہ فرق ہیں اور شیطان میں ہے تو چھوڑ
پھر ونا معصوم ہے اگر پہ ہے اور میں زحمت
اور اعتراض ہو سکی کوئی تفصیل کی ہر چیز پہ ہے تو اس کا
جواب یہ ہے کہ کبائر روئے یہی بات معقول جز
ہیں اور معاون ہیں وہ مستحق معصوم میں ہو گئے
بلکہ کسی پیر کے مصدر ہو گیا تھے جس میں ایک
کا حج مسافر کی نسبت معصوم کی بہ رسمیت ہے
کیونکہ کبائر میں بہت سے سنے کوئی مصدر میں
نیت کو نہیں ہوگی اور ان کے بیان میں جو ہیں
تھا سب میں ہو کی ہیں وہ ان بیٹوں کا خلاف مصدر
احوال کا حکم ہی نسبت ہو سکتا ہے دیکھو کہ کبائر میں ہے
متعلق جو ہے ہو کسی کے ساتھ ہوا ہو پھر کسی امر
صغائر میں شمار ہے اگر کسی دوسرے کے ساتھ ہو تو حرام ہے
نزاع بیوی کے ساتھ لازم نہیں بلکہ خطبہ کے ہیں
صغائر میں حج کی بھی ہو کیسے ہو نفس کا
حج کبائر کی طرف ہوا واقع اس لئے پھر جو اس
پہ بیان ہوئی کی ملاح کے جس کا اصل حکم
کسی ارضی ہے اس کی اصل بات وہ کی تصور ہو گیا
علم ہو کیسی کا حق پہنچا کر اس حیثیت کی اطلاع
ہو جو معلوم ہو گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۹۔ [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

الرسول المعظم و عصمته في عهد طفولته

۱۰۰۔ عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاه جبريل وهو يلعب مع الغلمان فأخذه فصرعه فشق عن قلبه فاستخرج منه علقة فقال هذا حظ

۹۹۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم عہد طفولیت

۱۰۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس وقت آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے [illegible] اور کہا کہ آپ کے دل سے شیطان کا حصہ [illegible] نکال دیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم دورِ شباب

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رجاله [illegible]
حسن متصل رجاله ثقات. كذا في المواهب.

[illegible]
[illegible]
[illegible] سے ہی ہوئی کو کلی۔
[illegible] یہاں سے جا کر [illegible] آخر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یہاں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرسول العظیم ... حضرت

عن ابی ہریرۃ ... صلی اللہ علیہ وسلم ...

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کا معجزہ

[illegible]

من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی

حضور کی نسبت معلوم ہوا کہ جس شخص نے حضور کو خواب کی حالت میں دیکھا یا خواب سے بیدار ہو کر دیکھا کہ

شیطان میری صورت نہیں بن سکتا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرسول الاعظم محق الشیاطین بحضور اصحابہ

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کا شیطانوں پر رعب اور دبدبہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الرسول الأعظم [illegible] الشيطان من [illegible] الأصنام في [illegible] العرب

[illegible]

آپ کا [illegible] شیطان کی مایوسی

[illegible]

اس حدیث کو [illegible] روایت کیا ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے باب الوسوسہ [illegible] ۔

الرسول المعظم طاہر فی فطرتہ السلیمۃ

۱۱۱۳ - عن شبیب بن أبی روح عن رجل من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ فلما صلی قال ما بال أقوام یصلون معنا لا یحسنون الطهور وإنما یلبس علینا القرآن أولئک۔ رواہ النسائی۔

اور چونکہ بعض لوگ کسی [illegible] عرب میں [illegible] کی عبادت کرتے [illegible] غالب وہ صرف ایک دوسرے کو [illegible] ہی کی [illegible] ہوتا ہے ۔ مسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت سلیمہ کی پاکیزگی

۱۱۱۳ شبیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں سورہ روم پڑھی آپ پر اس میں شبہ ہو گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا لوگوں کو کیا خیال ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور پھر وضو ٹھیک طریقے سے نہیں کرتے یہی لوگ ہیں جو ہمارے قرآن پڑھنے میں شک و شبہ کا باعث بن جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

ف: اس حدیث میں ان الفاظ سے [illegible] ۔ آپ کی صحبت [illegible] الحمد للہ [illegible] ہے

۱۱۳ [illegible]

[illegible]

١١١٣ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١١٥ [illegible]

[illegible]

[illegible]

١١١٤ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١١٥ [illegible]

[illegible]

[illegible]

١١١٦ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١١٥ [illegible]

[illegible]

الرسول المجتبیٰ [illegible] عزوجل

۱۱۱۴- عن [illegible] النبی صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] انت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
۱۱۱۵- [illegible]
[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر الٰہی طرف جو [illegible]

۱۱۱۶- [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
۱۱۱۷- [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
۱۱۱۸- [illegible]
[illegible]

الرسول العظيم و توسيع الله له في صفة اليقين

۱۱۱۸ ـ عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وصاحب الصور قد التقم القرن وحنى جبهته واصغى سمعه ينتظر ان يؤمر ان ينفخ فكان ذلك ثقل على اصحابه فقالوا كيف نفعل يا رسول الله وكيف نقول قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا ـ رواه الترمذي

۱۱۱۹ ـ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يهريق الماء فيتمسح بالتراب فاقول يا رسول الله ان الماء منك قريب فيقول ما يدريني لعلي لا ابلغه ـ رواه في شرح السنة وابن الجوزي في كتاب الوفاء

۱۱۲۰ ـ عن عبد الله بن عمرو قال مر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما هذا فقلنا قد وهى فنحن نصلحه فقال ما ارى الامر الا اعجل من ذلك

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم آخرت کا استحضار اور اس کا یقین

۱۱۱۸ ـ ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام سے رہوں جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور کو منہ میں لئے ہوئے پیشانی جھکائے اور کان لگائے منتظر ہے کہ کب اس کو پھونکنے کا حکم ہو۔ صحابہ پر یہ بات گراں گزری، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم کیا کریں اور کیا کہیں؟ فرمایا کہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا ـ ترمذی

۱۱۱۹ ـ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے بعد مٹی سے تیمم کر لیتے، میں کہتا یا رسول اللہ پانی تو آپ سے قریب ہے، آپ فرماتے مجھے کیا خبر شاید میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں ـ شرح السنہ

۱۱۲۰ ـ عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے، ہم اپنی ایک جھونپڑی درست کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا یہ کمزور ہو گئی تھی اس کو درست کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو موت کو اس سے بھی جلدی آنے والا سمجھتا ہوں

۱۱۲۰ ـ [illegible]
[illegible]
[illegible]

حدیث ... رواہ احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب .

الرسول المعظم صلى الله عليه وسلم يكون الدنيا أهون عنده من جدي معروضة

١١٢١ عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّ بجدي أسكّ ميت فقال أيكم يحب أن هذا له بدرهم فقالوا ما نحب أنه لنا بشيء ... قال فوالله للدنيا أهون على الله من هذا عليكم . رواه مسلم

١١٢٢ عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة . رواه احمد والترمذی وابن ماجه

... رواہ احمد ترمذی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر میں متاعِ دنیا کی حقیقت

١١٢١ جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون اس کو ایک درہم میں لینا قبول کرے گا۔ لوگوں نے کہا ہم تو اس کو ایک پیسہ میں بھی نہ لیں۔ آپ نے فرمایا بخدا جتنا ذلیل تم اس کو سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ کے سامنے دنیا اس سے زیادہ ذلیل ہے۔ (مسلم)

١١٢٢ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیا کی قدر مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو وہ اس کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔ (ترمذی وغیرہ)

[illegible]

١١٢١ [illegible]

[illegible]

١١٢٢ [illegible]

[illegible]

۱۱۴۳۔ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَہٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَ یَرْجِعُ۔ رواہ مسلم

۱۱۴۴۔ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ فِیْ مَرَضِہٖ سِتَّۃُ دَنَانِیْرَ اَوْ سَبْعَۃٌ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَہَا فَشَغَلَنِیْ وَجَعُ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِیْ عَنْہَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّۃُ اَوِ السَّبْعَۃُ قُلْتُ لَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کَانَ شَغَلَنِیْ وَجَعُکَ فَدَعَا بِہَا ثُمَّ وَضَعَہَا فِیْ کَفِّہٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِیِّ اللّٰہِ لَوْ لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَہٰذِہٖ عِنْدَہٗ۔ رواہ احمد

۱۱۴۳۔ مستورد بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے واللہ دنیا کی نسبت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہی ہے جتنا کہ تم اپنی انگلی دریا میں ڈالو پھر دیکھو کہ وہ کیا لے کر واپس لوٹتی ہے۔ (مسلم)

۱۱۴۴۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں میرے پاس آپ کے چھ سات دینار امانت کے طور پر رکھے ہوئے تھے آپ نے حکم دیا تھا کہ میں ان کو تقسیم کردوں مگر آپ کی بیماری میں لگ کر میں ان کو بھول گئی پھر آپ نے پوچھا وہ چھ یا سات دینار تقسیم ہوگئے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم تقسیم نہیں ہوسکے صرف آپ کی علالت کی وجہ سے مجھ سے یہ غفلت ہوگئی۔ آپ نے ان دیناروں کو منگا کر اپنے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اللہ کے اس نبی کے متعلق کیا گمان ہے جس کی یہ حالت ہو کہ وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ یہ دینار اس کے پاس موجود ہوں۔ (احمد)

[illegible]

۱۱۴۳۔ [illegible]

۱۲۲۵ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ
لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ
إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ . رواه احمد والترمذی

۱۲۲۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا
لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ
رواه البخاری وعن [illegible]

۱۲۲۷ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي
جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا

۱۲۲۵ - ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر پیش کیا
کہ وادی مکہ کو میرے لئے سونا بنا دے میں نے عرض کیا نہیں اے میرے رب بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن
پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں جب بھوکا رہوں تو تیرے سامنے گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں اور
جب پیٹ بھروں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔ (احمد، ترمذی)

۱۲۲۶ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر
سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ تین راتیں نہ گزریں اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی رہے
مگر اتنا جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں۔ (بخاری)

۱۲۲۷ - ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے جب اٹھے تو
آپ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات پڑ گئے تھے ابن مسعود نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ ہمیں حکم دیتے
[illegible]

[illegible]

[illegible] رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ

[illegible]

۲۸ وعن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اصحاب القبور رواہ البخاری

الرسول الاعظم وابتعاده عن الاثام

۲۹ وعن عائشة قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرهما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منه وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسه فی شیء قط الا ان تنتهک حرمة اللہ فینتقم لله بها متفق علیه

۳۰ وعن عائشة قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط بیده

[illegible]

[illegible] (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) [illegible]

۲۸ حضرت ابن عمر بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے کہ تم ایک مسافر ہو یا رستہ چلتے راہ گیر ہو اور اپنے نفس کو ایسا سمجھو جیسے قبر کا مردہ (بخاری شریف)

حرمت گناہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی نفرت و بیزاری

۲۹ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا گیا ہو تو آسانی کی خاطر آپ اسی کو اختیار فرماتے جو دونوں میں آسان تر ہوتی جب تک اس میں گناہ کا شائبہ نہ آجاتا تو پھر آپ سب سے زیادہ کنارہ کش ہوتے [illegible] اور آپ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر اس صورت کے کہ کسی نے اللہ کی حرمت کو توڑا ہو تو پھر اللہ کی خاطر آپ اس کا انتقام لے کر رہتے تھے (متفق علیہ)

۳۰ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں [illegible]

---

۲۸ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رواہ مسلم

۱۲۹ [illegible]

[illegible]

[illegible] (مسلم شریف)

۱۳۰ [illegible]

[illegible]

۱۳۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱۱۳ عن ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

۱۱۱۴ ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ فِیْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ رواہ ابو داود و [illegible]

[illegible] والدارمی

۵۹۶۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاہُ الْکَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَ اَبَاہُ فَقَالَ لَہَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاہُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَا اَبَتَاہُ مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاہُ یَا اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاہُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

رواہ البخاری

[illegible] بھی [illegible] کا [illegible] ہوں کہ [illegible]

[illegible] کی شدت [illegible] کسی کا بھی [illegible]

[illegible] ابوداود ، ترمذی

۵۹۶۱ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی شدت زیادہ ہو گئی اور بہت بے چینی

حضرت فاطمہ نے فرمایا ہائے ابا جان کی تکلیف۔ آپ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہیں [illegible] آپ کے

[illegible] پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ [illegible]

[illegible] اے ابا جان آپ نے رب کا بلاوا قبول کر لیا۔ اے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے

اے ابا جان ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔ پھر جب آپ دفن ہو چکے تو حضرت فاطمہ نے

فرمایا اے انس تمہارے دلوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو۔

(بخاری - [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۹۶۱ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عن عائشة قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم حسبك من صفية كذا وكذا تعني
قصيرة فقال لقد قلت كلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته رواه احمد والترمذي وابو داود

عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما احب اني حكيت احدا وان
لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه

عن انس قال بلغ صفية ان حفصة قالت بنت يهودي فبكت فدخل عليها النبي صلى الله
عليه وسلم وهي تبكي فقال ما يبكيك فقالت قالت لي حفصة اني ابنة يهودي فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ... [illegible]

[illegible]

(ترمذی) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... حدیث ... صحیح ... حسن

... حسن ...

١٣٨ ۔ عن أسيد بن حضير رجل من الأنصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال أصبرني فقال اصطبر قال إن عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل

... کی ... [illegible]

... [illegible]

۱۳۸ ۔ اسید بن حضیر ... سے روایت ہے کہ ایک انصاری ... لوگوں سے باتیں کر رہے تھے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... لکڑی ... آپ کے جسم پر قمیص ہے اور میرے جسم پر قمیص نہیں تھی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اپنی قمیص اٹھا دی ... لپٹ گئے

[illegible]

۱۳۸ ۔ [illegible]

[illegible]

الرسول الاعظم کان ... سلطنۃ کامن اللہ عزوجل

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تحفہ ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم. رواه البخاري.

١١٣١ - عن حكيم بن أبي حرة الأسلمي أنه سمع عبد الله بن عمر سئل عن رجل نذر أن لا يأتي عليه يوم إلا صام فوافق يوم أضحى أو فطر فقال لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لم يكن يصوم يوم الأضحى والفطر ولا يرى صيامهما. رواه البخاري.

١١٣٢ - عن سعيد بن جبير أن ابن عباس قال في الحرام يكفّر وقال ابن عباس لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة. رواه البخاري.

١١٣٣ - عن زياد بن جبير قال رأيت ابن عمر أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها فقال

[illegible] (بخاری شریف)

١١٣١ - حکیم بن ابی حرہ اسلمی کہتے ہیں کہ ابن عمر سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ ہر روز روزہ رکھے گا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر آ گئی تب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز سمجھتے تھے۔ (بخاری شریف)

١١٣٢ - سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کفارہ دینا چاہیے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ (بخاری شریف)

١١٣٣ - زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمر ایک شخص کے پاس آئے جو اپنا اونٹ بٹھا کر [illegible]

١١٣١ - [illegible]

١١٣٢ - [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حسنة [illegible]

[illegible] رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح

الرسول المطاع ووجوب الاتباع بافعاله صلى الله عليه وسلم كلها

١٢٨ [illegible] قال [illegible] اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۔ (ترمذی شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہر عمل میں لازم ہے

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] فقال [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال [illegible]
[illegible]
[illegible] فنزلت [illegible] تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما. رواه البخاري ومسلم

۱۴۹ عن كعب بن عجرة أنه دخل المسجد وعبد الرحمن بن أم الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا إلى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقد قال الله تعالى وإذا رأوا تجارة أو لهوا انفضوا إليها وتركوك قائما. رواه مسلم

۱۵۰ عن [illegible]

[illegible]

۱۴۹ کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا [illegible] (مسلم)

۱۵۰ [illegible]

۱۴۸ [illegible]

[illegible]

[illegible] رواه مسلم

[illegible]

[illegible] رواه مسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رواه البخاري

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل پر اتباع [illegible]

١١٤٣ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أبدا وقال آخر أنا أصوم النهار أبدا ولا أفطر وقال آخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء النبي صلى الله عليه وسلم إليهم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني. متفق عليه

۱۱۵۳ عن عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال أقوام يتنزهون عن الشيء أصنعه فوالله إني لأعلمهم بالله وأشدهم له خشية. متفق عليه۔

ترجمہ: ... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں خبردار قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں ... [illegible] ... لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو شخص میرے طریقہ سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کوئی ایسا کام کیا جس میں آپ نے رخصت پر عمل کیا ... [illegible] ... بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کیا آپ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں ... قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ان سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔ (متفق علیہ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

الرسول المطهر وكون تقريره صلى الله عليه وسلم حجة في الدين

۱۱۵۸ عن ابن عباس ان ام حفيد بنت الحارث بن حزن اهدت الى النبي صلى
الله عليه وسلم سمنا واقطا واضبا فدعا بهن النبي صلى الله عليه وسلم فاكلن على
مائدته فتركهن النبي صلى الله عليه وسلم كالمستقذر لهن ولو كن حراما ما اكلن على
مائدته ولا امر باكلهن رواه البخاري

۱۱۵۹ عن جابر قال كنا نعزل والقرآن ينزل متفق عليه وزاد مسلم فبلغ ذلك النبي صلى
الله عليه وسلم فلم ينهنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات پر خاموشی بھی شریعت میں ایک مستقل دلیل ہے

۱۱۵۸ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی خالہ ام حفید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً گھی،
پنیر، اور چند گوہ روانہ کیں، آپ نے ان کو منگایا اور آپ کے دسترخوان پر
رکھے گئے اور کھائے گئے لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح نفرت سے چھوڑ دیا جیسے کسی
کی چیز سے گھن آتی ہو اگر یہ حرام ہوتیں تو آپ کے دسترخوان پر
نہ رکھی جاتیں اور نہ ان کے کھانے کا حکم دیا جاتا۔ (بخاری شریف)

۱۱۵۹ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عزل کیا کرتے تھے اور اسی وقت قرآن نازل ہوتا تھا۔ مسلم کی روایت میں
یہ بات زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس سے منع
نہیں فرمایا۔ (عزل کا مطلب یہ ہے کہ انزال کے وقت عضو باہر نکال لیا جائے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو)

۱۱۵۸ [illegible]

۱۱۵۹ [illegible]

۱۳۰ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۴ - حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۳ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ثم [illegible] بين الرجل [illegible] وقد [illegible]
[illegible] فقال رجل [illegible] فيه [illegible]
[illegible] عليه وسلم [illegible]
[illegible] اذا لم تستحي فاصنع ما شئت [illegible] اروي بالكسر [illegible]
[illegible] وفي كتاب الادب [illegible]
[illegible] وذلك [illegible] اهل [illegible]
[illegible] في كتاب الانبياء [illegible]
[illegible] على اهل الارض ولا [illegible]

[illegible] علیہ وسلم نے [illegible] ایک شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

١١٩٣ عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اگر انبیاء علیہم السلام معصیت [illegible]

١١٩٣ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

١١٩٣ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

احادیث العصمۃ ... [illegible]

[illegible] عصمۃ الرسول ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

۱۳۳۳ - [illegible] ... جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ کی عصمت کے خلاف تعجب ... [illegible]

۱۳۳۴ [illegible] ... حضرت ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۴۱۰ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱۶۹ عن [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] اخرجه [illegible]

۱۱۷۰ عن ام [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۷۱ عن ابی [illegible] الخدری قال [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
من القرآن وقال لا [illegible]
[illegible]

۱۱۶۹۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۷۰۔ [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

۱۱۷۱۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۶۹۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۱۷ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اللہ علیہ وسلم [illegible]

۱۱۴۳ - عن أبي سعيد بن المعلى قال كنت أصلي في المسجد فدعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم أجبه
ثم أتيته فقلت يا رسول الله إني كنت أصلي فقال ألم يقل الله استجيبوا
لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم ثم قال لي لأعلمنك سورة هي أعظم السور
في القرآن قبل أن تخرج من المسجد ثم أخذ بيدي فلما أراد أن يخرج قلت له
ألم تقل لأعلمنك سورة هي أعظم سورة في القرآن قال الحمد لله رب العالمين
هي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته . رواه البخاري

الرسول الأعظم يعرض على جبريل صلى الله عليه وسلم القرآن

۱۱۴۴ - عن أبي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

۱۱۴۳ [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عظمت

۱۱۴۳ - [illegible] سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] [illegible] الله عز وجل [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] على لسان عمر

صاحب [illegible] اور [illegible] شعر میں شک ہوا تو آپ فرماتے [illegible] کی [illegible]

[illegible] کے [illegible] کی زبان سے [illegible]

[illegible] (بخاری شریف)

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] اس [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] ایک [illegible] اشرف [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

دعوة الأنبياء عليهم الصلاة والسلام [illegible] من جهة البشرية

۵۳۴۸ - عن أبي سعيد وعن أبي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم إني أتخذ عندك عهدا: محمد بشر يغضب كما يغضب البشر فأيما مؤمن آذيته أو سببته أو جلدته فاجعلها له كفارة وقربة تقربه بها إليك يوم القيامة. رواه أبو يعلى قال الهيثمي وإسناده حسن وأخرجه الشيخان ... عن أبي هريرة كما في الخصائص ص ۲۴۴ ج ۲

۵۳۴۹ - وعن شرقي بن قطامي عن أبي الطفيل عامر بن واثلة ... [illegible] ... يا أبا الطفيل لما

انبیاء علیہم السلام سے صادر کلمات کا بر محل صادر ہونا بھی صرف بشریت کی بنا پر ہوتا ہے

۵۳۴۸ - ابو سعید اور ابو ہریرہ ... بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... [illegible] ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۳۴۹ - [illegible] ... ابو الطفیل ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... واقعہ بیان کیا

۵۳۴۸ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بن گیا ہے

[illegible] أن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رواه الطبراني في الأوسط [illegible]
[illegible]

١١٥٧ عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] حفصة بنت
عمر [illegible] فقال لها [illegible] فبلغت حفصة [illegible] فدخل رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] فقال الرجل
[illegible] يا رسول الله [illegible] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]
يا حفصة [illegible] يا رسول الله [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
[illegible]
[illegible] (کنز العمال)

۱۱۵۸ — [illegible] روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت حفصہ کے [illegible]
[illegible] حضرت حفصہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] حفصہ [illegible]
[illegible] یا رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ نے [illegible]
[illegible] حفصہ [illegible] یا رسول اللہ [illegible]

آپ [illegible]

۱۱۵۹ — [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
۱۱۶۶ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۱۱۶۷ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

...سَنَتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ [illegible] رَوَاهُ أَحْمَدُ

١٨٦٨ – عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي [illegible]

[illegible] فَاجْعَلْهَا لَهُ [illegible] وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ [illegible] زَكَاةً وَرَحْمَةً ۔ رواہ [illegible]

١٨٦٩ – عَنْ سَلْمَانَ [illegible] سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ مَنْ [illegible]

[illegible] فَاجْعَلْ ذٰلِكَ [illegible] رواہ الطبرانی فی الکبیر

۲۳۳/۶ -

پہنچیں کہ اس طرح میں سے چھوٹ گئے ہیں، تو الٰہی جس کسی کو میں نے برا کہا ہو یا برا بھلا کہا ہو تو

اس کے حق میں اس کو رحمت [illegible] اس کے علاوہ [illegible] قرب کا سبب بنا دے یا [illegible]

پہنچا یا اس کے قریب ہو [illegible] کلمات فرمائے۔ (احمد)

۱۸۶۸۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی میں بھی بشر ہوں تو جس مسلمان کو میں نے

برا بھلا کہا ہو یا اس کو [illegible] یا لعنت کی ہو [illegible] اس کے حق میں اس کو

باعث رحمت و برکت اور قیامت کے دن اپنے حضور میں باعث قربت بنا (بخاری)

۱۸۶۹۔ حضرت سلمان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ الٰہی جس

کسی کو حالت غصہ میں میں نے [illegible] یا لعنت کی ہو اور وہ مسلم [illegible] تو اس کے حق

میں [illegible] قرب کا سبب بنا دینا۔ (طبرانی)

۱۸۶۸۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۸۶۹۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۱۸۰ عن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق قال قال فلان يشتكي إلى النبي صلى الله عليه و
سلم فذكر النبي صلى الله عليه وسلم أخبر بوجعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم
كل ذلك فتعمل بخطايا حتى تأتي رواه ابن عساكر صحيح

۱۱۸۱ عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه أن رجلا أكل عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا أستطيع قال لا استطعت ما منعه إلا الكبر قال فما
رفعها إلى فيه (رواه مسلم) رياض الصالحين ص ۹۵

۱۱۸۲ عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على أعرابي يعوده وكان إذا
دخل على مريض يعوده قال لا بأس طهور إن شاء الله فقال له لا بأس طهور إن شاء الله

۱۱۸۰ عبد الرحمن صدیق اکبر کے فرزند ارجمند روایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اپنی بیماری کا ذکر کرتا اور جب آپ گفتگو فرماتے تو دستور کے طور پر کہتا کہ اب صحت یاب ہو گیا اور
ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اسی طرح جھاڑ دیتا ہے جب تک وجہ کی تکلیف ہو اس کا موجب ہو
۱۱۸۱ سلمہ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بائیں ہاتھ سے کھانا
کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا دائیں ہاتھ سے تو نہیں کھا سکتا (بہانہ بنایا) آپ نے
فرمایا بڑائی کی وجہ سے نہیں کھاتا اچھا پھر جب تک یہ رہے گا نہ کھا سکے گا پس وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ
منہ تک نہ اٹھا سکا (مسلم)
۱۱۸۲ ابن عباس راوی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی شخص کے پاس اس
کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو جاتے تو
یہ کلمات فرمایا کرتے تھے کوئی حرج نہیں کوئی تکلیف نہیں انشاء اللہ تعالیٰ بیماری گناہوں سے پاک
کرنے والی ہے (رواہ ا)

رہیں تو بھی جو ... اگر صبر ... ایک ... کی طرح ... اپنی ... ہے
اگر کسی صاحب بہل ... دیکھ ... کے سوا ان اور ... ہو سکتا ہے
بائیں ہاتھ سے ... کھانا ... جائز نہیں ... البتہ ... ہاتھ
استعمال ہو سکتا ہے ... سے ... کو بھی ... دی جائے
۱۱۸۲ ... عیادت ... ہے ... سے ... تھا کہ ...
جس کی ... کو ... سے ... ہے ... سے
... ہو ... جب ... ہو ... کے ... دعا ...

انہ قال لابن مثنی عن شیخ کبیر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] رواہ البخاری

منها استغفار النبي صلى الله عليه وسلم

۱۱۸۳ - عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر من سبعين مرة - رواه البخاري

۱۱۸۴ - عن الاغر المزني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس توبوا الى الله فاني اتوب اليه في اليوم مائة مرة - رواه مسلم

۱۱۸۵ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه ليغان على قلبي

وہ بوڑھا برگزیدہ نہیں یہ تو ایک سخت بوڑھے کو [illegible] ہے [illegible] کو قبرستان میں [illegible]
سے [illegible] وہاں اچھا نہیں ہوگی۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ استغفار

۱۱۸۳ - ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں ایک ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری شریف)

۱۱۸۴ - اغر مزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو کیونکہ میں بھی ایک دن میں سو سو دفعہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

۱۱۸۵ - اغر مزنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے قلب پر ایک بادل سا چھا جاتا ہے

[illegible] قلب پر [illegible]
[illegible]
۱۱۸۵ [illegible] استغفار [illegible]
آدمی [illegible] اللہ تعالیٰ کے حضور [illegible] معصوم [illegible]
[illegible]
[illegible]
حالانکہ حضرت آدم علیہ السلام [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منها عبادة النبي صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۸۴ - عن المغيرة قال قام النبي صلی اللہ علیہ وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا ۔ متفق عليه

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عبادت

۱۱۸۴ - مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں اتنا قیام فرمایا کہ آپ کے پیروں پر ورم چڑھ گیا اس پر لوگوں نے عرض کی آپ کے تو اگلے پچھلے معاملات سب درگزر ہو چکے اب آپ کس لیے یہ مشقت اٹھاتے ہیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا تو کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں ۔ متفق علیہ

(۱۱۸۴) انبیاء علیہم السلام کی کامل عبادت کا کبھی یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ درحقیقت امت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الانبیاء والرسل علیہم الصلوۃ والسلام وعددھم

[illegible] ۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ کم الانبیاء؟ قال مائۃ الف نبی واربعۃ وعشرون الفا قلت یا رسول اللہ کم الرسل منہم؟ قال ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر جما غفیرا ... اربعۃ سریانیون آدم وشیث ونوح وخنوخ وہو ادریس وہو اول من خط بالقلم واربعۃ من العرب ہود وصالح وشعیب ونبیک یا ابا ذر واول نبی من انبیاء بنی اسرائیل موسیٰ وآخرہم عیسیٰ واول النبیین آدم وآخرہم نبیک ... اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ وذکر صاحب الدر المنثور [illegible] ... [illegible] الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول [illegible] ... ابن عساکر [illegible] ...

حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی تعداد

[illegible] ۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ انبیاء کی تعداد کتنی تھی؟ آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ان میں رسول کتنے تھے؟ آپ نے فرمایا تین سو تیرہ کی بڑی جماعت ... ان میں سے چار سریانی ہیں آدم، شیث، نوح اور ادریس علیہم السلام ... اور چار عرب کے ہیں ہود، صالح، شعیب علیہم السلام اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی اسرائیل میں سب سے پہلے نبی موسیٰ علیہ السلام تھے اور سب سے آخری عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ اور نبیوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ [illegible]

(ابن حبان)

[illegible] انبیاء علیہم السلام کی ... [illegible] ... انبیاء علیہم السلام ... [illegible] ... انبیاء علیہم السلام کی ... [illegible] ... انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا	[illegible]
ان اللہ لا یحب کل مختال فخور	[illegible]
لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص	[illegible]
علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم	[illegible]
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت	[illegible]
وہو رب العرش العظیم	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نفس انسانی سب حقیقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رنگ کا عام اطلاق

[illegible]

رسالت کے عام معنی

[illegible]

نشے کے دوسرے معنی

[illegible]

بلکہ یہ علم [illegible] محض [illegible] کا ہے [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] [illegible]
یہاں گفتگو ان کے علوم [illegible] میں نہیں بلکہ خاص [illegible] [illegible] رسول [illegible] احسان کے تو
کیا ہے اور جو تشریح اوپر بیان کی گئی ہے وہ ان سے [illegible] کی ہے۔

یہ واضح رہے کہ نبی اور رسول کے الفاظ [illegible] کے کلام مبارک کے [illegible]
سکتے ہیں جو کہ علم کلام میں [illegible] کوئی کتاب ایسی ہی ہوئی [illegible]
تشریح نہ کی گئی ہو۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ اصطلاحات [illegible] واسطہ ہے [illegible] مسئلہ [illegible]
پیش کیا ہے۔ صاحب مسئلہ [illegible] نظری جانب [illegible]
بیان اس کا [illegible] صفت [illegible] حضرت [illegible]
قدس سرہ فرماتے تھے [illegible] پوری کتاب [illegible]
خالی [illegible] ہے۔

اس لیے [illegible]
[illegible] روایت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ الاعظم محمد النبی الامی المطلبی الہاشمی

اول انبیاء خلقا و آخرہم بعثا صلوات اللہ و سلامہ علیہ

[illegible]

[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت آدم علیہ [illegible]
[illegible] حضرت آدم علیہ السلام کے
[illegible] حضرت
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت آدم علیہ السلام
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] لا [illegible] ہم   [illegible]

[illegible]   [illegible]

[illegible] علیہ السلام   [illegible]

[illegible]   [illegible]

یہ سوال ہو سکتا ہے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت [illegible] اس کا جواب ظاہر ہے [illegible]

[illegible] حیثیت [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دعا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

[illegible] آپ کو [illegible] آپ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام سے حضرت [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم [illegible]

[illegible]

[illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مستقل طور پر [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] قرآن کریم کی ایک [illegible] یہ کہ [illegible]
کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین [illegible] آخر تک [illegible] دین ایک ہی [illegible]
پر جو اختلاف [illegible] اسی طرح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت
مبارک سے [illegible] یہودی [illegible] رکھتے ہیں بیت المقدس بیت
اللہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بجائے بیت المقدس کے [illegible] مستقبل قرار دیا اس کے بعد [illegible]
خلافتیں [illegible] جب [illegible] قبلہ [illegible] تھا [illegible] بیت المقدس کے [illegible] مستقبل [illegible]
ہی [illegible] ایک [illegible] یہ بھی تھی کہ [illegible] سب اختلافات [illegible]
[illegible] اس کی صحت بھی تھی کہ آپ [illegible] اصل دین ہمیشہ ایک
ہی [illegible] اسی سے اختلافات کی [illegible] اس لیے مدینہ میں آکر آپ
نے بیت المقدس ہی کا استقبال فرمایا اور [illegible] ثابت [illegible] کہ [illegible] اصول کی [illegible]
[illegible] اہم مقصد [illegible] ثابت کر دیا
[illegible] صرف ایک [illegible] کے [illegible] اصل مقصد [illegible]
[illegible] حقیقت کہ آپ نے
[illegible] استقبال [illegible] کی [illegible]
[illegible] سمجھا دیا۔

غرض جب [illegible] ایک [illegible] کی [illegible]
[illegible] ایک ہی [illegible] اس کی صحت [illegible] کہ جس طرح ایک
[illegible] قبلہ کا استعمال کیا تھا اسی طرح ایک [illegible]
[illegible] کوئی اختلاف [illegible]
انبیاء علیہم السلام [illegible] کوئی اختلاف [illegible] اختلافات [illegible]
[illegible] کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین [illegible]
[illegible] عیسیٰ علیہ السلام [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] مقصد [illegible] اس مقصد کی
تکمیل کے لیے [illegible]

[illegible] ... ہوتا ہے ... [illegible]

[illegible] ... ہے ... [illegible]

[illegible] ... مسئلہ ... [illegible]

[illegible] ... شدید ... [illegible]

[illegible] ... اعمال ... [illegible]

[illegible] ... قیامت ... [illegible]

[illegible] ... علیہ ... [illegible]

۱۴۸ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء ما صدقت وان من الانبياء نبيا ما يصدقه من امته الا رجل واحد رواه مسلم

۱۴۹ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه مسلم

۱۵۰ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة رواه مسلم

۱۵۱ وعن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين

۱۱۸۸- میں جنت کے لیے سب سے پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔ انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری۔ بعض نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک ہی شخص نے کی ہے (مسلم شریف)

۱۱۸۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قیامت کو میں سب اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔ مسلم شریف

۱۱۹۰- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

۱۱۹۱- ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں نبیوں کا امام ہوں گا [illegible]

روایت کیا ترمذی نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٣٠٤ عن [illegible] عن النبي صلى الله عليه وسلم قال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رواه [illegible]

١٣٠٥ وعن [illegible] ان النبي صلى الله عليه وسلم قال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يا رسول الله وما الوسيلة قال أعلى درجة في الجنة لا ينالها إلا رجل واحد وأرجو أن أكون أنا هو. رواه الترمذي

۱۱۹۹ عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر. رواه الترمذي۔

۱۲۰۰ عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي ولاة من النبيين وإن وليي أبي وخليل ربي ثم قرأ إن أولى الناس بإبراهيم للذين اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المؤمنين. رواه الترمذي

۱۲۰۱ عن ابن عباس قال إن الله تعالى فضل محمدا صلى الله عليه وسلم على الأنبياء وعلى أهل السماء فقالوا يا أبا عباس بم فضله الله على أهل السماء قال إن الله تعالى قال لأهل السماء ومن يقل منهم إني إله من دونه فذلك نجزيه جهنم كذلك نجزي الظالمين وقال الله تعالى لمحمد صلى الله عليه وسلم إنا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر

کہا اے اللہ کے رسول وسیلہ کیا ہے، فرمایا جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔ (ترمذی)

۱۱۹۹ ابی بن کعب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی)

۱۲۰۰ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں اور میرے دوست میرے باپ اور میرے رب کے خلیل ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ ابراہیم کے قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔ (ترمذی)

۱۲۰۱ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور آسمان والوں پر فضیلت دی لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس آسمان والوں پر کس وجہ سے فضیلت دی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا جو ان میں سے یہ کہے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی تاکہ

[illegible]

[illegible] الاعلام [illegible]

[illegible] الاحاد [illegible]

[illegible]

[illegible] وقس على هذا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوالبشر سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اوّل نبی یا شخص فی الارض

حضرت آدم علیہ السلام کے حالات میں جو قامت قابل ذکر ہیں ان میں سب سے پہلے یہ ہے کہ جب
تم یہاں کہتے ہیں کہ جنت ... گیا تھا جنت عالم بالا میں تھی یا یہ زمین پر ... [illegible]
اس لئے ہے علماء میں سے بعض نے اپنی تفسیر میں کہ اعتقاد اہل سنت والجماعت کہ یہی ہے کہ وہ جنت
الماویٰ یعنی آسمان پر ہے ... سے ثابت ہوتا ہے جیسے کہ قرآن میں ... ہے یہ کہ آدم
علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کے متعلق جو ذکر ہے ... ہے کہ آپ یہاں سے جنت سے
نکالے گئے ... [illegible] ... حضرت آدم علیہ السلام ... [illegible]
... کہ ... [illegible] ... کرتا ہے تو ... [illegible]
... معلوم ہوتا ہے ... نازل کئے ... [illegible]
پیٹے شخص ... کے قول کی طرف ... کتب الشیات

... [illegible] ... علیہ السلام ...
اس ... کے درمیان کوئی ... ہے جس سے ... ہے کہ آدم علیہ السلام ... [illegible]
... [illegible] ... آدم علیہ السلام کے ...
... [illegible] ... بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ... [illegible]
... حضرت ... علیہ السلام ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت آدم علیہ السلام تمام صنعتوں کی تعلیم ... [illegible]
... [illegible] ... حضرت ... [illegible]
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو ... حضرت ... علیہ السلام ... کی تعلیم
... علیہ السلام ... اور ... [illegible]
... [illegible] ... ہے

کسب ... کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...

... سے روایت ہے کہ ... [illegible]

میں دین پھر سب منشاء کی تغییر کریں اور یہی شرعی امور سے ماخوذ ہے تاکہ وحی الٰہی کا طریقہ سکے
رکھا ہے۔ یہی علی خود اس کا طواف کریں۔ (انوار ص ۹۴)

حضرت آدم علیہ السلام کے وصی ہابیل کے قتل کے بعد ... شیث علیہ السلام ... پیدا ہوئے اور جو کسی پر شک کرے۔ یہ کا دل مبارک ہو کسی کا جان ... کو کر دیں ... مطلب یہ ہیں کہ یہ مطلوب ہیں کہ ... شیعہ ہیں ... اصل ... کے ... پیدا ہوا اور ... یہی ... عام ... کا ... اس سے ... شخص کہتا ہے کہ ... ۔ ان لوگوں کا ... سے ... اسلام ... شادی کی ... ان ... جنات ... شادی ... کی لڑکی کے ساتھ کی جائے۔ ہابیل و قابیل ... سب ... تھا ... حضرت آدم علیہ السلام ... ہابیل ... کی ... سکی ... پہلے نہ کی۔

یہاں امام ... حضرت ... کی ... اور ... تھا۔

... حضرت ... علیہ السلام ... حضرت ... علی ... اور ... حسن ... کی ... اللہ علیہ وسلم ... ہے۔ (انوار ص ۹۴)

... حضرت آدم علیہ السلام کی ... حضرت شیث علیہ السلام ... کے ... ہابیل کے قتل ہونے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آدم علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آدم علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الامام احمد

۱۲۱۱ — عن ابي هريرة [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (مشکوٰۃ [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۱۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۱۲ [illegible]

[illegible]

سیدنا ادریس علیه الصلوٰة والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس میں مرزا صاحب نے اعتراض [illegible] کی ہے [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]
کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی تصدیق کو [illegible]
[illegible] تصنیف [illegible] میں بحث کی ہے

۲۱۳ عن [illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رواہ مسلم

۲۲۳ عن [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

۳ [illegible] ہم [illegible] سے [illegible] کرتے
تھے [illegible] آپ [illegible] کے پاس [illegible]
[illegible] کے بھی قائل ہے آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حسب [illegible] ان کے ساتھ مطابق [illegible] بھی [illegible] آپ - [illegible]

[illegible] ایک حدیث [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہ

[illegible] عن [illegible]

۱۲۳ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۴ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] الانبیاء [illegible]

[illegible]

تو اس جہان سے [illegible] جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] اسی طرح حضرت ادریس علیہ السلام بھی [illegible] گئے تھے۔ [illegible]

[illegible]

آسمان پر ان کی [illegible]۔

[illegible]

[illegible] حضرت ادریس علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]۔

سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اول رسول الی الارض

حضرت نوح علیہ السلام کو [illegible] ایک امتیازی خصوصیت حاصل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتا ہے۔

● حافظ ابن کثیرؒ نے ابن عساکر وغیرہ کے حوالے سے ایک [illegible] نقل کیا ہے [illegible] علامہ سیوطیؒ نے درمنثور میں حضرت نوح علیہ السلام کا شجرہ نسب اس طرح تحریر کیا ہے

نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ان کا [illegible] حضرت آدم علیہ السلام کے [illegible] آبادی [illegible] ان ہی کے [illegible] پہلے بت کو [illegible] اور [illegible] سال تک [illegible] دعوت و تبلیغ [illegible] (ان پر [illegible])

حضرت نوح علیہ السلام کی [illegible] سب سے مشہور [illegible] طوفان [illegible] جیسے ظلم [illegible] کے [illegible] سے متعلق [illegible] اس کا [illegible] ہم ذیل میں [illegible] حافظ ابن کثیرؒ کے الفاظ نقل کرتے ہیں جو [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] تک [illegible]

محقق [illegible] ہیں [illegible] اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۳ ـ عن عمر [illegible] سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۴ ـ عن علی [illegible] سمعت النبی صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۵ ـ [illegible]

[illegible]

۲۲۶ ـ [illegible]

[illegible]

۲۲۷ ـ [illegible]

[illegible]

۲۲۸ ـ [illegible]

از قصص [illegible] مولانا [illegible]

[illegible] (تمثال)

[illegible]

سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حسب بیان حافظ ابن کثیر ان کا نسب [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ [illegible]

[illegible] علیہ السلام تھا۔ [illegible]

[illegible] طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے [illegible]

[illegible]

تو عذاب الٰہی سے [illegible] کر دیے گئے۔

حضرت علی سے منقول ہے کہ ان کی قبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیدنا صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۲۰ عَن [illegible] قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الفِتنَةَ [illegible]
[illegible] رواہ الامام احمد [illegible]
[illegible]

۱۲۲۰ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۲۱ - عن جابر رضی اللہ عنہ قال لما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحجر قال لا تسألوا الآیات فقد سألها قوم صالح فکانت ترد من ہذا الفج وتصدر من ہذا الفج فعتوا عن امر ربہم فعقروہا فکانت تشرب ماءہم یوما ویشربون لبنہا یوما فعقروہا فاخذتہم صیحۃ اہمد اللہ من تحت ادیم السماء منہم الا رجلا واحدا کان فی حرم اللہ قیل من ہو یا رسول اللہ قال ہو ابو رغال فلما خرج من الحرم اصابہ ما اصاب قومہ

۱۲۲۲ - ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا معجزوں کی فرمائش نہ کرو۔ صالح علیہ السلام کی قوم نے معجزے کی فرمائش کی ... [illegible]

[illegible]

۱۲۲۳ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رضی الله عنه [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۲۴ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يقول حين خرجنا معه الى الطائف فمررنا بقبر فقال هذا قبر ابي رغال
وهو ابو ثقيف وكان من ثمود وكان بهذا الحرم يدفع عنه فلما خرج اصابته النقمة التي
اصابت قومه بهذا المكان فدفن فيه وآية ذلك انه دفن معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه
اصبتموه معه فابتدره الناس فاستخرجوا منه الغصن. رواه ابوداؤد. قال ابن كثير هذا
[illegible] متصلا كما رواه ابوداؤد
[illegible] هذا الحديث [illegible]

قبر سے نکالا۔ حافظ ابن کثیر کہتے ہیں [illegible] کی [illegible] کے اس
[illegible] قبر ابو رغال کی ہے جو شخص اسی قوم ثمود کا ایک فرد تھا جب قوم پر عذاب آیا تھا
[illegible] حرم کی [illegible] وجہ سے اس وقت عذاب الٰہی سے
محفوظ رہا [illegible] حرم سے [illegible] اس کی قوم پر آیا تھا اسی نے اس کو آ پکڑا
[illegible] اور [illegible] کے ساتھ سونے کی ایک شاخ بھی دفن
کی گئی تھی [illegible] کو [illegible] اور [illegible] سونے کی وہ شاخ
بھی جو اس کو نکال لیا۔ عبدالرزاق

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیل اللہ
وحضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں [illegible] حیثیت سے
نمایاں ہے [illegible] آخر تک [illegible] خصوصیات [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible] کا امام [illegible]
[illegible] خصوصیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بصورت ۴۶ اس لحاظ سے اب مسئلہ کا علم کی شکل چالیس کی بجائے چھیالیس ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ صلوٰۃ والسلام کے بارے میں زیادہ معلومات میسر نہیں اور کتب بائبل کی
معلومات بھی کچھ زیادہ نہیں ہیں اور ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک
بڑا ہی سلسلہ ہے حضرت لوط علیہ السلام کے سوا کوئی ذکر موجود نہیں۔ البتہ یہ بات ہے ان کے متعلق
کہ ان کو صحیفے عطا ہوئے۔ ان صحیفوں کا ذکر ہے کہ سب سے پہلے ان صحیفوں کی تقسیم ہو جاتی
امت توحید پر یعنی شرک کے خلاف جہاد کیا جیسا کہ خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس لیے جب
آپ کے حالات زندگی کے تفصیلی ذکر کی کوئی صورت نہیں تھی۔ وہ کتاب مقدس کی نسبت
سب دنیا مذاہب کی طرف میں ہمیشہ اختلاف رہا ہے۔

آپ کا مسکن بابل یا خوارزم تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سیلا یا امیلا تھا۔ والد جن کا نام
تارخ و قاضی ابن کثیر آزر تھا جو نسب نامہ تارخ اور اپنی کتاب تاریخ لکھتے ہیں اور دونوں کی اتفاق
سے ناموں کی شکل میں اختلاف ہو یا نام کی بعینہ صورت نہیں ہے پھر علم و ادب کا فرق ہی بارہا
لگا جاتا ہے تو بہت سی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح اگر مستقل نام بھی اسی کی صورت میں آ گئے
ہیں تو پھر جھگڑوں میں جو بے وجہ مباحث پیدا ہوگئی ہیں وہ سب آسانی سے حل ہو سکتی ہیں۔ آپ کی
کنیت ابوالضیفان تھی۔ اور آپ کی ایک اہم صفات کا ذکر بھی قرآن کریم میں موجود ہے آپ کی بچپن
ہی میں بت کدہ اور آزمائش بلا ہوئیں آپ کا صبر و استقامت میں کا سب سے بڑا حصہ
قربانی عظیم ہوا آپ پر آتش نمرود سے بڑھ کر عظیم الشان واقعات آزمائش رونما ہو چکے ہیں اس
سلسلے میں جبرئیل علیہ السلام کے حضور پر آپ کا فرمانا کہ حسب بیان ما لا اعلم کفیرت
ہمیں حسب کا شعور ہے

آپ کی بیوی حضرت سارہ جو آپ کی چچا زاد تھیں۔ مطابق ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جن کی یہ کہاں آپ
کی سب سے بڑی تھیں یا اس سے کم ... بہت دنوں تک اولاد نہ ہوئی پہلے کی سے ہم کی نسبت
تھا۔ اگر بطور کی عمر یا حالت زندگی بیان کا فرق ہے جو حسن کا انداز بھی جو دکھاتی تھی ان کی بیس برس تھا
حضرت سارہ کا مصر و قدرتی سفر میں مختلف تھا حسب بیان بائبل ہوا تھا وہاں کا ظالم
کو بادشاہ فرعون جیسا مصر میں ... بن ... اپنی کتاب میں اس کا نام عمرو بن امرؤ
القیس بن ... لکھا ہے

حضور ... حضرت ... حضرت ابراہیم ... کے شہر ... ہیں ...

۱۲۲۹۔ عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لقائم المقام المحمود قال رجل
وما المقام المحمود قال ذاك يوم ينزل الله تعالى على كرسيه فيئط كما يئط الرحل
الجديد من تضايقه به وهو كسعة ما بين السماء والأرض ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون أول من يكسى
إبراهيم يقول الله تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم أكسى على إثره ثم
أقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الأولون والآخرون. رواه الدارمي
[illegible]
۱۲۳۰۔ عن [illegible] قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

۱۲۲۹۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ ایک شخص نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ فرمایا وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا تو وہ چرچرائے گی جیسا کہ نیا کجاوہ سوار کی تنگی سے چرچراتا ہے حالانکہ اس کرسی کی وسعت آسمان و زمین کے درمیان کی وسعت کی طرح ہے۔ پھر تم سب کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ لایا جائے گا۔ سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ ارشاد ہوگا میرے خلیل کو پوشاک پہناؤ۔ جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں لائی جائیں گی۔ پھر ان کے بعد مجھے پوشاک پہنائی جائے گی اور میں اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ایک ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔ (دارمی)

۱۲۳۰۔ ابو سعید [illegible] روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے متعلق [illegible]

۱۲۳۰۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۲۳ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم [illegible]
[illegible] ابن ثمانین سنۃ بالقدوم ۔ رواہ بخاری ومسلم ۔

۳۲۳ عن یحییٰ بن سعید [illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible] تبارک [illegible] زدنی [illegible]

۱۳۲۳ [illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible] ۔ (مسلم)

۱۳۲۳ [illegible] ابراہیم علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔ (موطا)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۱۳۳۲ عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم [illegible]
[illegible] وانا اول من [illegible]
[illegible]
[illegible] ابن ابی شیبة
[illegible] العسکری فی الاوائل
[illegible] ابن ابی شیبة [illegible]
[illegible] فی کتاب الاوائل [illegible]
[illegible] وابن سعد [illegible]
[illegible]
[illegible] فی مسند الفردوس [illegible]

۱۳۳۳ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] سب
سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت انہوں نے
فرمائی۔ سب سے پہلے انہوں نے [illegible] سب سے پہلے سر کے بال [illegible]
[illegible] سب سے پہلے [illegible] سب سے پہلے ختنہ کرایا [illegible] انہوں نے سب
سے پہلے [illegible] انہوں نے پہنا۔ سب سے پہلے [illegible] انہوں نے نکالا۔ سب سے پہلے [illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible] سب سے پہلے منبر پر [illegible] خطبہ دیا [illegible]
[illegible] سب سے پہلے [illegible] انہوں نے جہاد کیا۔ سب سے پہلے [illegible] سب سے
پہلے [illegible] انہوں نے [illegible] سب سے پہلے [illegible] انہوں نے کیا۔ سب سے پہلے [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] سب سے پہلے [illegible] کی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

۳۲۲۳ - وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء ... رواه مسلم واهل السنن و
في الصحيحين ذكر [illegible] خمسا.

۳۲۲۵ - وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] رواه البخاري ومسلم

۳۲۲۶ - عن نافع [illegible]

۳۲۲۴ - حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۲۵ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۳۲۲۶ - [illegible]

۳۲۲۷ - [illegible]

[illegible]

۳۲۲۸ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ذبیح اللہ

[illegible]

حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت بڑی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیری کی عمر
میں مل گئی۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بشارت ہوئی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حق میں
جو ذبح ہونے کی وجہ سے بڑی ... ہوا فرمایا ان کی نسل میں بڑی برکت دیگا اور بارہ بڑے بڑے سردار ان میں
پیدا فرمائیگا چنانچہ اسی کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت میں بارہ خلفاء کے
متعلق دی ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ تورات میں اس قسم کی عبارت ہے حضرت ابراہیم سے خطاب ہوا
ہے اور کان منصوص نے ... اور بارہ ... کی امت کی ابتدا بھی ان ہی سے ہوتی ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جس بیوی کے
طلاق دینے کا حکم دیا تھا اس کا نام عمارہ بنت سعد تھا اور جس کے ساتھ رہنے کا حکم دیا تھا اس کا نام سیدہ
بنت مضاض تھا

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زندگی میں ... کی ... ذبح ہونے کے واقعات
سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبیح ہونے میں اہل اسلام اور اہل کتاب کے درمیان اختلاف ہے جس
کی پوری تفصیلات اپنے مقام میں ذکر کی گئی ہیں۔ حافظ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم
کے نظم میں حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پہلے قرآن کریم
نے ذبح کا واقعہ ذکر کیا ہے اور اس کے بعد ارشاد ہے وبشرناہ باسحق نبیا من الصالحین یعنی ذبح
کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی گئی ہے۔ پھر حضرت اسحاق علیہ السلام ذبیح
کیسے ہو سکتے ہیں۔ حافظ موصوف نے یہاں محمد بن کعب قرظی کا ایک دوسرا عجیب استدلال پیش کیا
ہے کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے

فبشرناها باسحق ومن وراء اسحق یعقوب ... اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری
آیت بالا میں جب حضرت اسحاق کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی گئی تھی تو
اب یہ کیسے مناسب تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی ولادت سے قبل صغر سنی ہی میں حضرت اسحاق
علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم دیا جاتا اور وہ فرماتے کہ ایک طرف ان کے ذبح کا حکم دوسری طرف
ان کے فرزند کی بشارت کہ ان دونوں میں جوڑ نظر نہیں آتا۔

واضح رہے کہ ہم نے صرف قرآنی ہی دلائل پر ... خاص طور سے اس بحث کو ... مجلس ... [illegible]
... کے ... حافظ ابن کثیر ... اسلام ... اس مسئلہ پر سوال ... [illegible]

سند میں وہ مجہول ہیں۔

۱۲۳۴ ـ عن صفية بنت شيبة قالت أخبرتني امرأة من بني سليم قالت أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عثمان بن طلحة وقالت مرة إنها سألت عثمان لم دعاك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني كنت رأيت قرني الكبش حين دخلت البيت فنسيت أن آمرك أن تخمرهما فخمرهما فإنه لا ينبغي أن يكون في البيت شيء يشغل المصلي (رواه احمد)
قال في المسند وهذا روي عن ابن عباس ان رأس الكبش لمعلق بقرنيه في ميزاب
الكعبة قد يبس ثم

۱۲۳۵ ـ عن سعيد بن جبير قال ابن عباس أول ما اتخذ النساء المنطق من قبل أم
إسماعيل اتخذت منطقا لتعفي أثرها على سارة ثم جاء بها إبراهيم وبابنها إسماعيل
وهي ترضعه حتى وضعهما عند البيت عند دوحة فوق زمزم في أعلى المسجد (رواه البخاري)

۱۲۳۴ ـ صفیہ بنت شیبہ کہتی ہیں کہ بنو سلیم قبیلہ کی ایک عورت نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو بلایا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۳۵ ـ سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا ... [illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۳۴ ـ [illegible]
[illegible]

ليس بمكة يومئذ احد وليس بها ماء فوضعهما هنالك ووضع عندهما جرابا فيه تمر و
سقاء فيه ماء ثم قفى ابراهيم منطلقا فتبعته ام اسماعيل فقالت يا ابراهيم اين
تذهب وتتركنا بهذا الوادي الذي ليس فيه انيس ولا شيء فقالت له ذلك
مرارا وجعل لا يلتفت اليها فقالت له آلله امرك بهذا قال نعم قالت اذن لا
يضيعنا ثم رجعت فانطلق ابراهيم حتى اذا كان عند الثنية حيث لا يرونه استقبل
بوجهه البيت ثم دعا بهؤلاء الكلمات ورفع يديه فقال رب اني اسكنت من ذريتي
بواد غير ذي زرع عند بيتك المحرم حتى بلغ يشكرون وجعلت ام اسماعيل ترضع اسماعيل وتشرب
من ذلك الماء حتى اذا نفد ما في السقاء عطشت وعطش ابنها وجعلت تنظر اليه
يتلوى او قال يتلبط فانطلقت كراهية ان تنظر اليه فوجدت الصفا اقرب جبل في

ابراہیم علیہ السلام ان کو وہاں لے گئے جہاں ایک درخت تھا وہ بچے کو دودھ پلاتی تھیں یہاں تک کہ ان کو
درخت کے نیچے زمزم کے پاس مسجد کے بالائی حصے میں بٹھا دیا اور اس وقت مکہ میں
کوئی آدمی نہ تھا اور نہ پانی تھا۔ حضرت ابراہیم نے دونوں کو وہاں بٹھا دیا اور ان کے
پاس کھجور کا ایک تھیلا اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھ دیا۔ پھر ابراہیم پیٹھ موڑ کر چلے۔ حضرت اسماعیل کی
والدہ ان کے پیچھے گئیں کہنے لگیں ابراہیم تم کہاں جاتے ہو ہم کو اس میدان میں چھوڑ کر جہاں
کوئی آدمی ہے نہ کوئی چیز۔ بار بار یہی کہتی رہیں۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف
التفات نہ کیا۔ آخر حضرت ہاجرہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے انہوں نے
کہا ہاں۔ تب ہاجرہ نے کہا اب اللہ ہم کو تباہ نہ کرے گا۔ پھر وہ لوٹ آئیں۔ یہاں تک کہ
جب ثنیہ پر پہنچے ابراہیم علیہ السلام جہاں سے وہ لوگ نہیں دیکھ سکتے تھے تو ان کے
سامنے کعبہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی ... اور اسماعیل کی والدہ
اسماعیل کو دودھ پلانے لگیں اور اس مشکیزے کا پانی پینے لگیں یہاں تک کہ
مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا اور ان کو پیاس لگی اور بچہ بھی پیاسا ہوا
وہ بچے کو دیکھنے لگیں کہ وہ تڑپ رہا ہے یا لوٹ رہا ہے۔ ان سے بچے کا یہ حال دیکھا نہ گیا
چنانچہ چلیں اور صفا پہاڑ کو اپنے قریب پایا

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

يا إسماعيل إن الله أمرني بأمر قال فاصنع ما أمرك ربك قال وتعينني قال وأعينك
قال فإن الله أمرني أن أبني ههنا بيتا وأشار إلى أكمة مرتفعة على ما حولها قال فعند
ذلك رفعا القواعد من البيت فجعل إسماعيل يأتي بالحجارة وإبراهيم يبني حتى إذا
ارتفع البناء جاء بهذا الحجر فوضعه له فقام عليه وهو يبني وإسماعيل يناوله الحجارة
وهما يقولان ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم قال فجعلا يبنيان حتى يدورا
حول البيت وهما يقولان ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم [illegible]

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ

۱۳۳۹ عن ابی هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible]

تفسیر العلیم [illegible] بخاری شریف

حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ

[illegible]

...وذکر غیر ذلک رواه الترمذی۔

۲۳۳۔ عن ابن عباس قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال عرضت علی الامم ورأیت سوادا کثیرا سد الافق فقیل هذا موسیٰ فی قومه۔ رواه البخاری۔

۲۳۴۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینة فوجدهم یصومون یوما یعنی یوم عاشوراء فقالوا هذا یوم عظیم وهو یوم نجی اللہ فیه موسیٰ واغرق آل فرعون فصام موسیٰ شکرا لله فقال انا اولیٰ بموسیٰ منهم فصامه وامر بصیامه۔ رواه البخاری۔

۲۳۵۔ عن ... قال سمعت عتبة بن الندر یقول کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ طسم حتی اذا بلغ قصة موسیٰ علیه السلام قال ان موسیٰ آجر نفسه ثمانی حجج او عشرا علی عفة فرجه وطعام بطنه۔ رواه ابن ماجه فی باب ... مسلمة بن علی الخشنی

بیان ... تک کے ... کے عجائبات میں آپ نے ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر فرمایا۔ بخاری شریف۔

۲۳۶۔ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں تو میں نے ایک امت دیکھی کہ جس نے آسمان کے کناروں کو گھیر رکھا تھا۔ اس وقت مجھ کو بتایا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ (بخاری شریف)

۲۳۷۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہاں لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان لوگوں سے کہا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے کہا یہ عظیم الشان دن ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور فرعون کو غرق فرمایا، تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام سے قریب تر ہیں۔ پس آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (بخاری شریف)

۲۳۸۔ عتبہ بن ندر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے طسم پڑھی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے پر پہنچے تو فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال اپنی عفت اور پیٹ بھرنے کے لیے مزدوری کی تھی۔ ابن ماجہ

[illegible]

[illegible] ابن ابي حاتم

١٣٣٣ - [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

١٣٣٤ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] السموات والارض [illegible]

[illegible] آية الكرسي [illegible]

١٣٣٥ - عن ابي امامة [illegible]

[illegible]

١٣٣٣ - [illegible]

[illegible]

[illegible] - ترمذی

١٣٣٤ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٣٣٥ - [illegible]

[illegible]

سربا ولموسى وفتاه عجبا فلما أصبح قال موسى لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا ولم يجد موسى مسا من النصب حتى جاوز المكان الذي أمر به فقال له فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت قال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا فلما انتهيا إلى الصخرة إذا رجل مسجى بثوب أو قال تسجى بثوبه فسلم موسى فقال الخضر وأنى بأرضك السلام فقال أنا موسى فقال موسى بني إسرائيل قال نعم قال هل أتبعك على أن تعلمني مما

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے کیا

[illegible] انہوں نے کہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ موسیٰ لوددنا لو صبر حتی یقص علینا من امرہما
رواہ البخاری۔

۱۳۳۴- عن عبد اللہ بن ... قال ... ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... موسی وکان
... من آدم ... فقال ... الاحمر ...
... ان موسی ... عن ... ثلاثا ...
... ثم ... بسم ... فلا ... ولکن ... ان موسی ...
... موسی علیہ الصلوۃ والسلام ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ہماری تمنا تھی کہ کاش کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تاکہ ان کے حالات ہم کو اور معلوم ہو جاتے۔ بخاری شریف

۱۳۳۴ حضرت عبد اللہ ... سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام ... ہو کر بیٹھے ... ان کے ... آزار ... یہاں تک پہنچی کہ ان میں سے ایک ... کہ لوگ جب کل ... جمع ہوں تو ... موسیٰ علیہ السلام نے ... کو چاہیے جب ... ان ... سے ... کسی نے کوئی بات ... کر دی ... موسیٰ علیہ السلام کے ... ایسی بات ... کہ ... موسیٰ علیہ السلام نے ان باتوں ... کوئی ... یہ خبر موسیٰ علیہ السلام ... ہو گئی ... وقت ... ہے۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	

[illegible] ... ہونی چاہیے۔

فخرجت حتى وقفت على بني إسرائيل فقالت إن موسى بعثني إلى قارون [illegible] ويتكلمون
أنا [illegible] أن يكون ملعون قارون فقال يا موسى إني [illegible] أمرت
الأرض أن تطيعك [illegible] الأرض خذيهم فأخذتهم إلى الركب
يا موسى [illegible] مرسلين [illegible] أن قال كذا
الأرض خذيهم فأخذتهم إلى ركبهم فقالوا يا موسى ادع
لنا ربك أن ينجينا مما نحن فيه ونؤمن بك ونتبعك فقال
خذيهم فأخذتهم إلى [illegible] فقالوا يا موسى ادع
لنا ربك أن ينجينا مما نحن فيه [illegible] ونتبعك فقال
يا أرض خذيهم [illegible] يقولون يا أرض خذيهم حتى
[illegible] عليهم [illegible] لا أدعوك [illegible] يا موسى [illegible]
[illegible] دعوا [illegible] كما [illegible] للسول [illegible]
[illegible] ابن أبي شيبة في المصنف وابن المنذر وابن أبي حاتم والحاكم وصححه

میں لگ گئے [illegible] اس نے کہا وہ ایک جیسی
[illegible] وقت میں آگئی [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی
[illegible] مکم [illegible] تمہاری [illegible] ایک بار
میں [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں
تشریف لے گئے [illegible] اور فرمایا کہ تیری ایذاؤں
کی اب یہاں تک نوبت آگئی ہے [illegible] لے زمین تو ان کو پکڑ لے
[illegible] تک ان کو پکڑ لیا [illegible] موسیٰ [illegible]
کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات [illegible] ہم ایمان لے آئیں گے [illegible] ساتھ ہو جائیں گے
[illegible] کہ موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے فرمایا [illegible] گھٹنوں تک
پکڑ لے [illegible] موسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس وحی آئی [illegible]

كما في الدر المنثور من قصة عزير من ج ٥

١٢٣٣ - عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يونس رفعه
من الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ملك الموت يأتي
الناس عيانا فأتى موسى عليه السلام فلطمه ففقأ عينه
فرد الله عليه عينه وكان يأتي الناس خفية رواه أحمد وروى
ابن جرير كما في البداية والنهاية

سيدنا داود عليه السلام

١٢٣٤ - عن عثمان بن أبي العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان لداود عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها أهله يقول يا آل داود قوموا فصلوا فإن هذه ساعة يستجيب الله

ان کو نجات دیدی (درمنثور، قصص الانبیاء)

١٢٣٣ - ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے ملک الموت لوگوں کے سامنے آیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے تھپڑ مارا اور ان کی آنکھ پھوٹ گئی پھر اللہ تعالیٰ نے درست کر دیا اس کے بعد سے وہ پوشیدہ طور پر آنے لگے۔

حضرت داؤد علیہ السلام

١٢٣٤ - عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رات میں ایک وقت تھا حضرت داؤد علیہ السلام اس وقت اپنے اہل کو بیدار کر دیتے اور فرماتے اے آل داؤد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ مقبول وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے

١٢٣٥ - حضرت حسن [illegible]

عزّ وجلّ ... [illegible] ... رواه مسلم

١٢٥٠ - عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبّ الصلاة إلى الله صلاة داود وأحبّ الصيام إلى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوماً ويفطر يوماً متفق عليه

الحديث ذكره البخاري ... من هذا في كتاب الانبياء

١٢٥١ - عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خُفّف على داود القرآن فكان يأمر بدوابّه فتُسرج فيقرأ القرآن قبل أن تُسرج دوابّه

قبول ہونے ... اور ... کرنے والے شخص کے ... (رواہ مسلم)

١٢٥٠ - عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور روزوں میں سب سے پیارے روزے اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے پھر تہائی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں پھر آرام فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ (متفق علیہ)

١٢٥١ - ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا، وہ حکم دیتے تو ان کی سواری تیار کی جاتی اور سواری کسی جاتی ادھر زین کسنے سے پہلے پہلے وہ زبور پڑھ کر فارغ ہو جاتے۔ (بخاری)

... [illegible] ...

١٢٥٠ - ... [illegible] ...

١٢٥١ - ... [illegible] ...

[illegible]

سَیِّدُنَا سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَام

۱۳۵۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

لیکن خاص بات یہ تھی کہ حضرت سے انصاف کرانے آئے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

۱۳۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ دو عورتیں تھیں، جن کے ساتھ ان کے دو بیٹے بھی تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کا بیٹا لے گیا۔ اس پر اس کی ساتھی بولی کہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دوسری نے کہا نہیں تیرے کو لے گیا ہے۔ یہ دونوں اپنا معاملہ حضرت داود علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ انھوں نے دونوں کا مقدمہ سن کر بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد پھر وہ دونوں سلیمان بن داود کی طرف چلیں اور ان دونوں نے پھر اپنا معاملہ بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا چھری لاؤ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا دونوں کو دے دوں۔ چھوٹی نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے، ایسا نہ کیجئے۔ (الخ)

[illegible]

۱۳۵۴ [illegible]

غُرابیث دعمی یہ تصغیری معنی غلطی

اسی طرح ہے . اس کی بات غیر کرامیر سکے مصطلحہ ، الگ راو کا اچھی توڑ دے دیا جائے
ومشق علیہ

اسی قریب ہیں ولدہ کا کتاب ہو جائے اس کی اس پر معمول المرکی طرح فراز کر سکے ما سمجھی شاہ
ہے معہد نکھا سلیمان دکھلو اسینا شکنا و معاد لا جاہ

وٹ مسلکہ قال تھا ... سے وہ مرتبہ المجلس میں موقوف کردیا گیا ہے تو یہ پریشانی مترجم

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کی ایک اہم سرگزشت کے متعلق

چند مفید علمی اور منصفانہ نکات قرآن حدیث اور تاریخ کی روشنی میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

کسی بیٹھے والے نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مسیح علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت مسیح علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہی زرنگار ہیں اور حضرت [illegible] کی روحانی جنگ [illegible] ہے [illegible] عظیم [illegible]
سب مطلب [illegible] رکھے ہیں [illegible] وہ سب مرتبے کے لوازمات ہیں [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] ہے۔

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں [illegible] سے مرادی [illegible] کی موجودگی ہے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] ہی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] مسائل [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] بہت تنگ ہو سکتا ہے۔

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال میں مبالغہ ہے

[illegible]

مسلمانوں کی کتب حدیث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انجیل کی اشاعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صداقت کی سب سے بڑی کتاب قرآن کریم ہے [illegible]

[illegible] قرآن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] کے سر پر کی نظر [illegible] ایک امر کا [illegible] ہوگی [illegible]

[illegible]

پیشگوئیاں [illegible] صدی [illegible] رسول [illegible] ایک [illegible] پیشگوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسیح [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] مسیح [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible]

[illegible]

مسیح [illegible] مصداق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خاص کر نسل کا شریک ہونا ہے حیثیت دینی کی سب ہے۔ اور یہی کی طرف اشارہ قرآن کی معاملات کا
دین میں جلا کر لیا ہے۔ بڑی صحت تھی اور سلف صالحین اس کی حفاظت کرتے تھے۔ ان سے دو کرامی حاصل
تاکہ حضار علما سے غلط تھی۔ اس کے بعد [illegible] یہ ہر کوئی سمجھ کر ایک تفسیر کے ساتھ سب سے دور کر دی جائیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زری حیثیت کے ساتھ [illegible] اہل کتاب کے [illegible]
اور اہل سلام کے پاس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بھی کیا ہے۔

[illegible]
[illegible]

[illegible] سال تک [illegible] سب کچھ [illegible] جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible]

سال کی مدت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چونکہ حضرت عیسیٰ [illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر دیا گیا تھا جہاں [illegible] سکونت اختیار کر [illegible]

[illegible]

حضرت حسن [illegible] دمشق [illegible]

[illegible]

[illegible] کس طرح [illegible] گیا ہے۔

[illegible] دشمنوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] کی [illegible] ہو [illegible]

[illegible] ایک [illegible] اور

[illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمان کے سامنے [illegible] چاہییں [illegible]

[illegible]

[illegible] الذی [illegible]

[illegible] الذی [illegible]

[illegible] السلام کے متعلق [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

پھر حضرت عیسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

الا لیؤمنن به قبل موته

آیت [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] فاقتلوا انفسکم [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اب آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت مسیح موعود کے حق میں [illegible] | حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ بھی [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] آپ کا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مسیح علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں چاہا وحی مسئلہ کی آخری شکل پیدا ہو سوال پیدا ہوا۔ جو آج فرقوں کے درمیان قرآن و حدیث میں ایک وقت ہے
سب متفقہ طور استعمال ہوتے ہیں اور حق کے ساتھ اس کی تفصیل سے اس کا جواب دیا ہے لیکن اس کے بعد بھی اس میں
خود ہی مرتب ہیں یا دور جدید کے استعمار کی تاریخ تک کچھ نہیں نکل سکی ہے

۱ سلام پر الگ ذہنی بنیاد پر ہے مثلاً
سے کتاب و سنت کی مرکزیت ہے یہ
مرکز کتاب و سنت کی حدود ہے۔ اس کو
کوئی دوسری شکل بنانا درست نہیں

یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ صرف ایک ہی مذہب
نہیں ہے جس کا مخصوص ماحول کا دخل سے پیدا ہوا ہو بلکہ ہر ایک کو اس کی شکل
و صورت کے ساتھ اسی میں منتقل ہو جانا چاہیے ۔ جو مسائل کا تقاضا ہوتا
۱ ہوتا ہے ہر نئے کسی دور کے بعد ان کے بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے صحابہ کرام کے شاگرد اور ان کے بعد ہی حقائق کی کتاب سے تحریر ہوئی
گئی یا انہوں کی اور ان کی مدد کی تحقیق کو رواج دینے کی وجہ سے مختلف خصوصیات کے تغیر کی وجہ سے
مشہور ہو گیا ہے۔ اور حقائق ایسے ہی جیسا کہ قرآن و حدیث کا وجود ہے سب تو ان ہی کے اصول میں
عام ہو چکا تھا۔ اور قرآن مجید کے متعلق جو نہ کسی بات سے نکل گیا ہے اس لئے جب کسی چیز کا
مسئلہ معلوم کیا جائے تو اس کا اصل سوال کا واقعہ اور ان کی مدد سے اس تو مسائل کی یہی ایک بیان کی ہے جہاں
رہبری کے اصول کو دین سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کا یہی طریق ہے کہ قصص اور واقعات
خود سمجھیں اور قصص میں رکھیں۔ ان کی کوئی حال نہیں کہ کسی کی بات کا ایک نقطہ کا اضافہ ہو ایک نقطہ
کی کمی کر سکیں چنانچہ ارشاد ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ
لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ
قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں
تو جو لوگ ہماری ملاقات کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ
اس کے علاوہ کوئی قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ کہہ دو کہ
مجھ کو اپنی طرف سے اس میں کوئی تبدیلی کا حق نہیں
میں تو صرف اسی کا پیرو ہوں جو میری طرف وحی آتی ہے

یعنی ترمیم و تبدیل کا اصل اختیار نہیں ہے بلکہ اس کے معنی کا بھی شامل ہے۔ جو اصل ترمیم سے زیادہ
شدید ہے۔ یہ وجہ ہے کہ یہود نے دونوں قسموں کی تحریف کی تھی جس کی وجہ سے ان کے احکام میں بے انتہا اختلاف
ہو گیا اور کوئی کتاب بھی اس لئے وہ اصل حالت پر باقی نہ رہ سکی اور جس سے مطلب بے شکل ہو گیا تو یہاں کوئی امکان تک
نہیں۔ اس میں مسلمانوں پر بہر حال تحریف و ترمیم کے الزام کا جو شبہ ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کی صورت
حالات کی وجہ سے وہ مسائل میں بڑے الجھ گئے ہیں اور جو ان کا مقصد اور مفہوم تھا وہ تبدیل ہو گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی اور جو وہ پیدا کرتے ہیں اُن کا نقش کرکے یہ کیسی بے جا ہے صرف انگل کے فریب سے لکھوا اُن کے لئے
حالانکہ یہ کیسا بے ادبی اور احتمال ہے جو اُن کا حضرت مسیح کے اپنے جسم کا اصل پانا ہوتی ہے لکھا ہے حالانکہ آپ پیٹھ گئے
گئے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن شریف کے مطابق جو سب سوال ہے تمام یہی ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی موت ہو چکی ہے جیسا کہ ظاہر ہے حق کو جس کی نظیر ہے وہ ساری باتیں بیان ہو چکے ہیں ۔ ضرور
اُٹھائے گئے ہیں۔ تو کیا دعا کے متعلق سوال کا کوئی ذکر ہے استفسار کا موقع جو بحث میں ہے وہ بہت کچھ ہے
وہ سوال کیسی صلاحیت والے انسان کے لئے بیان ہے ثابت ہے ایسا ہی دلائل بھی تو گزر چکے ہیں
اور قرآن کا بیان کرنا اور تعبیر کرنا یہ سب حسب تصریح قرآن کریم اُن کے ہوتے ہیں یہ اصل بحث وہی ہے
ہمیشہ یاد رکھیں کہ متشابہات کا حل ہو جانا اُن کا یہی ہے وہ بھی ہوتا ہے یہی بات ہے جو کہ اُن کے متعلق
ہے جب تک قرآن نص ہو کہ اصول میں ہے یہ ظاہر ہو رہے ہیں تو بیان یہ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا ہے کہ
مرچکا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے بچ جانے اور طبعی موت سے مرنے کا ثبوت | جب ان پر یہ بات ثابت ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر
چڑھایا جانا اُن کے سر پر نہیں آیا تھا اگر یہ بات ہے تو اس کی دلیل کیا ہے
حالانکہ سب کچھ ہی کرکے ہم حیات دینے اور یہی کرے کہ یہ بیان نہیں ہو گیا۔ تو جب سے ہم کو حقیقت معلوم ہو
اور نہ اُن کو صلیب سے اتار کر صحت کی گئی تو دوسرے نہیں کیا گیا کہ تطہیر مذہب کے لئے وہ طبعی موت سے
آخر کار مر گئے ہیں۔ یہ بات کسی ایک طرح ۔ کیونکہ قرآن کریم کس طرح عیسیٰ کے بعد ہوا کہ
وہ ملک سے سفر کرتا ہے اس لئے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسول ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے اُن کا سفر ہو
ثابت کیا ہوا ہے کہ اُن کے ساتھ ایک دوسری مرتبہ موت تھی کہ اُن کی موت طبعی موت ہو سکتی ہے اُن کے متعلق ہو سکے
کہ وہ ثابت ہو سکے ۔ اس لئے کہ جب سے مسیح نے دنیا میں اُن کا اصل ادب ہوتا ہے وہ اسباب کا
انتخاب کی حق کو الگ کر سکے موت کیا ہے یہاں اُن کے متعلق ہے کہ دنیا کے کسی مقام پر اُن کی وفات نہ ہو ایسا
قرآن اور حدیث کا حاصل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر آنے کے بعد صحت پاکر سفر کیا تھا مگر
اُن کی بیماری باقی رہی کہ اس نے جسمانی موت سے اسی طرح پاک صاف ہو کر طبعی موت سے مرے ہیں
اور سنے اُن کی موت طبعی بات ہے یہی بات ہے کہ قرآن کریم میں اُن کی موت سب جگہ ہے اور اسی لئے اُن کے بعد
اُن کے نزدیک جو مل کر ایسے کی نظیر بھی ہے ۔

اب اگر وہ نہ جیسے کہ یہ حالات ایسے اسباب کا احتمال ہے اور یہاں جس کے ذیل میں ہے قابل غور ہیں
وہ وہ ۔ اگر وہ جیسے کہ حل کر لیں اُن کی طبعی موت کا ہونا ہی جو کہ قرآن کریم نے بیان کیا ہے

بیان [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] ہے

(۳) [illegible]

[illegible] ہے

(۴) [illegible]

[illegible] بات ہے

(۵) [illegible]

[illegible] آ جائے۔

[illegible] آیت [illegible] ہے

[illegible] بل رفعہ اللہ الیہ

[illegible] وما صلبوہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا ہے بیان کرنے کا مقصد دراصل یہی بتانا ہے کہ ان آیات کے معنوں میں سے کسی کی بحث کر دی گئی

رفع کا لفظ زندہ کرنے یا ہمیشہ زندہ رکھنے کے متعلق استعمال نہیں

حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع کے معنی کیا کرنے چاہئیں کہ یہ لفظ قرآن میں کہیں موت کے معنوں کے سوا استعمال ہوا ہے میاں صاحب نے قرآن کریم سے ایک مثال بھی پیش نہیں کی کہ اس لفظ کے معنی کہیں زندہ کے بالکل برعکس موت کی جگہ ثابت نہیں ہوتے بلکہ اس مقام پر بھی سیاق و سباق سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد موت ہی ہے ارشاد ہوتا ہے

الموت بعد ہو تو بتایا۔

رفع کے معنے قرآن شریف میں

جہاں لفظ رفع آسمانوں کے متعلق استعمال ہوا ہے وہاں اس کا مفہوم سمجھانے کے لئے کئی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ سب آیات ذیل پر نظر ڈالئے:۔

(۱) وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

(۲) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(۳) وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

(۴) وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا

(۵) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(۶) وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

ان تمام آیات میں رفع کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور کسی ایک جگہ بھی اس کے معنی زندہ آسمان پر اٹھانے کے نہیں اور نہ کہیں موت کے مقابلہ میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا مسئلہ عیسائی عقائد سے پیدا ہوا ہے اور ان کے ہاں یہ عقیدہ بنایا گیا کہ رفع کا لفظ جسمانی کے لئے کہیں بولا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رفع کا لفظ صرف ایک خیال ہے جو اس طرح پیدا ہوا کہ مسلمانوں نے اس لفظ کو زندہ اٹھائے جانے کے معنی میں استعمال کرنا شروع کیا حالانکہ قرآن کریم میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رفع کا لفظ جب کسی ایک شخص کے متعلق آتا ہے تو اس کے معنی عزت اور بلندی درجات کے ہوتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ رفع کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ استعمال ہو تو اس کے معنی روحانی رفعت ہی کے ہوتے ہیں۔ یہ معنی کسی جگہ بھی ظاہری بلندی کے نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ جسم کا رفع ماننے والے یہاں بیان کرتے ہیں کہ یہ ان کے قتل کے مقابل میں تھا حالانکہ ان کے اپنے بیان کے مطابق جب یہاں رفع کے معنی بھی رفعت روحانی کے ہیں تو ان کو جسم کا رفع کیسے کہا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں کسی جگہ بھی کسی شخص کے

[illegible]

مسیح ... قرآن کریم ... [illegible]

[illegible] ... قرآن کریم ... ؟

یہاں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ قرآن کریم ... کے اسباب کا تذکرہ کیا ... [illegible]

[illegible]

اس کے علاوہ ... حضرت مسیح علیہ السلام ... [illegible]

[illegible]

مقدمہ پر غور کی سرزنش کا کم مقصود رہ گیا تھا۔ پھر اگر یہ فرض کیا جاوے کہ یہی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
بجبر کر صلیب پر چڑھایا تھا صاحب اور وہ لوگ ان کے مارنے کو کامیاب ہوگئے تو یہی اسرائیل کی کامیابی ان کے بعد
ان اور دوست کے کاموں سے ملے اور ... سے قبل کرتا ہے اور پھر یہ معنی کہ حالم اعتدال ہی کافی
وہ لوگ اس حال ہے کہ ان کے ... مصلوب انہوں نے ... کے ... پھر ایک ...
کی کہ ہو گیا مانتے تیسرے سورۂ آل عمران میں یہ ارشاد ہے

ومکروا ومکر اللہ واللہ — یہود نے بھی خفیہ تدبیر کی اور ہم نے ان کے مقابلہ میں خفیہ تدبیر کی
خیر الماکرین — اور اللہ تعالیٰ ہی کی تدبیر سب سے بہتر ہوتی ہے۔

آیت بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی تو اس کے مقابلہ
میں اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی ... ہے کہ جب صورت وہ تھی ... کے مقابلہ کے لئے کوئی
جاوے وہ پھر کس کی صورت ... بدنامی ... مقصود ہے ... کے خلاف کے
مطابق کی ... ہو گئے اور ... سب ... کا سبب ... اگر
قدرت ... کہ ... ہوجاوے ... کامل ... ہے یہاں
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ... بھی ... کے مقابلہ میں قرآن
کریم کا ... واللہ خیر الماکرین ... ہے

...	...
...	...

اور تدبیر ... چاہئے ... کے مقابلہ میں ...
مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا ... صورت ... ہے

... حضرت عیسیٰ ... حضرت عیسیٰ ... ہے ... ومکروا ومکر اللہ واللہ
... خیر الماکرین ...

جب ... کے ... تذکرہ ہے
... وہی ... کریں
عجیب ... حضرت عیسیٰ ... کے
... آپ ... حضرت عیسیٰ ... کے

[illegible]

تو قسمت کو چھپایا نہیں جا سکتا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مگر وہ یہود تو حیرت میں تھے کہ ان کا اس واقعہ میں
شامل ہونا کہ وہ صورت شبیہ مسیح ہو کا جس کی وہ بات ہو جس کو یقین ہے کہ قتل کئے گئے تھے لیکن
حضرت مسیح علیہ السلام ہو اور حضرت سے پہلے کہ سارا معاملہ عیسیٰ کی حالت پر ہو کہ اللہ نے آسمان پر
کہ زمین سے حفاظت کے لئے اٹھا لیا تو حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے
صورت تو یہود کے لئے بدل گئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ گئے تو وہ کہنے لگے کہ حضرت
مسیح علیہ السلام تو یہ سب کچھ دیکھ کر ان کو ایسا ہی لگا جیسا کہ جبرئیل علیہ السلام
کے ہی ساتھ تھے۔ وہ اس معاملہ کو دیکھ رہے تھے جب ایک شخص پر ان کی شکل ڈالی گئی
تو قتل کیا گیا۔ وہ سمجھے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور اسی حالت میں حضرت
مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہی کتاب اللہ کی بات ہے جس کا ذکر ہے
وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم الا
اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ۔

اس واقعہ کی تفصیل میں مختلف روایات ہیں مگر یہ بات یقینی ہے کہ حضرت
عیسیٰ کا چہرہ جس شخص پر ڈالا گیا تھا وہی مصلوب ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے اٹھا لیا
مسیح علیہ السلام کو آسمان پر لے گیا۔

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب مصلوب ہونے کا
خطرہ ہوا تو آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو میری شبیہ بن کر قتل ہو
اور جنت میں میرے ساتھ ہو۔ ایک نوجوان نے کہا میں۔ تو اس پر حضرت عیسیٰ کی شبیہ ڈال دی گئی
اور وہ پکڑا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ یہ بات مفسرین نے بیان کی
ہے۔ یہودیوں نے اس شخص کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا اور یہ سمجھے کہ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا۔
اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس کا اصل حال اللہ ہی جانتا ہے۔
واللہ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات	اس کے بعد یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا نہیں
صحیح احادیث سے	جب اصل امر یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے تو قرآن کریم
قرآن کریم سے	اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ

دوبارہ تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور اس کے بعد آپ کی وفات ہوگی۔

[illegible]

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم
رسول الله وما قتلوه وما صلبوه
ولكن شبه لهم وان الذين
اختلفوا فيه لفي شك منه ما
لهم به من علم الا اتباع الظن
وما قتلوه يقينا بل رفعه الله اليه
وكان الله عزيزا حكيما

[illegible]

[illegible]

دوسرے حضرت مسیح علیہ السلام کا اصل کام یہودی قوم کے مذہب کا [illegible] حضرت مسیح علیہ السلام
کے معاملہ میں [illegible] تھا اس لئے قرآن کریم نے [illegible]
معاملہ میں کسی [illegible] کا ذکر کیا ہے اس سے [illegible]
اور یہ [illegible] کی شان کے سب [illegible]
[illegible] دے دیا جائے۔ یہ حال [illegible]
موجود تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے [illegible]
تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] قرآن کریم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں کہا جا سکتا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھی وہ کسی کو مصروف لا پروا، وہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو ... کی موت میں فرماتے اور بھی
وہ لے کر پیشین مروجہ صرف میں قرآن کی آیت بات والو پڑھ کر سنا ۔ جتنے ... مسئلہ کامل کو بھی بہ
ہوگا کہ مسیح میں بیرون کسی علیہ السلام کے ۔ پھر یہی باسے کی ... گویا وہ مصروف ہی ہے وہ کو
رہا ہوا ہوگا کہ ہم ... کی ... میں خلاص ہے سے صبر کے ... ہی جیت کے ، ... کی بڑی
بہت کی عیسیٰ کی ... بھی ... سے ہوا ... ان کے ... عجب کی ...
... کل ... ایک کتاب کی ... ہے ... پاس ... کل ... سے ...
... کی ... صرف ... کی ... وہ ... عیسیٰ کے ... کی ... ہے ... ہم ...
کی موت علیہ وسلم کے پہلے ... ہوا ہے ، ... قرآن ... اور ... سے ... ان کی ... کے
... کی ... ٹھیک ... کی ... صاحب ... کا ... ان لیے ... کی ... واقف ہے ۔
... عیسیٰ علیہ السلام کا ... کر ... جب ... کی موت ... کی ... کو
اس کا ... وہ ... کی ... میں کی ... بھی ... ہم ...
... کی ... کے ساتھ ... حضرت ... ہے ... کے ساتھ ...
... کی موت ... ہو ... کہ ... حضرت عیسیٰ ... کے ساتھ ...
... ہوا ... ہے گے تو اب اس کی ... کی ... کہ ...
کے ... کے بعد ... مقامات ... ہے ... کہ ...
کے ... کی ... یہ ... کا ... ہے ۔ قرآن کریم ... ہے ... کی ...
بھی ... ۔

حضرت عیسیٰ ... کے ساتھ ... ہے کے ... ان کی ... کی موت کے ...
... ہی ... ہے ... ۔ ... کی ...
... کی ... کی ... ہے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... کی ...
... کی ... کی ...
... کے
... کی ...

... کی موت کا ... اسی ... کے ...
کی ... کی ... ہے ۔ ...
... کا ... ہوں ... کی ...
بیان ... کی ... سے ... ہے ... ۔

سکتی ہے۔

صحیح بخاری میں [illegible] مجاہد کی تفسیر [illegible] ابن عباس [illegible] کی تفسیر ابن عیینہ [illegible]

مجاہد کی تفسیر [illegible] امام بخاری [illegible] [illegible] ہے

اس [illegible] کی کوئی [illegible] ہے [illegible] روایت ان [illegible] اور [illegible] اول [illegible]

اور [illegible] گے [illegible] ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] محمد بن عباس [illegible] امام بخاری [illegible] گئے

[illegible] بعد [illegible] گے اور [illegible] صحت کا [illegible] ہے۔

امام بخاری کی کتاب التفسیر میں بہت سے حصے [illegible] ترتیب [illegible]

[illegible] ابن عباس [illegible] تفسیر [illegible] امام [illegible] ہے [illegible] کہ امام بخاری [illegible] ہے [illegible] امام [illegible] کی کتاب [illegible] ہے [illegible] کی روایت [illegible] ابن عباس [illegible] ہے کہ [illegible] ہے [illegible] امام بخاری کے نزدیک [illegible] روایت [illegible] ہے [illegible] کی کتاب [illegible]

پھر ان [illegible] امام بخاری نے کتاب التفسیر میں روایات اور ترکیبات [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے۔ اس بات [illegible] امام بخاری کے پاس [illegible] کتاب التفسیر [illegible] تھی۔ امام [illegible] کتاب التفسیر کی [illegible] کتاب [illegible] اس کتاب میں [illegible] ہیں [illegible] بخاری [illegible] ابن عباس [illegible] کی تفسیر [illegible] ہے [illegible] کتاب التفسیر [illegible] ابن عباس [illegible] امام بخاری سے [illegible] کتاب التفسیر [illegible] کسی کتاب کے [illegible] تھا [illegible] کی کتاب [illegible] ہے [illegible] کتاب التفسیر [illegible] روایات میں [illegible] اور [illegible] ہو گئے ہیں اور [illegible] کی ترتیب [illegible] نقل [illegible] ہو گیا ہے۔ لیکن امام بخاری [illegible] ہے [illegible]

کتاب کی توجیہ کے متعلق ہو رہی ہے جو ان احادیث مبارکہ کے متعلق ہے جو ابن عباس کی اسناد کے ساتھ امام احمد نے
روایت مرفوع کی ہیں ذکر ہو تا ان کے متعلق جو اعتماد کے قابل نہیں ہو سکتیں کتاب میں نقل ہو سکتی ہیں جہاں ہے؟
یا گم ہو جانے والی کتاب کے رنگ سے دیکھا جائے تو تفسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور موت
کے متعلق ان کی روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت واقع نہیں ہوئی اسی طرح ابن حزم کی
طرف بھی یہ مسئلہ منسوب کیا گیا ہے اور یہ کسی شاذ قول کے متعلق ہے جو ان سے نقل ہوا ہے
وہ بھی ابن حزم جیسے شخص کے اتفاقات سے ہیں کہ تفردات امت میں سے ہیں
پر اس کی تصریح کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ہی شاذ قول کا بھی کوئی اثر نہیں۔ چنانچہ ابن حزم نے اپنی کتاب المحلی ص میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول
کو امت کا عقیدہ شمار کیا ہے دیکھو ص کتاب الفصل میں بھی اس کی تصریح کی ہے اس کے علاوہ اور
متعدد مقامات میں بھی اسی عقیدہ کو امت کا عقیدہ لکھا ہے۔

وقد تواترت الاخبار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بصحة الكون التي نقلت نبوته وحملته وكتابه انه اخبر انه لا نبي بعده الا ما جاءت الاخبار الصحاح من نزول عيسى عليه السلام الذي بعث الى بني اسرائيل وادعى اليهود قتله وصلبه ووجب الاقرار بجملة هذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعده عليه السلام باطل لا يكون البتة. الفصل ص ، و ص
و ص وكذا في كتاب المحلى

ابن حزم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ... آپ کے بعد کوئی نبی نہیں بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ... بنی اسرائیل ... کہ نبوت آپ کے بعد ہرگز نہ ہوگی۔

قرآن کریم میں مذکور ہے ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ...

[illegible] صلیب [illegible] بہت سی [illegible] قرآن [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible] مبارک

[illegible] حضرت [illegible] مبارک سے

[illegible]

[illegible] | قرآن کریم [illegible] حضرت

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم

[illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مشتبہات زیادہ ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مشتبہات کے وجود سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] of Power [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مثلاً اب کہتا [illegible] مغرب کی تھی [illegible]

ان کا ثبوت [illegible] سب [illegible] ایک [illegible]

ہے کہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] آگے [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب سے [illegible] ہیں۔

[illegible] زمین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]	[illegible]

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] کے [illegible] قرآن کریم

[illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible] کے

[illegible] رسالت کے [illegible]

[illegible] کے [illegible] مذہب [illegible]

[illegible] مذہب [illegible] ہے [illegible]

[illegible] شخص کے

[illegible] اسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

کی بات سے ہم [illegible] آیا ہے [illegible] حقیقت کی جنت میں [illegible] کی زندگی [illegible]
میں [illegible] کے [illegible] جب [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] سے [illegible] جنت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جب مسیح کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی حضرت [illegible] تو آپ نے بھی [illegible] فرمایا [illegible]
میں کتاب لکھا ہے جس کے نیچے [illegible] ان [illegible] بعض
کے مورخین [illegible] یہ حقیقت [illegible] ہے تو اس حقیقت پر کیسے قبول
کر لیا۔ لیکن اس اختلاف [illegible] کے [illegible]
[illegible] حقیقت کے [illegible] احکام کے بارے میں اس
معاملہ کا اعلان نہ ہو سکے۔

خلاصہ یہ کہ [illegible] کے حق میں قرآن کریم اور صحیح حدیث [illegible] ایک حقیقت ثابت ہو
کہ بیان [illegible] ہو سکتے ہیں پھر اگر ان میں کوئی ابہام رہ گیا ہے تو وہ بھی
اس حد تک [illegible] ابہام ہی مناسب ہے۔ بعض [illegible] کے لحاظ سے تو [illegible]
ابہام اس سے بھی [illegible] کے [illegible] کی کیفیات
[illegible]
[illegible] کر سکتا ہے۔

اور حقیقت [illegible] چاہیے کہ [illegible] کتب [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible] لیکن اگر [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
[illegible] کے بیان [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]

مرزا صاحب جیسی بے ادبی
کا خطرہ برکت تحریف

مرزا قادیانی نے مسیح کی بات کے جیسے یہودیوں نے عیسائیوں کی تاویلات کا سلسلہ نیچے کی
اچھا بنا دیا جیسا یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی میں تحریف کی
آمد ایلیا کی تحریف یہ نکالا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے قبل ایلیا کا آسمان سے آنا ضروری ہے حالانکہ مقابل نکالا اور پہلے اور بھی
اور صحیح روایت کا انکار کی تاویلات کیں اسی طرح مرزا قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ
کے متعلق تاویلات کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تاویل کی بدولت حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکار کیا۔ لہٰذا ان کا مقصود ان کی بات میں تاویلات کی حمایت مرزا کی تقسیم ہے اور اس کا
نزول کی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا گیا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بعثت یہود میں ہوئی تھی اور انکار کر دیا گیا۔ غرض نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق منصوص احادیث
متواتر میں بھی تاویلات اور ایجادات کے متعلق اس کا انکار کیا گیا ہے اور ہم دونوں کی تحریف کی جو
وہ کیا یہود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں میں تاویلیں کر کے ان کا بیان کر دیا گیا ہے۔

والعیاذ باللّٰہ من الزیغ والالحاد

[illegible]

علیہ الصلوٰۃ والسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثم يقول أبو هريرة واقرؤا إن شئتم وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا ۔ (رواه مسلم [illegible])

وفي [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] واحمد في مسنده [illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

واقرؤا إن شئتم وإن من أهل الكتاب إلا ليؤمنن به قبل موته موت عيسى بن مريم ثم يعيدها أبو هريرة ثلث مرات ۔

١٢٠٤ - [illegible] عيسى بن مريم [illegible]

[illegible] ۔

[illegible] ابو ہریرہ کی [illegible] روایت [illegible] وان من اهل الکتاب الا ليؤمنن به [illegible] [illegible] ۔

(١٢٠٤) حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] عیسیٰ بن مریم [illegible] میری قبر [illegible] [illegible] ۔ (در منثور)

[illegible]

١٢٥٥ عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ادرک منکم عیسی
ابن مریم فلیقرئه منی السلام . کنز العمال بحواله مستدرک ص ٢٢٣ و معجم اوسط
الحدیث ... عن ابی هریرة ... تفسیر ابن کثیر
١٢٥٦ عن ابی هریرة موقوفا علیه او مرفوعا انی لارجو ان ادرک
عیسی بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیه منکم فلیقرئه منی السلام
رواه احمد ... مجمع الزوائد ... رجاله رجال الصحيح ...
مجمع الزوائد ص ٢٠٥ ج ٨ .

ان عیسی علیه الصلوة والسلام لم یمت الی الآن وانه راجع الی الناس قبل یوم القیامة

١٢٥٨ عن الحسن مرسلا موقوفا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لليهود ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة

١٢٥٥۔ انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جس شخص کی
عیسیٰ بن مریم سے ملاقات ہو وہ ان کو میری جانب سے سلام کہے۔ (احمد)
١٢٥٦۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر میری زندگی دراز ہوگی تو مجھ کو امید ہے کہ عیسیٰ بن مریم سے
میری ملاقات ہو جائے گی اور اگر اس سے پہلے میری موت آجائے تو جو شخص ان کا زمانہ پائے
وہ میری جانب سے ان کی خدمت میں سلام عرض کرے (مسند احمد)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی تک وفات نہیں ہوئی ان کو تشریف لانا ہے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی

١٢٥٨۔ حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے مخاطب ہو کر فرمایا عیسیٰ

١٢٥٦۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ... ہیں ... ان کی
... ان کی ... ہو گی ... ان کی شخصیت ... ہے ... اس کا
... وہ ... ان سے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
... ان کی ... حاصل کرے

١٢٥٨۔ ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں ...
... ان ... ہیں ...
... تشریف ... اس ...

شعیب عن جعفر [illegible] واخرجه ابن کثیر [illegible] من طریق

نحو [illegible] علیه واخرجه ابن [illegible]

١٢٥٥ - [illegible] قال [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٥٦ - [illegible]

[illegible] ملک تھا [illegible]

١٢٥٧ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٥٦ - [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٥٨ - [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٥٩ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۴۰ [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

ترجمہ: [illegible] سوال [illegible]

[illegible]

[illegible] (مسلم شریف)

۱۲۴۱ [illegible] عمران بن حصین [illegible] روایت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میری امت

[illegible]

[illegible]

من تفتيش من تحرك وهى علامة ... حتى يأتي من بعده ... ونزل عيسى
ابن مريم عليه السلام ۔ مسند احمد ج ۲ رجاله ثقات

۱۲۶۱ ۔ عن ابن مسعود من قوله قال من ... ليحرث ... من ... يأتي
يستغني به الناس عن سواه ۔ كنز ج ۷ ص ۲۶۱

۱۲۶۲ ۔ عن ابن عمرو قال كنت جالسا ... أنه ... فيهم حتى يأتي ...
... عليه السلام ... من ... عن ... صاحب ... صلى الله عليه
وسلم ... [illegible] ... التيسير
... السلام ...

۱۲۶۳ ۔ عن جبير بن نفير ... من ... حتى ... [illegible]

میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں
... اور حضرت عیسیٰ ان پر ... ۔ مسند احمد

۱۲۶۱ ۔ ابن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ بن مریم
علیہ السلام ... نازل ہوں گے ... کے بعد لوگ ان کے سوا سب سے بے نیاز ہو جائیں گے
کنز العمال

۱۲۶۲ ۔ ابن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ... روایت ... کہ
... میں ... بعد ... وغیرہ اسلام ... ۔

۱۲۶۳ ۔ جبیر بن نفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ... اس امت

... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر بھی ...
۱۲۶۲ ۔ ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... نہیں ہے ... رسول ...
کی طرف ... اس امت کے لئے ... بہت بڑی ... ہے ... امت ... کے
... ہے ... رسول کی امت ... امت کے ...
... امت کی ... رسول ... امت کے اول ... حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ... کے ... شریعت لائے ... مستقل ... آپ کی امت ... امت کی ...
... عیسیٰ علیہ السلام ... کہ عیسیٰ علیہ السلام کی امت ... کے درمیان
... حضرت ... صلی اللہ علیہ وسلم ... بات ...
امت ... رسول ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...
... علیہ السلام کی شریعت ... اس امت میں ... امت ...

[illegible]

۱۳۹۳ - [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے اتریں گے اور زمین پر [illegible]

۱۳۹۴ - [illegible]

[illegible]

۱۳۹۵ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٩٥ [illegible] رسول الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٩٦ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٩٧ [illegible]

ابن مریم [illegible] حکماً [illegible]

[illegible] البخاری ومسلم [illegible]

وعن [illegible]

[illegible]

[illegible]

وعن [illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۶ عن ابن عباس [illegible]

[illegible] عیسیٰ علیہ السلام [illegible] آسمان سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۷ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۲۸ [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الباب الحادي عشر في ذكر عيسى عليه الصلوة والسلام وموضع المائدة بين يديه عند خروجه ... البركة ... عليه الصلوة والسلام

١٣٦٧ - [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شب ۲۷ رمضان شریف میں حاضر ہونے ... نقشہ ... کی برکات

١٣٦٨ - [illegible]

١٣٦٩ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قحفها ويبارك في الرسل حتى [illegible] من الناس [illegible]
كل مؤمن [illegible] إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح
وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة رواه
مسلم [illegible] وأبو داؤد [illegible] والترمذي [illegible]
[illegible]

ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا [illegible] کے لئے کافی ہوگا اور [illegible]
دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک دودھ دینے والی [illegible] ایک جماعت کے لئے کافی ہوگی اور ایک دودھ والی
گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ والی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہوگی [illegible]
کی حالت میں ہوں گے کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی [illegible] مسلمانوں کی روحیں قبض ہو جائیں گی
اور ان سب کو موت آجائے گی اور صرف بدترین قسم کے لوگ رہ جائیں گے [illegible]
کرتے پھریں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی (مسلم شریف)

اسی [illegible] حدیث [illegible] مقام [illegible] کے بعد سے [illegible] تک [illegible]
امام ترمذی نے روایت کیا ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ذكر نزول عيسى عليه الصلاة والسلام وأنه لا مهدي إلا عيسى بن مريم عليه السلام وقتله الدجال
بعد نزوله وبقاء الناس في حياته إلى آخره وبعده لا يكون أحد إلا شرار الناس
يكون هذا من وظائفه أيامها

١٢٦٩ - عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقيت ليلة أسري بي إبراهيم وموسى وعيسى فتذاكروا أمر الساعة فردوا أمرهم إلى إبراهيم فقال لا علم لي بها فردوا الأمر إلى موسى فقال لا علم لي بها فردوا الأمر إلى عيسى فقال أما وجبتها فلا يعلم بها أحد إلا الله ذلك وفيما عهد إلي ربي عز وجل أن الدجال خارج قال ومعي قضيبان فإذا رآني ذاب كما يذوب الرصاص قال فيهلكه الله تعالى حتى إن الحجر والشجر ليقول

شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ قیامت کی صحیح وقت کسی کو معلوم نہیں مگر مجھ سے عہد ہوا ہے کہ اس سے پہلے میں دجال کو قتل کروں گا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی ہیں پھر وہ کیونکر ہو سکتے ہیں، اس لیے ان کا تعلق ایک تعلق سے ہو گی ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منتقل ہو سکے گی!

١٢٦٩ - ابن مسعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا معراج کی شب میری ملاقات حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی، پھر آپس میں قیامت کی باتیں ہونے لگیں سب نے آخری فیصلہ کے لیے حضرت ابراہیم کے سامنے معاملہ پیش کیا انہوں نے فرمایا مجھ کو اس کا علم نہیں پھر یہ معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا انہوں نے بھی لا علمی ظاہر کی جب عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا تو انہوں نے کہا قیامت کے آنے کا ٹھیک وقت تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں، ہاں اتنی بات مجھ سے کہی گئی ہے

١٢٦٩ [illegible]

[illegible]

ضمن امور و طرائف [illegible]

۱۲۰ [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ [illegible]

۱۲۶۰ [illegible]

[illegible]

وإماما مقسطا فيدق الصليب ويذبح الخنزير ويضع الجزية ويترك الصدقة فلا يسعى على شاة ولا بعير وترفع الشحناء
والتباغض وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يدخل الوليد يده في الحية فلا تضره وتفر الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون الذئب
في الغنم كأنه كلبها وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الإناء من الماء وتكون الكلمة
واحدة فلا يعبد إلا الله تعالى [illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر جب ان کو دیکھے گا دجال تو پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے اور بھاگے گا
عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے لئے تیری ایک ضرب مقرر ہے جس سے تو بچ نہیں
سکتا ... اور پکڑیں گے اس کو باب لد ... پاس قتل کریں گے ... اللہ تعالیٰ
سب یہودیوں کو شکست دے گا ... کوئی
چیز ... باقی نہیں رہے گی ... اور عیسیٰ علیہ السلام
... اور تمام ... ہو جائے گا ...
یہاں تک کہ ایک چھوٹا بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ ... نہ دے گا اور ... شیر کو
... اور بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ میں ایسے رہے گا جیسے ان کا کتا ...
... اور زمین امن سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے ... اور سب کا کلمہ ایک
ہو جائے گا اور ... اللہ کے سوا ... کسی کی عبادت نہ ہوگی۔

... حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی ... دجال کو قتل ... انبیاء علیہم السلام کے ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٠. عن معاوية ... [illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الناس سكرى وما هم بسكرى

[illegible]

[illegible]

وعباس بن مسلم كان ساكنة [illegible] من فضائل الناس [illegible]
[illegible] الخطيب و بعض الحسن [illegible] و بسع [illegible] اشتغل [illegible]
البلى [illegible] الا [illegible] الشتاء [illegible] الى الاقرب [illegible]
[illegible] الشيخين [illegible] واخرجه ابن [illegible]
في مسنده [illegible] وابن حبان في صحيحه وابن جرير [illegible]
[illegible] من دون [illegible]

[illegible] قبر النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

١٣٤٣ - وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال [illegible]
من [illegible] سبعة [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عن [illegible]
[illegible]
[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

١٣٤٣ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يتزوج عليه الصلوة والسلام ويولد له [illegible]

١٢٦٥ - عن عبد الله بن عمرو [illegible]

[illegible]

[illegible]

١٢٦٦ - عن ابي هريرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کے بعد شادی کرنا [illegible] وفات ہونا اور مقام دفن کا ذکر

١٢٦٥ - عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریم [illegible]

[illegible]

١٢٦٦ - [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۶۶ - عن محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعیسی ابن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر ... رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ... مشکوۃ ص ۵۱۵ ... وکذا فی الدر المنثور ...

... المسیح ...

۱۲۶۸ - عن عبد اللہ بن سلام قال یدفن عیسی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعا اخرجہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی . در منثور جلد ۲ ص ۲۴۲

۱۲۶۹ - عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی اری انی اعیش من بعدک فتأذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانی لی بذلک الموضع ما فیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسی بن مریم ... کنز العمال ... اسنادہ

... الخ ...

۱۲۷۷ - عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے

۱۲۷۸ - عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں ابوبکر و عمر کے پاس دفن ہوں گے۔ اس طرح ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

۱۲۷۹ - حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، میں سمجھتی ہوں کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو آپ مجھ کو اجازت دیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آپ نے فرمایا میں اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہوں یہاں صرف میری قبر اور ابوبکر و عمر کی قبر اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔

۱۲۶۷ - حدیث ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... (۲)

... آپ کے ... ہو ...

... اور آپ کی ... میں ...

... آپ کے ... ہوں گے ...

خصوصیات ... میں ... کو ... نہیں ...

الرسول الاعظم النبی الامی الہاشمی المطلبی سیدنا محمد

عبد اللہ ... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی مکی و مدنی الہاشمی ابوالقاسم محمد بن عبداللہ جو سب سے بزرگ رسول ہیں بلحاظ بعثت سب سے

آخر و بلحاظ پیدائش سب سے اول آپ پر ہزاروں بیشمار درود و سلام

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیا گیا ہے جو بارہ جیہہ و فصہ فدک جب آپ کی ملک ہوتے ہیں انہوں نے بعد اس کو
حضرت علی کا حصہ ہو جس کو وہ دو سو تک جس قدر کہ فاطمہ و فیہ موجود ہے
وصیت کرے تاکہ تقسیم ہو جائے وہ مال جو دو سو کے جو اسے وہ دو سو سال تک ترکہ ہے
جس سے آپ نے ہے بعد سالکہ ہے ۲۳ برس لائق ہوئے ہیں وہ معلوم آپ دو ماہ سے
آپ کی عمر مبارک تو جب ہے ستر برس سال آپ کا انتقال ہو گیا اس کی تاریخ
بروز جمعرات ربیع الاول میں آپ کی وفات کی تاریخ اور ماہ رجب ربیع الاول کو وفات
ہو گئی تھی تب کل عمر مبارک ہوئی سال کی تھی جب مدینہ منورہ میں ساٹھ سال تھے۔

حضرت سیدہ ام حبیبہ کے والد آپ کے حسب الاول حضرت عمر کی صحبت میں
حضرت رضی اللہ عنہ کے ساتھ کے نکاح کی ہیں جب کہ بی بی مکہ میں بعد رضی اللہ عنہ
ام سلمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بیوی کی سب سے بیٹی اور حضرت سیدہ کا انتقال
کر گئی تھی۔

حضرت عمر کی بیوی آپ نے کئی بار سے مدینہ منورہ میں حضرت کے بعد حضرت
حسن حسین حضرت عائشہ آپ کی زوجیت میں حضرت عثمان کے علاوہ آپ کی اولاد
تک اور کوئی عمر ہی نہیں حضرت امیر معاویہ کے عہد خلافت میں ہوئے ہیں ان کا حضرت علی
سے ملے حضرت عثمان کے ساتھ آپ کا عمرہ وہ حضرت عثمان کے ہمراہ آپ کا وصال ہو
گئے آنحضرت کی صحبت کی کہ آپ نے بیعت حضرت سیدہ سے مکہ میں وہاں انتقال
آپ کی وفات حضرت عثمان کے بعد حضرت علی کے دور سب کا انتقال آپ کے بعد
ہوئے تب حضرت اسامہ سے پہلے قبر بنائی گئی اور دیکھو مدینہ منورہ میں عمر کی ابتدا سے
تھیں ان کا انتقال ہوا حضرت عمر کے عہد میں ہوا یہ بات بیان کی گئی ہے حضرت
وہاں تشریف لے گئے اور حضرت علی کی بعد میں حضرت عثمان کے ساتھ تھے
مقبرہ دمشق میں حضرت کے ساتھ کیا گیا کہ ہے کہ وہ خود وہاں پہنچا ہے جس کے بعد آپ
پوری صحبت میں سے کوئی کہ جو ہے کہ ہم وہ حضرت ابن عباس حضرت عمر
کے بعد ان کی عزت کو ہے جو وہ کی اور لکھو کر آپ نے دمشق میں حضرت عثمان کے
مدینہ میں ان کا انتقال ہوا دمشق میں ہوا ان کی وفات کے بعد آپ نے دمشق میں ہوا انتقال
ان کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے جس میں حضرت عثمان کے ساتھ وہ بیان نہیں۔

١٢٣٠ - عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى كنت من القرن الذي كنت فيه. رواه البخاري.

١٢٣١ - عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم. رواه مسلم وفي رواية للترمذي ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بني كنانة.

١٢٣٢ - عن العباس انه جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فكأنه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله عليك السلام قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا فانا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا. رواه الترمذي.

١٢٣٠ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولاد آدم کے بہترین طبقوں میں گزرتا رہا یہاں تک کہ اس طبقہ میں پیدا ہوا ہوں جو سب سے بہتر طبقہ ہے۔ (بخاری شریف)

١٢٣١ - واثلہ بن اسقع روایت فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے قبیلہ کنانہ کو انتخاب فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو انتخاب فرمایا اور قریش میں سے قبیلہ بنو ہاشم اور بنو ہاشم میں سے مجھکو منتخب فرمالیا۔ (مسلم)

١٢٣٢ - حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے گویا انہوں نے لوگوں سے کچھ سنا تھا پس نبی کریم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میں کون ہوں سب نے عرض کیا آپ رسول اللہ علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا پس مجھکو ان میں سے بہتر مخلوق میں پیدا فرمایا اس کے بعد ان کے دو فرقے بنائے اور ان میں جو بہتر تھا مجھکو انہیں میں پیدا کیا پھر ان کو قبیلے بنایا اور مجھکو بہتر قبیلہ میں پیدا کیا پھر ان کے گھرانے بنائے اور مجھکو بہترین گھرانے میں پیدا کیا پس میں ان سب سے ذات کے لحاظ سے بہتر اور گھرانے کے لحاظ سے بہترین ہوں۔

(ترمذی شریف)

١٢٠٣- عن حفص بن عمر ... لما ولدت ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible]
... [illegible] ...
... رسول الله صلى الله عليه وسلم ... [illegible]
... [illegible] ... (رواه ابو نعيم)

١٢٠٤- عن عثمان بن ابي العاص قال حدثتني امي انها شهدت ولادة آمنة بنت وهب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة ولدته قالت فما شيء انظر اليه في البيت الا نور واني
انظر الى النجوم تدنو حتى اني لاقول ليقعن علي (رواه البيهقي)

١٢٠٥- هو محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر ... [illegible]

١٢٠٣- ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
... [illegible] ...
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] (ابو نعیم)

١٢٠٤- عثمان بن ابی العاص روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ ... [illegible]
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ... [illegible]
... [illegible] ... ستارے ... [illegible]
... [illegible] (بیہقی)

١٢٠٥- حضور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ... [illegible] (السیرۃ)
... [illegible] ...

... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...

[illegible] ابی [illegible] سبب [illegible] ، ورواہ البخاری فی [illegible]
فی باب [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۳۴۷ ۔ عن عائشة قالت استأذن حسان بن ثابت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہجاء المشرکین
قال کیف بنسبی فقال حسان لأسلنك منہم کما تسل الشعرة من العجین

[illegible] بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ۔

۳۴۷ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حسان بن ثابت نے مشرکین کی ہجو کرنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا کہ قریش کے ساتھ میرا نسب بھی ملتا ہے پھر کیا کرو گے کہنے لگے میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے ۔

ایک روایت [illegible] حضرت [illegible] عنہ [illegible] کے ساتھ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب [illegible] صاحب [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

نمبر شمار	آباء کرام	القاب و خطاب	نمبر شمار	آباء کرام	القاب و خطاب
۱	عبد اللہ	[illegible]	۱۲	مالک	[illegible]
۲	عبد المطلب	[illegible]	۱۳	نضر	قریش
۳	ہاشم	[illegible]	۱۴	کنانہ	[illegible]
۴	عبد مناف	[illegible]	۱۵	خزیمہ	[illegible]
۵	قصی	[illegible]	۱۶	مدرکہ	[illegible]
۶	کلاب	[illegible]	۱۷	الیاس	[illegible]
۷	مرہ	[illegible]	۱۸	مضر	[illegible]
۸	کعب	[illegible]	۱۹	نزار	[illegible]
۹	لؤی	[illegible]	۲۰	معد	[illegible]
۱۰	غالب	[illegible]	۲۱	عدنان	[illegible]
۱۱	فہر لقب قریش	[illegible]			

۳۴۸ ۔ عرب [illegible] شاعری [illegible]
[illegible]
[illegible]

رواه الطبرانی ... [illegible] ... اسناده ـ

١٢٨٤ - عن [illegible] عبد المطلب [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] فقال [illegible] وقال [illegible] ... رواه [illegible] قال [illegible] بسند [illegible] ـ

١٢٨٥ - عن محمد بن ثابت قال كانت قبيلة يهود بني قريظة والنضير يذكرون صفة النبي صلى الله عليه وسلم فلما طلع الكوكب الأحمر أخبروا أنه نبي وأنه لا نبي بعده واسمه أحمد ومهاجره إلى يثرب فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ونزلها حسدوه وكفروا به. رواه أبو نعيم من طرق متعددة

١٢٨٦ - عن خالد بن معدان عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنهم قالوا يا رسول الله أخبرنا عن نفسك قال دعوة أبي إبراهيم وبشرى عيسى ورأت أمي حين حملت بي

... ایک نور نکلا ... [illegible] ... روشن ہو گئے تھے (بخاری شریف)

١٢٨٧ - حضرت عبادہ بن صامت (راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو آپ ختنہ شدہ تھے اور ناف بریدہ تھے (بیہقی)

١٢٨٨ - حضرت زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ... [illegible] ... بیان کرتے تھے کہ جب سرخ ستارہ طلوع ہوا تو انہوں نے خبر دی کہ ... [illegible] ... نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ کا نام مبارک احمد ہے اور آپ کی ہجرت کا شہر ... [illegible] ... ہو گا جب آپ مدینہ تشریف لائے تو ... [illegible] ... آپ پر حسد کیا اور آپ کا انکار کیا اور کافر ہوگئے (ابو نعیم)

١٢٨٩ - خالد بن معدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ اپنے متعلق ہم سے کچھ ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا میں ... [illegible] ... ایک نور نکلا ... [illegible] ... کی سرزمین ... [illegible] ... ہے

١٢٨٩ - ... [illegible] ... علیہ السلام ... [illegible] ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۹۰- عن ابن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسند احمد

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت [illegible]

[illegible]

[illegible] مسند احمد

۱۲۹۱- [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲۹۱ [illegible]
[illegible]
[illegible] رضی اللہ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۲۹۱ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سکیں۔

۱۲۹۱ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

منقول من حلیۃ النبی الشریف الذی عند [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصویری شمائل جس کو پڑھ کر آپ کی شان کی جھلک نظر آجاتی ہے

غالباً بعض ناظرین کو یہ اعتراض ہو کہ یہ مضمون جو کہ ہر کتاب کے شروع میں [illegible] صورت کا ہونا [illegible]
[illegible] کے شمائل کی بابت [illegible] کہ عام طور پر [illegible] لکھا جا سکے کہ
اس کتاب کا مضمون کسی خصوصیت کسی ضرورت کسی [illegible] اخلاق و عادات [illegible]
ہو تاکہ اس کے کلام کے مطالعہ سے قبل اس کے [illegible] مطالعہ کیا [illegible]
اسی لئے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ و شمائل [illegible] اور آپ کی [illegible]
[illegible] اب [illegible] کا تصویری [illegible] کہ آپ کے کمالات [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible] اور آپ کی سیرت [illegible]
[illegible] کیا جا سکے [illegible] الفاظ و حروف سے [illegible] سکتا ہے [illegible]
اس [illegible] آپ کے [illegible] شریف کے متعلق [illegible]
[illegible] بہت بڑا احسان ہوگا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] ع

[illegible]

لہٰذا اب آپ [illegible] ذوق و شوق [illegible] کے ساتھ [illegible]
شاید کسی [illegible] صاحب کے کتب میں [illegible]
[illegible] جائے

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۹۲ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۳۹۳ - [illegible]
[illegible]

۱۳۹۴ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۳۰)

۱۳۹۵ - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر سنين وتوفاه
الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء
وفي رواية يصف النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من القوم ليس
بالطويل ولا بالقصير أزهر اللون [illegible] وقال كان شعر رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى أنصاف أذنيه وفي رواية بين أذنيه وعاتقه متفق عليه وفي رواية للبخاري قال كان ضخم
الرأس والقدمين لم أر بعده ولا قبله مثله وكان سبط الكفين وفي أخرى
له قال كان شثن القدمين والكفين

١٣٩٤ عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر قال قلت للربيع بنت معوذ
صفي لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت يا بني لو رأيته
رأيت الشمس طالعة رواه الدارمي -

١٣٩٥ وعن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة
إضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلى القمر وعليه
حلة حمراء فإذا هو أحسن عندي من القمر رواه الترمذي والدارمي

جیسا کہ ساٹھ برس کی عمر [illegible] وفات تک آپ کی داڑھی مبارک اور سر میں
بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے بال مبارک [illegible]
[illegible] تک رہتے تھے [illegible] آپ کے ہاتھوں کے متعلق یہ
بیان کرتے ہیں [illegible] ہوتے تھے بخاری کی ایک روایت میں
ہے کہ آپ کا سر مبارک بڑا اور [illegible] ایسے صاحب جمال نہ آپ سے
پہلے دیکھا [illegible]
[illegible]

١٣٩٤ - ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے عرض کی کہ آپ ہمیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کریں [illegible] اگر تو آپ کو دیکھتا تو سمجھتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے (دارمی)
١٣٩٥ - جابر بن سمرہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی
رات میں دیکھا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کبھی چاند کو دیکھتا تھا [illegible]
[illegible] مجھے آپ چاند سے زیادہ حسین نظر آتے تھے (ترمذی، دارمی)

۱۲۹۶ عن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له
شعر يبلغ شحمة اذنيه رأيته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه متفق عليه وفي
رواية لمسلم قال ما رأيت من ذي لمة احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله
عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير

۱۲۹۷ وعن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوس العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال عظيم الفم قيل ما اشكل
العين قال طويل شق العين قيل ما منهوس العقب قال قليل لحم العقب

۱۲۹۸ وعن ابي الطفيل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابيض مليحا مقصدا
رواه مسلم

۱۲۹۹ وعن ثابت قال سئل انس عن خضاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
انه لم يبلغ ما يخضب لو شئت ان اعد شمطاته في لحيته وفي رواية لو شئت ان اعد
شمطات كن في رأسه فعلت متفق عليه وفي رواية لمسلم قال انما كان البياض في عنفقته

۱۲۹۶ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان
فاصلہ تھا آپ کے بال کانوں کی لو تک ہوتے تھے میں نے ایک مرتبہ آپ کو سرخ لباس
میں دیکھا تو آپ سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے
کہ کسی لمبے بالوں والے کو جو سرخ لباس پہنے ہوئے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت
نہیں دیکھا۔ آپ کے بال کندھوں تک ہوتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ
تھا آپ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد تھے

۱۲۹۷ سماک بن حرب جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے آنکھ کی سرخی
نمایاں تھی ایڑیوں پر گوشت کم تھا سماک سے سوال کیا گیا کہ ضلیع الفم کا مطلب کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ کشادہ
دہن۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ اشکل العین کے معنی کیا ہیں تو انہوں نے کہا کہ آنکھ کا شگاف لمبا ہونا پھر پوچھا
گیا منہوس العقبین کے معنی کیا ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایڑیوں پر گوشت کم ہو (مسلم)

۱۲۹۸ ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سفید رنگ ملیح اور میانہ
قد تھے (مسلم)

۱۲۹۹ ثابت روایت کرتے ہیں کہ انس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق دریافت

في صدغيه وفي العنفقة وفي الرأس نبذ.

١٣٠٠ - عن أبي هريرة قال ما رأيت شيئا أحسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجري في وجهه وما رأيت أحدا أسرع في مشيته من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأنما الأرض تطوى له إنا لنجهد أنفسنا وإنه لغير مكترث. رواه الترمذي

١٣٠١ - عن جابر بن سمرة قال كان في ساقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما وكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس بأكحل. رواه الترمذي

١٣٠٢ - عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلج الثنيتين إذا تكلم رئي كالنور يخرج من بين ثناياه. رواه الدارمي

١٣٠٣ - عن كعب بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه.

چاہتا تو ان سفید بالوں کو جو آپ کے سر میں تھے گن سکتا لیکن یہ بتاؤں کہ آپ کے بال سفید نہ ہوئے تھے بلکہ صرف داڑھی کے بیچ میں اور کنپٹیوں میں چند بال سفید تھے اور سر میں بھی چند بال سفید ہوئے تھے۔ وہ کنپٹیوں میں اور آپ کے سر میں

١٣٠٠ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا گویا سورج آپ کے چہرے میں چل رہا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ کے لئے لپیٹی جاتی تھی ہم مشقت اٹھاتے تھے اور آپ بے پرواہ چلتے تھے (ترمذی)

١٣٠١ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں باریک تھیں اور آپ ہنستے نہیں تھے مگر تبسم کرتے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہے حالانکہ آپ سرمہ لگائے ہوئے نہ ہوتے تھے (ترمذی)

١٣٠٢ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے جب آپ کلام کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور آپ کے سامنے کے دانتوں سے نکل رہا ہے (دارمی)

١٣٠٣ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم یہ بات آپ کے چہرے سے پہچان لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

۴۰۴ - عن علي ابن ابي طالب رضي الله عنه قال لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم بالطويل ولا بالقصير ضخم الراس واللحية شثن الكفين والقدمين مشرب حمرة ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفأ تكفؤا كانما ينحط من صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم ۔ قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح

۴۰۵ - عن علي بن ابي طالب كان اذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يكن بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى تقلع كانما ينحط في صبب واذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا

۴۰۴۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے، نہ پست قد۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور ریش مبارک گھنی تھی، ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے، چہرہ مبارک میں سرخی تھی، جسم کے جوڑ بڑے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ جب چلتے تو جھک کر چلتے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔ میں نے آپ جیسا حسین نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں۔ (ترمذی شریف)

۴۰۵۔ [illegible]

واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشيرة من رآه بديهة هابه ومن
خالطه معرفة احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم
رواه الترمذي۔

۲۰۳۔ عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا عن
حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اشتهي ان يصف لي منها شيئا اتعلق
به فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه
تلألؤ القمر ليلة البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر ان انفرقت
عقيقته فرق والا فلا يجاوز شعره شحمة اذنيه اذا هو وفره ازهر اللون واسع
الجبين ازج الحواجب سوابغ من غير قرن بينهما عرق يدره الغضب اقنى العرنين
له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله اشم كث اللحية سهل الخدين ضليع الفم۔

تھی اور مزاج میں سب سے زیادہ نرمی تھی اور خاندان کے اعتبار سے سب سے زیادہ شریف تھے،
جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا مرعوب ہو جاتا، اور جو پہچان کر میل جول کرتا وہ آپ سے
محبت کرنے لگتا، آپ کا حلیہ بیان کرنے والا یہی کہتا ہے کہ میں نے آپ جیسا
نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا
آپ کے ساتھ رہتے وہ دل وجان سے آپ کو چاہنے لگتے، آپ کا حلیہ بیان کرنے والا
یہی کہتا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں
دیکھا۔ (ترمذی)

۱۳۰۔ حضرت امام حسن فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
حلیہ پوچھا کہ وہ آپ کا حلیہ بیان کرنے میں بہت مشہور تھے میں چاہتا تھا کہ وہ آپ کے اوصاف
میں سے کچھ میرے سامنے ذکر فرمائیں تاکہ میں ان کو اپنے لئے حجت بناؤں اور ان کی پیروی کی کوشش کروں، حضرت ہند نے
فرمایا کہ آپ بذات خود بڑے عظیم الشان تھے اور دوسروں کی نگاہ میں بھی بڑے رتبے والے تھے
آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، آپ کا قد مبارک درمیانہ قد والے سے کسی
قدر لمبا تھا اور بہت لمبے قد والے سے چھوٹا تھا، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک
کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے، اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ آپ خود
مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے، جس زمانہ میں آپ کے بال مبارک زیادہ ہوتے تو کانوں کی لو سے

مفلج الأسنان دقيق المسربة كأن عنقه جيد دمية في صفاء الفضة معتدل الخلق
بادن متماسك سواء البطن والصدر عريض الصدر بعيد ما بين المنكبين ضخم الكراديس
أنور المتجرد موصول ما بين اللبة والسرة بشعر يجري كالخط عاري الثديين
والبطن مما سوى ذلك أشعر الذراعين والمنكبين وأعالي الصدر طويل الزندين
رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الأطراف أو قال شائل الأطراف
خمصان الأخمصين مسيح القدمين ينبو عنهما الماء إذا زال زال قلعا يخطو
تكفيا ويمشي هونا ذريع المشية إذا مشى كأنما ينحط من صبب وإذا التفت التفت جميعا
خافض الطرف نظره إلى الأرض أطول من نظره إلى السماء جل نظره الملاحظة يسوق
أصحابه ويبدأ من لقي بالسلام. رواه الترمذي

ہوتے جب آپ کے گیسو دراز ہوتے تو کانوں کی لو سے آگے بڑھ جاتے [illegible]
[illegible] پیشانی کشادہ۔ ابرو خمدار باریک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا يستطيع [illegible]

[illegible]

ایسے بے معنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ضرورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا يذكر عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون
عن ذواق ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع
فيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم
ولا ينفرهم ويكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من
غير أن يطوي على أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس
عما في الناس ويحسن الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير
مختلف لا يغفل مخافة أن يغفلوا أو يملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق
ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده
منزلة أحسنهم مواساة ومؤازرة قال فسألته عن مجلسه فقال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر وإذا انتهى إلى قوم جلس حيث ينتهي

یہی پیش ہوتی تھیں۔ یہ بھی فرماتے کہ جو شخص اپنی ضرورت کسی وجہ سے مجھ تک نہیں پہنچا سکتا تم اس کی ضرورت مجھ تک
پہنچا دیا کرو کہ جو شخص کسی بااختیار کی ضرورت کسی ایسے شخص کو پہنچا دے تو حق تعالیٰ قیامت
کے دن اس کے قدم پل صراط پر ثابت رکھیں گے آپ کے یہاں ضروری باتوں کا ذکر ہوتا تھا اور ان
باتوں کے علاوہ دوسری کسی سے اور کوئی بات نہ سنتے تھے۔ آپ کی مجلس میں جب لوگ آتے تو سوال اور علم کی
حیثیت میں آتے اور جب واپس ہوتے تو دین کے علاوہ کچھ نہیں چکھتا اور جب نکلتے تو مجھ
بھلائی کی راہ نکلتے اور اس وقت آپ کے گھر سے باہر ہونے کا بیان فرمایا کہ میں نے آپ کے باہر تشریف لانے کے
حالات بھی پوچھے کہ آپ اس میں کیا کیا کرتے تھے حضرت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان
مفید ضروری باتوں کے علاوہ ہر قسم کی باتوں سے محفوظ رکھتے تھے اور لوگوں کے ساتھ الفت کی باتیں کرتے
انکو متوحش نہیں بنانے دیتے اور ہر قوم کے معزز شخص کی عزت کرتے اور اسکو ان میں والی اور
افسر بنا دیتے اور لوگوں کو بھی غیر ضروری باتوں سے بچنے کی ہدایت فرماتے اور خود بھی غیر ضروری اختلاط سے
بچتے لیکن اس طرح کہ آپ کی خندہ پیشانی اور خوش خلقی میں ذرا فرق نہ آتا اور اپنے رفقاء کا حال
دریافت کرتے رہتے اور لوگوں سے عام لوگوں کے حالات بھی پوچھتے اور اچھی بات کو اچھا کہہ کر اس کی تائید فرماتے
اور بری بات کو برا کہتے اور اسکی تردید فرماتے ہر معاملہ میں اعتدال ہوتا افراط و تفریط کچھ نہیں اور لوگ
غافل نہ ہو جانے اس خطرہ سے کہ کہیں وہ غافل نہ ہو جائیں یا اکتا جائیں آپ کے یہاں ہر بات کا ایک انتظام
تھا حق بات میں نہ کوتاہی کرتے نہ اس سے آگے بڑھتے جو لوگ آپ کے پاس رہتے تھے

جلسائه بنصيبه لا يحسب جليسه ان احدا اكرم عليه
منه من جالسه او فاوضه في حاجة صابره حتى يكون هو المنصرف ومن سأله
حاجة لم يرده الا بها او بميسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه ومن سأله
حاجة لم يرده الا بها او بميسور من القول قد وسع الناس بسطه وخلقه فصار
لهم ابا وصاروا عنده في الحق سواء مجلسه مجلس حلم وحياء وصبر وامانة لا ترفع
فيه الاصوات ولا تؤبن فيه الحرم ولا تنثى فلتاته متعادلين يتفاضلون فيه
بالتقوى متواضعين يوقرون فيه الكبير ويرحمون فيه الصغير ويؤثرون ذا الحاجة
ويحفظون الغريب۔

(رواہ الترمذی)

جو سائل ہو، جہاں جگہ ملی بیٹھ جاتے کہ آپ کے نزدیک افضل وہ ہوتا جو سب سے زیادہ مسلمانوں کا
خیرخواہ ہوتا اور مرتبہ میں زیادہ وہ ہوتا جو سب سے بہتر لوگوں کا غمخوار اور معاون ہوتا۔ حسن کہتے ہیں
اس کے بعد میں نے آپ کی نشست کا حال پوچھا تو میرے والد نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
نشست و برخاست سب خدا تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی جب آپ کسی مجلس میں تشریف
لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور آگے جانے کی کوشش نہ کرتے اور اسی بات کا دوسروں کو
بھی حکم دیتے۔ اہل مجلس میں ہر شخص کی طرف التفات فرماتے تھے۔ مجلس میں ہر شخص کو یہی خیال ہوتا
تھا کہ آپ کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی شخص قابل التفات نہیں ہے۔ جو آپ کے ساتھ بیٹھتا
یا کسی معاملہ میں بات چیت شروع کر دیتا تو آپ کو روکے رکھتا یہاں تک کہ وہی خود واپس ہوتا اور
جو شخص کچھ مانگتا آپ اسکو واپس نہیں کرتے مگر یہ کہ اسکی حاجت پوری کر دیتے ورنہ کوئی
مناسب بات فرما دیتے۔ آپ کی خندہ پیشانی اور آپ کے اخلاق حسنہ عام تھے کہ آپ ان کے لئے باپ
کی طرح تھے اور حق کے معاملہ میں تمام لوگ آپ کے نزدیک برابر اور ایک حیثیت رکھتے تھے
آپ کی مجلس علم کی مجلس تھی شرم و صبر کی مجلس تھی امانت کی تھی۔ اس میں کسی کی آواز اونچی نہ ہوتی۔ کسی کی آبرو ریزی
نہ کی جاتی اور اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جاتی تو اس کو شہرت نہ دی جاتی۔ آپس میں سب برابر شمار
ہوتے۔ ایک دوسرے پر فضیلت کا معیار صرف تقویٰ تھا۔ وہ سب باہم ایک دوسرے
کے ساتھ تواضع سے پیش آتے۔ بڑوں کی تعظیم کرتے تھے چھوٹوں سے محبت کرتے تھے اور حاجت مند
کو آگے کر دیتے اور مسافر شخص کی پوری نگرانی کرتے۔ (ترمذی شریف)

٣٠٨ — عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال قال الحسين بن علي سألت أبي عن سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جلسائه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عياب ولا مشاح يتغافل عما لا يشتهي ولا يؤيس منه ولا يخيب فيه قد ترك نفسه من ثلاث المراء والإكبار وما لا يعنيه وترك الناس من

٣٠٨ ۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام حسینؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضورؐ کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ طرز پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے کسی بات میں آپ کی موافقت کی ضرورت ہوتی تو نہایت سہولت سے موافق ہو جاتے تھے۔ نہ آپ بدخو تھے نہ سخت گو اور سخت دل، نہ آپ چلا کر بولتے تھے، نہ بدکلامی فرماتے تھے، نہ عیب گیر تھے، ناپسند بات سے اعراض فرماتے، دوسرے کی کوئی خواہش آپ کو پسند نہ آتی تو اس کو مایوس بھی نہ فرماتے اور صاف جواب بھی نہ دیتے تھے۔ آپ نے تین باتوں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ فرما رکھا تھا جھگڑے سے اور تکبر سے اور بیکار بات سے اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا نہ کسی کی مذمت فرماتے، نہ کسی کو عیب لگاتے، نہ کسی کے عیوب کی تلاش فرماتے۔ آپ صرف وہی کلام فرماتے جو باعث اجر ہو۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے ہم نشین اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جب آپ چپ ہو جاتے تب وہ حضرات کلام کرتے۔ آپ کے سامنے کسی بات میں نزاع نہ کرتے تھے۔ آپ سے جب کوئی شخص بات کرتا تو اس کے خاموش ہونے تک سب ساکت رہتے، ہر شخص کی بات (توجہ سے) سننے میں ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو یعنی بے قدری سے کسی کی بات بھی نہ سنی جاتی تھی۔ جس

١٣٠٨ ۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کی ان دونوں مرویات میں آپ کے اخلاق کریمانہ بیان فرمائے گئے ہیں اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی حیثیت صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے ہوں، بلکہ ہر جگہ اور ہر حال میں اپنے آپ کو مسلمانوں کی خدمت کے لئے وقف رکھیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسانیت کا ایک نمونہ سمجھا جائے، ضرورت اس کی ہے کہ ان کی تعمیل کے لئے وقت میں کوشش کی جائے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَيِّدِنَا آدَمَ وَسَيِّدِنَا إِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدِنَا مُوْسٰى وَسَيِّدِنَا
عِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ۝

يا رحمة الله في خلق جميل — يا رحمة الله لي مطلبي
والنبي المصطفى — سيدي محمد المصطفى والمجتبى

ثلاث كان لا يذم أحدا ولا يعيبه ولا يطلب عورته ولا يتكلم إلا فيما رجا ثوابه وإذا تكلم أطرق جلساؤه كأنما على رؤوسهم الطير فإذا سكت تكلموا لا يتنازعون عنده الحديث ومن تكلم عنده أنصتوا له حتى يفرغ حديثهم عنده حديث أولهم يضحك مما يضحكون منه ويتعجب مما يتعجبون منه ويصبر للغريب على الجفوة في منطقه ومسألته حتى إن كان أصحابه ليستجلبونهم ويقول إذا رأيتم طالب حاجة يطلبها فأرفدوه ولا يقبل الثناء إلا من مكافئ ولا يقطع على أحد حديثه حتى يجوز فيقطعه بنهي أو قيام۔ رواه الترمذي

جس سے سب ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب لوگ تعجب کرتے تو آپ بھی تعجب میں شریک رہتے پردیسی کا بے سلیقہ یا بے ادبی سے گفتگو یا بے تمیزی کے ہر سوال پر صبر فرماتے اسی لئے بعض صحابہ آپ کی مجلس میں ایسے مسافروں کو لے آیا کرتے تھے تاکہ ایسے لوگ ہر قسم کے سوالات سے خود بھی نفع حاصل کریں اور جو ادب کی وجہ سے یہ حضرات خود نہ پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہو جاویں آپ یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی طالب حاجت کو دیکھو تو اس کی امداد کیا کرو اگر آپ کی کوئی تعریف کرتا تو آپ اس کو گوارا نہ فرماتے البتہ بطور شکریہ اور احسان کے بدلہ کوئی آپ کی تعریف کرتا تب اس پر سکوت فرماتے کسی کی گفتگو قطع نہ فرماتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اس کو روک دیتے یا کھڑے ہو جاتے کہ وہ خود رک جائے۔

تلك شمائل من شمائل الحبيب ومن | شمائل الخلق ومن اطوار ذي الخلق

تحية الحق العلي ومن سنن | ما نطقت الورق فيها ورق الشجر

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاة تكون لك رضاء ولحقه أداء واعطه الوسيلة والفضيلة والمقام المحمود الذي وعدته واجزه عنا ما هو أهله واجزه أفضل ما جازيت نبيا عن قومه ورسولا عن أمته وصل على جميع إخوانه من النبيين والصالحين يا أرحم الراحمين۔

آمین

مرتبہ محمد شاکر احمد ...